



اقتدار و ماکلا کک
ماہ دیش چھدری

اعتبارِ وفا کون کرے

ماہِ وش چوہدری

وہ اس وقت عائش سکندر کے بیڈروم میں اسکی سیج سجائے بیٹھی تھی۔ چاروں طرف پھولوں کی خوبصورت سجاوٹ دیکھ کر اسکے دل کو کچھ سکون ملا۔ سجاوٹ دیکھ کر کوئی ذی ہوش یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ شادی عائش کی مرضی کے بغیر ہوئی ہے۔ پھر مجھے کیوں دھمکارا تھا شاید امریکہ سے کوئی نیا طریقہ سیکھ کر آیا ہے اپنی ہونے والی دلہن کو تنگ کرنے کا۔ وہ اس وقت نگلیٹو سوچنا نہیں چاہتی تھی ابھی کچھ اور بھی سوچتی۔۔۔ کہ دروازہ کھلنے اور لاک کرنے کی

آواز سن کر گردن جھکا کر بیٹھ گئی۔ عائش کے قدموں کی چاپ اسکے دل پر پڑ رہی تھی۔ عائش بیڈ پر بالکل اسکے سامنے بیٹھ کر اسکا جائزہ لینے لگا خوبصورت میروں لہنگے میں فل میک اپ کے ساتھ وہ کسی بھی مرد کے ہوش اڑانے کو تیار بیٹھی تھی وہ تو پھر اسکا شوہر تھا جائزہ حقدار۔۔۔۔۔ آہستگی سے اسکا ہاتھ تھام کر سہلایا۔۔۔۔۔ تم میری توقع سے بڑھ کر، حسین لگ رہی ہو۔۔۔۔۔ فارہ۔۔۔۔۔

سمجھ نہیں آ رہا کہاں سے شروع کروں۔۔۔۔۔ فارہ نے شرم سے مزید سر جھکا دیا۔۔۔ اسکی اس، حرکت پر وہ ہلکا سا ہنسا۔۔۔۔۔ فارہ۔۔۔۔۔ پیار بھری سرگوش ہوئی

جج۔۔۔۔۔ جی۔۔۔۔۔ وہ بمشکل بولی

تم خوش ہو؟

جی۔۔۔۔۔ مدھم آواز آئی

تم یہی چاہتی تھی انفیکٹ سب یہی چاہتے تھے۔۔۔۔۔ ہیں نہ۔۔۔۔۔

جی

وہ مسکرایا۔۔۔۔۔ ٹھوڑی پکڑ کر اونچی کی۔۔۔۔۔ جی۔۔۔۔۔ جی کے علاوہ بھی کچھ کہو
میں جانتا ہوں تم بہت فرما بردار ہو اسی لیے میری فیملی کی چوائس ہو لیکن
میں تم سے آج کچھ خاص سننا چاہتا ہوں۔

ک۔۔۔۔۔ ک۔۔۔۔۔ کیا

گھبراؤ مت بس یہی کہ آج تم مجھ سے اظہار محبت کرو۔۔۔۔۔ کرو گی

نہ۔۔۔۔۔ اس نے اسرار کیا

اسکی شرمیلی خاموشی دیکھ کر وہ پھر سے بولا۔۔۔۔۔

کرو نا فارہ آج کی رات بہت خاص ہے اسلیے کدو جو بھی دل میں ہے۔۔۔۔۔

فارہ۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔

کرو نا جان۔۔۔۔۔ گھمبھیر آواز میں فرمائش ہوئی

فارہ تو جان بھی دے دیتی اگر وہ اسی پیار بھرے لہجے میں مانگتا

مم۔۔۔۔۔ مم۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔ آپ سے۔۔۔۔۔ ب۔۔۔۔۔ بہت محبت کرتی

ہوں۔۔۔ مشکل سہی پر اظہار ہو چکا تھا

اچھا۔۔۔ وہ مسکرایا۔۔۔ تو پھر اب میری باری لیکن میں عملاً اظہار
کروں گا۔۔۔ کیونکہ مجھے بالکل بھی شرم نہیں آرہی تمہاری طرح۔۔۔ شرارت
سے اسے دیکھا۔۔۔ وہ نظریں جھکا گئی

محفوظ ہوتے ہوئے عائش نے اسے بازوؤں میں بھرا اور سائیڈ لیمپ آف کر
دیا۔۔۔

فارہ نے بھی پرسکون ہو کر عائش کے سینے پر سر رکھ دیا یہ جانے بغیر کے کل کی
صبح اسکے لیے کیا کچھ لانے والی ہے۔

صبح فارہ کی آنکھ کھلی تو محسوس ہوا کہ وہ بیڈ پر اکیلی ہے دائیں جانب دیکھا
عائش بستر پر نہیں تھا۔۔۔ چاروں طرف دیکھا کمر خالی تھا۔۔۔ شاید باہر ہو وال
کلاک پر نظر پڑی اوووف۔۔۔ نماز گزر گئی نئی زندگی کی شروعات
اس طرح۔۔۔ نہیں اللہ جی معافی آئندہ ایسا نہیں ہوگا میں الارم لگا کر سوؤں

وائے آر یو شیورنگٹ ڈئیر۔۔۔۔۔

۔ فارہ

اس سے پہلے کے فارہ کے جواب دیتی دروازہ ناک ہوا
فارہ جلدی سے دور ہوئی
میں دیکھتا ہوں۔۔۔

ملازمہ ناشتہ لے کر آئی تھی۔ ٹیبل پر رکھ دو عائش نے ملازمہ سے کہا
سیکنہ (ملازمہ) حکم کی تعمیل کر کے چلی گئی اسکے جانے کے بعد عائش نے فارہ
کو آنکھ سے اشارہ کیا آؤ ناشتہ کریں۔
فارہ کو ہنوز کھڑے دیکھ کر پھر سے بولا

فارہ ڈارلنگ کم ہئیر۔۔

لیکن باقی سب؟ فارہ منمنائی

باقی سب لیٹ اٹھیں گے تم آؤ پھر مجھے نکلنا ہے

فارہ نے چونک کر عائشہ کی طرف دیکھا۔۔۔ نکلنا ہے کدھر۔۔۔ صرف سوچ سکی

کم آن فارہ ہری اپ یار

آؤنا کیا سوچ رہی ہو

فارہ آہستگی سے چلتی ہوئی یاس آئی عائش نے باقاعدہ پکڑ کر اسے صوفے پر

بیٹھایا اور اچھے میزبان کی طرح جوس کا گلاس پکڑایا

خود بریڈ پر مکھن لگانے لگا

بریڈ۔۔۔۔۔بریڈ فارہ کی جانب بڑھائی۔۔۔۔۔ یہ کیا۔۔۔۔۔ اسے

پیتے ہیں فارہ اور میں نے یہی کرنے کو اسے تمکو تھمایا ہے

فارہ کے ہاتھ میں جوس کا بھرا گلاس دیکھ کر وہ چڑا۔۔۔۔۔ فارہ کو بالکل بچوں

کی طرح ٹریٹ کرنا پڑ رہا تھا اسے۔۔

یہ بریڈ بھی لو

نن۔۔ نہیں آپ لیس میں جو س ہی لوں گی

او۔۔ کے۔ وہ خود بریڈ کھانے لگا

-

-

تمہارے حق مہر کا چیک سائیڈ ڈراز میں رکھا ہے لے لینا او۔ کے

جی۔۔۔۔۔ حق مہر یاد ہے اور منہ دیکھائی۔۔۔ فارہ نے سوچا۔۔ کہنے کی

ہمت کہاں تھی

فارہ فنش سیور جو س یار کتنا سوچتی ہو تم عنقریب نیا امریکہ دریافت کرو گی

اسے چھیڑتے ہوئے اٹھا۔۔۔ اور ہاتھ دھونے چلا گیا

فارہ نے جو س ختم کیا

تم یہی سوچ رہی ہو گی کہ میں کیسا شوہر ہوں جس نے اپنی بیوی کو منہ دیکھائی کا

گفٹ بی نہیں دیا۔۔۔ ہے نا۔۔۔ وہ فارہ کی جانب بڑھا
فارہ کھڑی ہوئی۔۔ ہیں انکو کیسے پتا چلا میری سوچ کا۔۔
میں ارج بہت اسپیشل گفٹ دینے والا ہوں تمہیں
انوکھا اور منفرد۔۔۔۔۔

آئی تھنک مجھ سے پہلے کسی شوہر نے اپنی بیوی کو منہ دیکھائی میں نہیں دیا ہو
گا

لیکن اس سے پہلے میری ایک فرمائش پوری کرو
فرمائش۔۔۔۔۔

کک۔۔۔ کیسی فرمائش۔۔۔ فارہ کو رات والی اظہارے محبت کروانے کی
فرمائش یاد آئی

لیپ اسٹک لگاؤ یا رکھیں سے نہیں لگ رہا تم ایک رات کی دلہن ہو۔۔۔۔۔

فارہ کو سٹل دیکھ کر گویا ہوا۔۔۔ کم آن فارہ ایک تو تم سوچتی بہت
ہو۔۔۔ جاؤ۔۔۔۔۔ جاؤ نا

فارہ ڈریسنگ پر پڑے لیپ سٹک شیڈ دیکھنے لگی۔۔۔ کوئی لگاؤں۔۔۔ پتہ نہیں
انکو کیا رنگ پسند ہے۔۔۔ وہ پھر سے سوچنے لگی
ریڈ

بہت قریب سے آواز آئی۔۔۔ عائش اسکی سوچ بچار دیکھ چکا تھا۔

آئی وانٹ ٹوسی یو ر لپس ان ریڈ کلر

جزبوں سے پُر آواز میں کہا گیا

فارہ نے کانپتے ہاتھوں سے سرخ لیپ سٹک لگائی

عائش نے اسکارخ اپنی جانب موڑا اور بے باک نظریں فارہ کے ہونٹوں پر
جماء دیں۔

فارہ کنفیوز ہوئی ان بے باک نظروں سے۔۔۔ اوف کتنے رومینٹک ہیں

یہ۔۔۔ پہلے تو نہیں تھے۔۔۔

سکندر حسن اور سجاد حسن دو بھائی ہیں۔ سکندر بڑے جنکے 3 بچے ہیں سب سے
 بڑا رامش پھر رمشا اور چھوٹا عائش۔ جبکہ سجاد حسن کے 2 بچے ہیں فائز اور
 فارہ۔ فائز اور رمشا میرڈ ہیں جنکی 1 بیٹی ہے۔ رامش بھی شادی شدہ اور 2
 بچوں کا باپ ہے۔ عائش کے امریکہ اسٹدی کے لیے جانے سے پھلے دونوں
 بھائیوں نے باہمی رضامندی سے عائش اور فارہ کا رشتہ طے کر دیا۔ عائش کو
 اس رشتے سے کوئی سروکار نہ تھا۔ جبکہ فارہ پورے دل سے رضامند
 تھی۔ رضامند کیوں نا ہوتی آخر کو مشرقی لڑکی تھی اور ایک مشرقی لڑکی
 کے لیے ماں باپ کا فیصلہ ہی اچھا اور آخری ہوتا ہے۔

فارہ

اوف بھا بھی ڈرا دیا آپ نے۔۔۔

ارے ڈرپوکٹ لڑکی بہادر بنو بہادر آخر کو میری بھابھی بننا ہے تمہیں۔۔۔ رمشا
شوخی سے بولی

ہاں خود کی بہادری نے جو جھنڈے گاڑے ہیں سب جانتی ہوں۔۔۔۔۔

بہت چلاک ہو تم۔۔۔ فارہ کی بچی

آپ بھی کم نہیں۔۔۔ بھابھی کی بچی

فارہ فارہ کو لمبا کیا

تجھے تو میں یہ بھی نہیں کہہ سکتی ننگلی کا گند۔۔۔۔۔ رمشانے منہ بگاڑ کر کھا

آپ کہہ بھی نہیں سکتی ~~بھابھی~~ ~~بھابھی~~۔۔۔۔۔

میں جانتی ہوں تمہاری کمینگی کو تم میری بات مجھی کو لوٹا دو گی

ایگزٹیلی بھابھی۔۔۔۔۔

دونوں نے بھرپور قہقہا لگایا۔۔۔۔۔

ہاں سچ سنو رات کیا ہوا۔۔۔ فائز کے آفس آنے پر انکے کپڑے نکالنے کے لیے

جیسے ہی کبڈ کھولا اووووف فارہ کا کروچ۔۔۔۔۔

کدھر کدھر کا کروچ کس طرف بھابھی۔۔۔۔۔

ڈفر کبڈ میں تھا

بھا بھی آپ بھی نہ۔۔۔۔۔ فارہ شر مندہ ہوئی

اچھا آگے سنو

مجھے چائے بنانے دیں۔۔۔۔۔ فارہ اکتائی ر مشا کے زیادہ بولنے سے وہ چڑتی تھی

اور اظہار بھی کرچی تھی پروہ بھی ر مشا تھی اپنے نام کی ایک۔۔۔۔۔

بناؤ تم لیکن ساتھ میری بات بھی سنو

اچھا سنائیں۔۔۔۔۔ سنائے بغیر ر مشا کو چین کیسے آتا

تیھنکس سنو۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

ر مشا نے جیسے ہی کبڈ کھولا ایک موٹے تازے کا کروچ نے استقبال

کیا۔۔۔ ایک خوفناک دل دہلا دینے والی چیخ برآمد ہوئی۔ فائز جو نہانے

کے لیے واش روم گیا ہی تھا چیخ سن کر الٹے قدموں واپس مڑا۔۔۔۔۔ کیا

ہوا۔۔۔ کیوں چلا رہی ہو

رمشا کو جوتے سمیٹ بیڈ پر کھڑے پایا۔۔۔

فائز کا اااااااا کروچ۔۔۔۔۔

شٹ میں تمہیں کا کروچ دکھتا ہوں۔۔۔ فائز کو شدید صدمہ ہوا

اووہو۔۔۔ وہ وہاں کبڈ میں ہے۔ جلدی ماریں اس خبیث کا کروچ کو۔۔۔۔۔

واٹ کا کروچ خبیث ہوتا ہے۔۔۔ فائز نے رمشا کو جان بوج کر تنگ کیا

فائز تنگ مت کریں پلیز اسے ماریں وہ کپڑوں میں گم ہو جائے گا

تم تنگ کرنے دیتی ہو کیا۔۔۔۔۔ فائز شرارت سے بولا

فائز۔۔۔۔۔

جی جانِ فائز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فائز پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔ ڈیر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہم سے اچھا تو یہ خبیث میسٹ کا کروچ ہے جس سے تم بیویاں ڈرتیں تو

ہیں۔۔۔۔۔ ہم جیسے جو اناں مرد شوہر تم لوگوں کو صرف دڑارنے کو ملے ہیں

فائز نے بیچارہ سامنہ بنایا جیسے واقعی بیچارہ ہو

فضول گوئی بند کریں فاتر

واٹ میری باتیں فضول، میرا رومانس فضول بلکہ میں پورے کا پورا فضول اور
رتم۔۔۔۔۔ تم تو سستی ساوتری ہوناں لو مارو خود اس خبیث کا کروچ کو
۔۔۔۔۔ فاتر نے دانت پیسے۔۔ وہ جو مارنے ہی والا تھا اسکی بات سن کر پیچھے
ہٹا۔

فاتر۔۔ فاتر میرا یہ مطلب نہں تھا
میں جانتا ہوں تمہیں بھی اور تمہارے مطلب کو فاتر چسیر پر اطمینان سے
بیٹھ چکا تھا۔۔

او۔۔ کے فائن سوری۔۔ ر مشانے فوراً سوری کی خود کا مفاد جو تھا۔
اچھا چلو منت کرتی ہو تو ٹھیک ہے پر ایک شرط ہے۔۔۔ فاتر نے احسان کیا۔۔
منظور ہے ہر شرط۔۔۔۔۔
پہلے سن لو۔۔

نہیں مجھے منظور ہے۔۔۔ ماریں اسے جلدی ر مشا کا کروچ پر نظر رکھے کھڑی
تھی۔۔۔ کہ کہیں غائب نا ہو جائے۔۔۔

او۔۔۔ کے۔۔۔ سوئیٹ ہارٹ۔۔۔

وہ کا کروچ مار چکا تھا۔

تھینکس۔۔۔۔

نو تھیکس۔۔۔ نو سوری۔۔۔ صرف شرط۔۔۔ فائز بولا

اچھا بتائیں۔۔۔۔۔ رمشا کتنی اپنا کام جو ہو چکا تھا۔

۔۔۔۔۔ ادلے کا بدلا۔۔۔۔۔ چاہیے

وہ کیسے؟؟؟؟ رمشا حیران ہوئی

رات کو جلدی کمرے میں آنا پھر بتاؤں گا بلکہ سمجھاؤں گا۔۔۔۔۔ فائز نے آنکھ

ماری

فائز!!!! نکستز۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ اس پر جھپٹتی

فائز ہنستا ہوا دواش روم میں گھس چکا تھا۔

رمشانے سارا واقع من وعن فارہ کے گوش گزار کیا سوائے پرائیوٹ پاڑٹس

کے۔۔۔۔۔۔۔ مطلب رومینٹک گفتگو کے۔

کیچن میں ایک بار پھر دونوں کی ہنسی بکھری۔۔۔۔

فارہ بیڈ پر بیٹھی سوچ رہی تھی کہ عائش نے جانے کی بات کیوں کی وہ کہیں جا رہا ہے کیا لیکن۔۔۔ کہاں۔۔۔؟.... بھا بھی نے تو نہیں بتایا کچھ انکے جانے کے بارے میں۔۔۔۔ لیکن۔۔۔۔

عائش اسٹڈی سے برآمد ہوا

فارہ متوجہ ہوئی۔۔ اس کے ایک ہاتھ میں لیپ ٹاپ بیگ اور دوسرے میں ایک خاکی لفافہ تھا۔

فارہ کا دل کانپا۔۔۔۔۔۔۔

عائش بیڈ کے پاس آیا بیگ بیڈ پر رکھا اور فارہ کو کندھوں سے پکڑ کر روک دیا
فارہ۔۔۔۔۔

جج۔۔۔۔۔ جی۔۔۔

میں نے کہا تھا کہ میں تمہیں بہت انوکھا اور منفرد گفٹ دوں گا

عائش کے جانے کے بعد فارہ نے کپکپاتے ہونٹوں سے اللہ کا نام لیا اور دھڑکتے دل سے لفافہ چاک کیا۔۔ لفافے میں کچھ کاغذات تھے۔ فارہ نے کانپتے ہاتھوں سے انہیں باہر نکالا۔۔

یہ۔۔۔۔۔ یہ کیا؟؟؟؟ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے کاغذات دیکھتی رہ گئی۔۔۔۔۔

امی۔۔۔۔۔ بیٹھیں پلینز میں جس مقصد سے آئی ہوں وہ تو سن لیں۔۔۔۔۔ ریشا نے ماں کو پکڑ کر صوفے پر بیٹھایا۔
مقصد؟؟؟ کیسا مقصد۔۔۔۔۔ مسز سکندر حیران ہوئی
امی عائشہ کو واپس آئے ایک ماہ ہو چکا ہے۔۔۔۔۔

تو کی؟

پھر کیا امی۔۔۔۔ آپ نے شادی کا کیا سوچا ہے۔۔؟ بات کی عائش سے؟
ہاں کی تھی۔۔ مسز سکندر افسردہ سی بولی
کیا۔۔ کہا عائش نے۔۔۔ رمشا ایکسائیٹڈ ہوئی۔۔
کہتا ہے اسے شادی نہیں کرنی فارہ سے۔۔۔
واٹ؟ رمشا اچھلی۔۔

اسکا دماغ ٹھکانے ہے کیا؟
کہاں ہے یہ لینڈ لارڈ میں خود پوچھتی ہوں اُس سے۔۔
باہر گیا ہے۔۔۔۔ دوپہر تک آئے گا
آپ نے نہیں پوچھا کیوں کہہ رہا ہے وہ ایسے؟
پوچھا تھا۔۔ کہتا ہے فارہ اسے
ایز آ لائف پارٹنر پسند نہیں۔۔۔
تب سویا ہوا تھا جب منگنی ہوئی تھی۔۔ رمشا بڑھکی۔۔۔
منگنی نہیں صرف زبانی کلامی بات ہوئی تھی وہ بھی 3 سال پہلے۔۔۔۔
یہ آپ سے عائش نے کہا۔۔

ہاں۔۔۔

بابا نے اسے کچھ نہیں کہا۔۔۔ جو وہ اُلٹی سیدھی بکواس کر رہا ہے۔۔۔
تمہارے بابا نے پیار اور غصے دونوں سے بات کی ہے پر پتہ نہیں کیوں اتنا روڈ
ہو رہا ہے۔۔۔

میری تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔۔۔

امی پھر۔۔۔۔۔ اب کیا ہوگا۔؟۔۔۔۔۔ ر مشا پریشان ہوئی
تم فکر مت کرو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ میں آج سکندر سے بات کرتی
ہوں۔۔۔

کیسے ہوگا ٹھیک؟ وہاں سب تیار بیٹھے ہیں فارہ کی شادی کو لے کر اور آج
فائز ہی نے مجھے بھیجا ہے۔۔۔ اب کیا کہوں گی جا کر انہیں۔۔۔
سمجھا لیں اتم۔۔۔ فائز بہت سمجھدار ہے سمجھ جائے گا۔۔۔۔۔
اچھا اتم بیٹھو میں زرا کیچن دیکھ لوں۔

ر مشا سوچنے لگی کہ فائز کو کیسے مطمئن کرنا ہے۔

یہ۔۔۔۔۔ یہ کیا۔۔۔۔۔ عائش
آپ۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔ ایسا۔۔۔۔۔ کیسے۔۔۔۔۔ کر سکتے ہیں
فارہ ٹوٹے پھوٹے لفظوں سے ہمکلام تھی

انوکھا۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ منفرد
مجھ سے پہلے کسی نے نہیں دیا ہوگا ایسا گفٹ۔۔۔۔۔
فارہ کے کانوں میں عائش کے الفاظ گونج رہے تھے

جانے سے پہلے لیپ اسٹک کی فرمائش۔۔۔
دوبارہ ریڈ لیپ سٹک مت لگانا کی تنبیہ۔۔۔
گڈ لک اینڈ ٹیک کیئر۔۔۔

فارہ کو اب سمجھ آرہی تھی ان باتوں کی

اوووف میرے خدایہ --- یہ کیا ہو گیا یہ کیا کر دیا عائش آپ نے ---
مم --- مجھے --- مجھے ہی کیوں؟
وہ زمین پر بیٹھتی چلی گئی --- اور سر گھٹنوں میں دے کر پھوٹ پھوٹ کے
رودی

مِشا

فائز اکثر موڈ میں اسے مِشا ہی پکارتا تھا
کیا کر رہی ہو یار میں کب سے دیکھ رہا ہوں تم جلے پیر کی بلی بنے یہاں وہاں
چکڑ کاٹ رہی ہو
از ایوری ٹھننگ اوکے

کوئی اور وقت ہوتا تو ر مشابلی کی تشبیہ پر بڑھکتی ضرور لیکن اس وقت وہ پریشان
تھی اسلیے چپ رہی۔۔۔۔

اپنی کنفیوزن۔؟۔۔ فائز کھٹکا اسکی خاموشی پر
نہیں۔۔۔۔

اگر ہے تو شیر کرو۔۔۔ منہ کیوں لٹکار کھا ہے پہلے ہی بہت خوفناک ہے مزید
مت بناؤ رحم کرو یار مجھ بیچارے ہینڈ سم سے شوہر پر
فائز نے اسکا موڈ فریش کرنا چاہا۔
ر مشا مسکراتی ہوئی بیڈ پر فائز کے پاس بیٹھی۔

وہ بھی اٹھ بیٹھا۔۔۔۔ جی تو جناب اب فرمائیں کیا مسئلہ ہے؟؟ ر مشا کا ہاتھ
پکڑا

کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔ آپ بلا وجہ تنگ کر رہے ہیں۔۔۔ ر مشا نے منہ
بنایا۔۔۔ اچھا آپ بتائیں کیسا گزرا آج کا دن آفس میں۔۔۔
ٹھینک گاڈ تمہیں یاد تو آیا کہ ماہ دولت آپ کے بیچارے سے شوہر ہیں۔ اور

توجہ کے طلبگار۔۔ فائز نے چھیڑا

ہاں جانتی ہوں سب بے چارگی آپکی۔۔۔۔

فائز مسکرایا۔۔۔۔۔ لے سکے ہاتھ کو لبوں سے لگایا

رمشا پیچھے ہٹی۔

وہ پھر سے ہنسا۔۔۔۔۔ ہاں یار۔۔۔۔۔ یاد آیا تم گئی آج سکندرِ ولا؟؟؟

وہ اسی بات سے ہی تو بچنا چاہ رہی تھی۔۔۔

جی گئی تھی۔۔۔ مدھم آواز میں بولی

اچھا۔۔۔ پھر۔۔۔ بات ہوئی تائی ماں سے؟؟؟

جی۔۔۔ ہوئی

کیا کہا انہوں نے کب آرہے ہیں وہ لوگ ڈیٹ فائنل کرنے۔۔۔۔؟

فائز اتنی جلدی کس بات کی ہے۔ رمشا منمنائی

جلدی۔۔۔ کیسی جلدی؟

عائش کچھ دن پہلے ہی تو آیا ہے امریکہ سے واپس اُسے ایڈ جسٹ تو ہو لینے دیں۔

تم تو ایسے کہہ رہی ہو ایڈ جسٹمنٹ کا جیسے وہ یہاں سے نہ گیا ہو بلکہ ڈائریکٹ آسمان سے امریکہ میں ہی گرا ہو۔ فائز غصے میں آیا۔
فائز غصہ کیوں ہو رہے ہیں؟

تم بات ہی ایسی کر رہی ہو۔ فارہ کو ماسٹر ز کیے ایک سال ہو چکا ہے۔ اسکی سب فرینڈز کی شادی ہو گئی ہے اور تم۔۔۔ تم اپنا ہی یاد کرو تم نے لاسٹ سمسٹر شادی کے بعد پورا کیا تھا اور اب کہہ رہی ہو جلدی۔۔۔
اچھا نابات تو سنیں پوری۔۔۔ امی کہہ رہی تھیں وہ بابا اسی ویک آئیں گے۔ رمشانے جھوٹ بولا

یہ بات تم پہلے بھی بتا سکتی تھی۔۔
بتا دیتی تو آپ کا لپکھر کون سنتا۔ وہ مسکرائی

یہ بھی ٹھیک ہے تم کبھی کبھی ہی تو خاموش ہوتی ہو۔۔۔ وہ ہنسا اور ر مشا کو
قریب کیا

چھو۔۔۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔۔۔ چھوڑیں نا فائز مجھے چائے بنانے جانا ہے
ایک توجہ بھی میں رومانس کے موڈ میں ہوتا ہوں تم فضول سا کام نکال
لیتی ہو۔۔۔ فائز بد مزہ ہوا۔۔۔ اووےےے۔۔۔
ارے۔۔۔۔۔ ارے کہاں جا رہی ہو یار ر کو تو۔۔۔۔۔

فائز شرم کریں ایک بیٹی کے باپ ہیں آپ۔۔۔۔۔ ر مشاد روازے کے پاس جا
کر پلٹی۔۔۔

تو۔۔۔۔۔ کہاں لیکھا ہے ایک بیٹی کا باپ رومانس نہیں کر سکتا وہ بھی
جائز۔۔۔۔۔ ویسے بھی وہ ایک بیٹی مجھ معصوم کی ہی کوششوں سے اس دنیا میں
آئی ہے ورنہ تم تو۔۔۔۔۔ فائز نے آنکھ دبائی۔
کس قدر بے شرم ہیں آپ۔۔۔۔۔ وہ لال ٹماٹر منہ لیے باہر نکلی

فائز کے چھت پھاڑ تہقہ نے اسکا دور تک پیچھا کیا۔۔۔۔۔

وہ لیپ ٹاپ پر بزی تھا۔ دروازہ ناکٹ ہوا
لیں۔۔۔

صاحب جی بڑے صاحب آپکو بلارہے ہیں اپنے روم میں۔۔ ملازم نے پیغام
دیا

اوکے۔۔ آتا ہوں

عائش تقریباً 20 منٹ بعد سکندر صاحب کے سامنے تھا۔

جی بابا آپ نے بلایا؟

ہاں۔۔۔۔۔ بیٹھو

عائش صوفے پر بیٹھا

میں اور تمہاری ماں اسی ہفتے جارہے ہیں سجاد کی طرف تمہاری شادی کی ویٹ
فائل کرنے۔۔ سکندر صاحب نے بات شروع کی۔

بابا میں آپ کو بتا چکا ہوں مجھے فارہ سے شادی نہیں کرنی۔۔۔ کوئی زبردستی
ہے کیا۔۔۔ وہ چڑا

کچھ ایسا ہی سمجھ لو ویسے بھی میں نے تمہیں یہاں اپنا فائنل دسینا بتانے کو
بلایا ہے نہ کے تم سے سبشیز سننے کو۔۔

(مسز سکندر انہیں رمشا کی آمد کا بتا چکی تھیں اسی لیے وہ ڈیپائیڈ کر چکے تھے
آخر کو انکی اپنی بیٹی بھی اُسی گھر میں تھی)

دس از ناٹ فئیر۔۔۔۔۔ بابا
دس از فئیر۔۔۔۔۔ مائی سن

آئی ڈونٹ لائنک ہر ایز آوائف۔۔۔۔۔ اس نے صاف لفظوں میں کہا۔۔۔۔
ٹرائی ٹوانڈر سٹینڈ۔۔۔۔۔ پلیر

آئی تھک یونیڈ ٹوانڈر سٹینڈ۔۔۔۔۔ وہ بولے

-----stop-----

انہوں نے عائش کو مزید بولنے سے روکا

آئی ایم یور فادر ناٹ یو سوائس فائنل۔۔۔ سکندر صاحب نے فیصلہ سنایا
۔۔۔۔۔ یو مے گوناؤ۔۔۔۔۔ انہوں نے بات ختم کی۔

عائش غصے سے واپس روم میں آیا۔ ٹیبل کولات ماری۔۔۔

شٹ۔۔۔۔۔ اب۔۔۔ کیا۔۔۔۔۔ کروں یار

بالوں کو مٹھی میں جکڑا

پاگلوں کی طرح یہاں وہاں چکر کاٹتے ہوئے اس سب کا حل سوچنے لگا
پندرہ، بیس منٹ بعد وہ مطمئن سا کاؤچ پر بیٹھا جیسے حل مل گیا ہو

ر مشا جیسے ہی سرخ چہرہ لیے کیچن میں اینٹر ہوئی فارہ کی نظر اس پر پڑی۔

اوائے ہوئے بڑی لائٹیں شائیسٹس مار رہی ہیں خیریت؟؟
بھائی کمرے میں ہیں کیا۔۔۔ فارہ نے آنکھ میچتے ہوئے اسکے سرخ چہرے کو
دیکھ کر شرارت سے کہا

شرم کرو کچھ فارہ۔۔۔۔
تمہاری شادی ہوگی تو پوچھوں گی تم سے۔۔۔

کیوں شادی کے بعد منہ لال لال ٹماڑ ہو جاتا ہے کیا۔۔۔ فارہ نے انتہائی
معصومیت سے پوچھا

"بے شرم بھائی کی بے شرم بہن"۔۔۔ ر مشا نے دل کی بھڑاس نکالی

فارہ نے قہقہہ مارا۔۔۔ میں ابھی بھائی کو بتاتی ہوں جا کر کے آپ
انہیں۔۔۔۔۔

کون۔۔۔۔۔ کس کو۔۔۔۔۔ کیا بتا رہا ہے۔۔۔۔۔ بھئی۔۔۔۔۔ فائز دروازے
میں نمودار ہوا اسکی بات سن چکا تھا شاید

بھائی۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ نہ۔۔۔۔۔ بھائی۔۔۔۔۔ فارہ نے

جان بھوج کر الفاظ کھینچے
رمشانے اس کو گھوری ڈالی

فارہ اتنی رات ہو چکی ہے سونا نہیں ہے کیا؟

بھائی آپ نے نہیں سونا کیا؟؟؟ وہ بھی فارہ تھی ادھار کیسے رکھتی

اوووو وہاں آپ تو شادی شدہ ہیں نا۔۔۔۔۔ اسلیے لیٹ

ناہرہ میسٹ؟؟؟۔۔۔ فارہ روانی میں کچھ غلط بول گئی تھی

اسے احساسِ فائز کو لگنے والے اچھو سے ہوا

زبان دانتوں تلے دبا کر وہ بھاگ کھڑی ہوئی۔۔

فائز ہنستا ہوار مشا کی طرف بڑھاتم سے عقلمند تو میری بہن ہے۔۔۔ اسے حصار

میں قید کیا

فاتر یہ کیا کر رہے ہیں۔۔۔ پلیز چھوڑیں۔۔ کوئی آجائے گا

آنے دو۔۔۔ فاتر نے اسے کندھے پر ٹھوڑی ٹکائی

فائز یہ کیچن ہے

میرے گھر کا۔۔۔ وہ پھونک سے اسکی لٹ اڑا رہا تھا۔

فائز۔۔۔۔۔چھوڑیں۔۔۔۔۔نا

کیا کہہ رہی تھی فارہ سے میں بے شرم ہوں

کیا نہیں ہیں۔۔۔۔۔؟ سوال ہوا

ہوں۔۔۔۔۔ بالکل۔۔۔۔۔ ہوں۔۔۔۔۔ لیکن تم میری معصوم بہن کو بھی اسی
کیٹنگری میں لے آئی۔۔۔۔۔ دس ازناٹ فئیر۔۔۔۔۔ ڈارلنگ۔۔۔۔۔ اب وہ
اسکی لٹ کو انگلی پر لپیٹ رہا تھا
ہٹیں پیچھے رہ مشانے جھٹکا دیا چائے بنانے دیں مجھے ایک تو میں آپ کے ہر
وقت کے رومانس سے تنگ آچکی ہوں فائز۔۔۔۔۔
ریشانے اکتا کر اونچی اور غصیلی آواز میں کہا
وہ بات غلط لہجے میں کر گئی تھی

فائز پیچھے ہٹا۔۔۔۔۔ تم تنگ آ چکی ہو مجھ سے عجیب سے انداز میں پوچھا

میرا۔۔۔۔۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا فائز
میں جانتا ہوں تمہارا مطلب۔۔۔۔۔ وہ بڑھکا اور غصے سے نکلتا چلا گیا

لو جی جناب ناراض ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔ وہ ہنسی۔۔۔۔۔ اب منانا پڑے

گا۔۔۔ فائز کو منانا اسکے لے بلکل مشکل نہ تھا۔

عائش اس وقت لاہور ایئر پورٹ پر دبئی فلائیٹ کی اناؤنسمنٹ کے انتظار میں
بے زار سا بیٹھا تھا۔

وہ امریکہ بھی جاسکتا تھا لیکن وہاں گھروالے پہنچ سکتے تھے اسلیئے اسنے دبئی کا
انتخاب کیا تھا۔۔۔ اسجد۔۔۔ کے پاس

عائش اور اسجد امریکہ ایک ہی مقصد سے گئے تھے Business
Administration کی ڈگری لینے۔ عائش پاکستان سے جبکہ اسجد دبئی سے
بیلانگ کرتا تھا۔ دونوں کلاس فیلوز اور روم میٹس تھے اور سب سے بڑھ کر
ہم مزہب بھی انکی دوستی وقت کیساتھ گہری ہوتی چلی گئی۔
اس لیے عائش نے ان حالات میں اسجد کو ترجیع دی تھی۔

اچھا۔۔۔۔۔ ناں۔۔۔۔۔ سوری اس نے کان پکڑے
خفگی ختم کریں ناں فائز پلیسیبیر زرز۔۔۔۔۔ معصومیت سے اسرار ہوا

فائز اسی معصومیت پر ہی تو جان دیتا تھا بہت چلاک ہو تم سارے ٹریکس آتے
ہیں مجھے قابو کرنے کے۔۔۔۔۔ اسنے رمشا کو اپنی طرف کھینچا۔
رمشانے مسکرا کر سر اے کے سینے پر رکھا اور آنکھیں میچ لیں
فائز اسکی حرکت پر مسکرایا جھک کر ماتھے پر بوسہ دیا۔۔۔۔۔ گڈ
نائٹ۔۔۔۔۔ کہا اور خود بھی آنکھیں بند کر لیں۔

عائش۔۔۔۔۔ بیٹا تم بھی ساتھ چلتے ہمارے وہ تمہارے چچا ہی کا گھر ہے کسی
غیر کا نہیں مسز سکندر عائش سے بولیں جو اس وقت چینل سرچنگ میں
مصرف تھا

ممی۔۔۔ پلیز آپ لوگ ڈیٹ فکس کرنے جارہے ہیں بارات لے کر نہیں جو
میرا جانا ضروری ہو وہ اکتایا

رامش بھی نہیں آیا چھٹیوں کا مسلہ تھا اور تم بھی کوئی انٹرسٹ نہیں لے رہے
مسز سکندر افسردہ ہوئیں انکے آخری بیٹے کی شادی تھی اور وہ بہت دھوم دھام
سے کرنا چاہتیں تھیں

اچھا۔۔۔۔۔ نا۔۔۔۔۔ پریشان کیوں ہوتی ہیں آپ بھی تو اپنے دیور کے گھر
جارہی کسی غیر کے نہیں عائش نے انہیں کی بات لوٹائی۔۔۔ ویسے بھی آپ کی
لاڈلی بیٹی ہے نا وہاں

فساد کی جڑ عائش نے منہ بگاڑا

عائش۔۔۔ وہ مسکرائیں

ماں بیٹے کی گفتگو جاری تھی

بیگم صاحبہ اگر بیٹے کے ساتھ میسٹنگ ہو گئی ہو تو چلیں۔۔۔ سکندر صاحب
لاؤنج میں داخل ہوئے۔

جی چلیں۔۔۔ یہ تو مان نہیں رہا جانے کو
کیوں برخودار چلے چلتے تم بھی۔۔۔

نہیں۔۔۔ آپ لوگ جائیں میں جا کر کیا کروں گا ویسے بھی یہ آپ ہی کا فیصلہ
ہے میں مان چکا ہوں اس شادی کے لیے کیا یہ کافی نہیں؟؟ وہ روڈ ہوا
اوکے لیز یوش۔۔۔ سکندر صاحب بولے اور دونوں میاں بیوی چلے گئے
عائش پھر سے چینل سرچنگ میں مصروف ہو گیا۔

سجاد ہاوس میں

خوشگوار ماحول میں ڈنر کیا گیا۔۔۔ ڈنر کے بعد چائے کا دور چلا اور ساتھ ہی
ڈیٹ بھی ڈیسائیڈ کر لی گئی

ہااااا ہائے میری بنو تو۔۔۔۔۔ رمشا کی بات منہ ہی میں رہ گئی کیونکہ فارہ رونا
شروع ہو چکی تھی۔۔۔

ارے۔۔۔۔۔ ارے۔۔۔۔۔ ارے۔۔۔۔۔ ارے۔۔۔۔۔ جان۔۔۔۔۔ کیا ہوا
وہ جلدی سے پاس آئی

بھابھی۔۔۔ وہ رمشا کے گلے لگ کر رونے لگی۔۔۔۔۔ رمشا بجائے اسے چپ
کرانے کے خود بھی شروع ہو گئی۔۔۔

فائز جو پانی لینے آیا تھا یہ ایمو شنل سین دیکھ کر ٹھٹھکا
آاااا، ہسم۔۔۔۔۔ کیا ہو رہا ہے یہاں؟۔۔۔۔۔ یہ بن بادل برسات
کیوں؟؟؟؟

وہ دونوں ہنوز مصروف رہیں

اس سے پہلے کے وہ دھاڑیں مارنا شروع ہو تیں فائز نے دونوں کو الگ کیا

کم آن فارہ اس نے فارہ کو کندھے سے لگایا۔۔۔۔۔ فارہ۔۔۔۔۔ بیٹا تم کون سا
دور جا رہی ہو یہیں تو ہو گی سودونٹ وری جان

فائز نے بہن کے آنسو پونچھے۔۔۔۔۔ سر پر بوسہ دیا۔۔۔۔۔ چلو منہ دھو جا
کر۔۔۔۔۔ شاباش ہری اپ۔۔۔۔۔ فارہ سر ہلاتی اپنے کمرے کی طرف چلی
گئی

اور آپ۔۔۔۔۔ وہ رمشا کی طرف موڑا جو سرخ ناک رگڑ رہی تھی۔۔۔۔۔ آپ
کے لیے بھی یہ کندھا حاضر ہے۔۔۔۔۔ جناب۔۔۔۔۔ سر خم کرتے ہوئے
رمشا کو چھیڑا

رمشانے فائز کے کندھے پر پہنچ مارا اور مسکراتی ہوئی لاؤنج میں چلی گئی۔

رمشانے عائشہ کو فون پر مبارک باد دی ڈیٹ فائنل ہونے کی۔

جناب کیسا فیل ہو رہا ان شاء اللہ ٹھیک 25 دن بعد آپ جناب دلہا بننے والے

ہیں۔۔۔ وہ شوخ ہوئی

"نارمل" عائش نے ٹکاسا جواب دیا

عائش تم بھی نہ بہت بور ہو پتہ نہیں میری بیچاری سی نند + بھابھی کا کیا ہوگا؟

تو اپنے پاس سنبھال کر رکھو اپنی بیچاری سی نند + بھابھی کو۔۔۔۔۔ عائش نے
دل کی بات کی۔

اووف میں نے سوچا تم خوش ہو گے اسی لیے فون کیا لیکن تم الٹا دل جلا رہے
ہو میرا

میں۔۔۔۔۔ خوش۔۔۔۔۔ ہوں۔۔۔۔۔ بہت۔۔۔۔۔ بلکہ بہت زیادہ
۔۔۔۔۔ اب کیا پورے لاہور میں پوسٹرز لگواؤں خوشی سے۔۔۔ اس بات
کے؟؟

تم سے بات کرنا ہی فضول ہے میں ہی بیوقوف تھی جو اینویں فون کیا۔۔۔
ٹھیٹھنک گاڈ تم مانی تو سہی۔۔۔۔۔ وہ ہنسا

کیا۔۔۔ ر مشاحیر ان ہوئی

یہی کہ۔۔۔۔۔ بیوقوف۔۔۔۔۔ ہو

عاشق

ہا ہا ہا۔۔۔ اسنے ہنستے ہوئے کال کاٹ دی

وہ اسوقت ریلیکس تھا کیونکہ پلان تو وہ کرچکا تھا اب تو صرف عمل باقی تھا۔

دبئی فلائیٹ کی اناؤنسمنٹ ہو چکی تھی

عائش بھاری دل کے ساتھ اٹھا اپنا مختصر سا سامان اٹھایا اور اندر کی جانب

بڑھا۔۔۔

اسکی چال میں وہ سر مستی وہ خوشی نہ تھی جو اپنی مرضی کرنے پر ہوتی ہے۔۔۔

شاید

وہ افسردہ تھا۔۔۔۔۔ یا پھر۔۔۔۔۔ بے سکون

اُسے بے سکون ہونا چاہیے تھا کیونکہ

اسکا دل دھڑک اٹھا۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ یہ حالت تو ایک رات کی دلہن کی نہیں
ہوتی۔۔۔

سو جی آنکھیں، سرخ ناک، کانپتے ہونٹ، بکھرے بال۔۔۔۔۔
او و ف۔۔۔۔۔ فا۔۔۔۔۔ فا۔۔۔۔۔ رہ کک۔۔۔۔۔ کیا ہوا ہے
فارہ۔۔۔۔۔ عائش کدھر ہے۔۔۔۔۔ فارہ بولو نا۔۔۔۔۔ کدھر ہے وہ۔۔۔۔۔ ر مشا
نے اُسے بلایا۔

چلا گیا۔۔۔۔۔
کدھر چلا گیا۔۔۔۔۔
پتہ نہیں۔۔۔۔۔ فارہ کی بھاری مدھم آواز آئی
پتہ نہیں۔۔۔۔۔ کہاں گیا کچھ بتایا نہیں اس نے اور تم۔۔۔۔۔ تم اس
طرح۔۔۔۔۔ کیا ہوا ہے بتاؤ میرا دل رگ رہا ہے۔۔۔۔۔ وہ روہانسی ہوئی
آپ کو پتہ ہوگا۔۔۔؟ کدھر گیا

مجھے۔۔۔ مجھے کیسے پتہ۔ فارہ۔۔۔۔

رمشا کی نظر فارہ کے دوپٹے کے نیچے پڑے کاغذات پر پڑی اس نے جلدی سے
پیرز اٹھائے۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ کیا۔۔۔۔۔ ہے

میرامنہ دکھائی کا گفٹ۔۔ فارہ استہزایا ہنسی
گفٹ۔۔۔۔۔ کس۔۔۔۔۔ کس نے دیا؟ وہ انکی۔۔۔۔۔

کون دے سکتا ہے بھابھی۔۔۔۔۔ یقیناً یہ حق آپ کے بھائی کے ہی پاس تھا
عائش نے۔۔۔۔۔ وہ کیسے۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ سب؟؟؟

فارہ اٹھی۔۔ اب وہاں بیٹھنے کا کوئی جواز نہیں بچا تھا۔ دوپٹہ اٹھایا اور باہر کی
جانب بڑھی

فارہ۔۔۔۔۔ رکو۔۔۔۔۔ کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔۔ فارہ۔۔۔۔۔ فارہ رکو۔۔۔۔۔ پلیز

فارہ۔۔۔۔۔ رمشا کے پیچھے پیچھے سیڑھیاں پھلانگ رہی تھی

فارہ۔۔۔۔۔ فارہ پلیز رکو۔۔۔۔۔ رمشا نے راستہ روکا

بھابھی پلیز مجھے جانے دیں۔ آپ کا بھائی مجھ سے یہاں رکنے کا حق چھین چکا ہے اور روتی ہوئی دروازہ پار کر گئی۔۔

رمشا ساکت تھی۔۔۔

طوفان آچکا تھا۔

فارہ کیسے گھر پہنچی۔۔۔ وہ نہیں جانتی۔۔

لاؤنج خالی تھا۔۔۔ شاید۔۔۔ وہاں کے مکین کل کی تھکن اتار کر ابھی اٹھے نہیں تھے۔

وہ اپنے کمرے کی طرف بھاگی جہاں سے وہ کل رخصت ہوئی تھی۔۔۔ ہمیشہ کے لیے

لیکن اسکی قسمت اسے ایک دن میں ہی واپس لے آئی تھی۔۔۔

ہائے۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ قسمت

بے وفا وقت تھا، تم تھے، یا مقدر میرا
بات اتنی ہے کہ انجام جدائی نکلا

عائش نے ڈیٹ فائل ہونے کے بعد ان 25 دن میں ہی اپنے پلان کو پایہ
تکمیل تک پہنچانا تھا

اس نے انہیں چند دنوں میں فارہ کو 4 فون کالز کیں۔۔۔

وہ جانتا تھا فارہ ڈرپوک اور کم ہمت ہے اس لیے اس نے اُسے دھمکانے کا پروگرام
بنایا تھا

سب فون کالز میں اس نے فارہ کو بالکل نارمل انداز میں ڈرایا، دھمکایا۔۔۔
کہ۔۔۔

وہ شادی سے انکار کر دے کیونکہ وہ اسے خوش نہیں رکھ سکتا، شادی ہونے کی

صورت میں نتائج کی ذمہ دار وہ خود ہو گی وغیرہ
اور وہ ریلکس تھا کہ فارہ ضرور انکار کر دے گی

دوسری طرف----

فارہ عائش کی فون کالز سے پریشان تھی کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے
عائش کو اگر کوئی ایشو ہے تو وہ بتایا جان اور تائی ماں سے شہیر کرے
مجھے کیوں تنگ کر رہا ہے

میں کس سے شہیر کروں یہ سب---اللہ جی--- کیا کروں میں
بھابھی سے--- نہیں--- اگر کوئی ایسی ویسی بات ہوتی تو وہ خود بتا دیتیں
تو پھر--- کیا کروں

امی--- یا--- بھائی
نہیں--- مجھے کسی سے کچھ شہیر نہیں کرنا عائش اپنا مسئلہ خود حل کرے
اگر اسے ہے کوئی مسئلہ اس شادی کو لے کر--- اسکا دل بچھا

کیا عاشر کسی اور کو۔۔۔ پسند۔۔۔ کرتا ہے۔۔۔ نہیں۔۔۔ یہ کوئی بڑی بات نہیں وہ خود انکار کر دیتا۔۔۔ اس بات پر۔۔۔ تو پھر۔۔۔ ہو سکتا ہے بھابھی کی وجہ سے چُپ ہو اور اب مجھ سے انکار کروانا چاہ رہا ہو تاکہ اسکا مسئلہ بھی حل ہو جائے اور کوئی دوسرا ایشو بھی ناکھڑا ہو۔

نہیں ہر گز نہیں۔۔۔ عائش۔۔۔ میں بالکل بھی انکار نہیں کروں گی اپنا
 پر اہلم خود حل کریں مرد ہیں آپ اور میں لڑکی کیا وجہ دوں گی انکار کی۔۔۔
 نو۔۔۔ نیور۔۔۔۔۔ عائش

میں انکار نہیں کر سکتی
وہ عائشہ سے ہمکلام تھی
اصل میں۔۔۔۔۔

[illegible]

بھی پریشان ہوئی اسکے رونے سے

بابا۔۔۔ بابا عائش چلا گیا

عائش چلا گیا۔۔۔ کہاں۔۔۔؟ انہوں نے رمشا کو خود سے الگ کیا

بولو۔۔۔ رمشا کہاں گیا میرا بچہ۔۔۔ مسز سکندر بولیں

فارہ کہاں ہے۔۔۔؟۔۔۔ سکندر صاحب نے سوال کیا جیسے وہ کچھ جان گئے ہوں

وہ بھی چلی گئی۔۔۔۔۔

چلی گئی۔۔۔؟۔۔۔ ر مشابول کیا ہوا ہے۔۔۔؟ کہاں گئے وہ دونوں۔۔۔؟۔۔۔ مسز

سکندر دل پکڑ کر چنیں

عائشؓ نے فارہ کو طلا-----ق دے دی ہے

---امی--- وہ دھماکا کر چکی

طلاق دے دی ہے۔۔ اس نے۔۔ وہ زار و قطار رونے لگی

(سکندر صاحب جانتے تھے وہ جو آسانی سے مان گیا ہے شادی کیلئے ضرور کچھ

کرے گا مگر طلاق۔۔۔۔۔ اتنا بڑا قدم ان کا بیٹا اٹھائے گا یہ وہ سوچ بھی نہیں

سکتے تھے) وہ سرخ آنکھیں لیے ساکت تھے
شور سن کر رامش اور اسکی بیوی بھی لاؤنج میں آچکے تھے
کیا ہوا ہے؟؟؟؟... رامش بولا

بھائی۔۔۔۔۔ عائش نے فارہ کو ڈائیورس دے دی ہے۔۔۔ رمشا نے اطلاع
دی

واٹ؟؟؟

ثمرہ نے ساس کو پکڑ کر صوفے پر بیٹھایا جو گرنے والیں تھیں
یہ کیا کہہ رہی ہو رمشا۔۔۔ کہاں ہے عائش؟؟؟ رامش صدمے سے بولا
وہ چلا گیا ہے گھر چھوڑ کر۔۔۔ کہاں گیا۔۔۔؟۔۔۔ پتہ نہیں
اور فارہ بھی چلی گئی واپس۔۔۔ میں نے روکا بھی اُسے پر وہ۔۔۔۔۔۔۔ رمشا
نے روتے ہوئے ٹوٹے الفاظ میں تفصیلاً جواب دیا
بابا۔۔۔ آپ پلیز بیٹھیں۔۔۔۔۔ رامش نے باپ سے کہا جو ہونٹ بھینچے
کھڑے تھے

رامش۔۔۔ اُسے کال کرو۔۔۔ وہ مدھم سا بولے

"وابستہ ہو گئیں تھیں کچھ اُمیدیں آپ سے
اُمیدوں کا چراغ بُھجانے کا شکریہ"

فائز بیٹا جلدی کرو بہت ٹائم ہو چکا ہے وہ لوگ انتظار کر رہے ہونگے ہمارا
۔۔۔ راحیلہ بولیں
جی چلیں۔۔۔۔۔ آئی ایم ریڈی سویٹ ہارٹ آف مائے ڈیڈ۔۔۔۔۔ فائز نے
ماں کو چھیڑا
تم نہیں سدھرو گے فائز۔۔۔۔۔ میں سوچ رہی تھی شادی کے بعد پر تم تو بیٹی
کے بعد بھی نہیں سدھرے۔۔۔ انہوں نے خفگی دیکھائی۔۔۔
سدھر کر کیا کروں گا۔۔۔ ڈئیر لیڈی۔۔۔ ماں کے گلے میں با نہیں ڈالیں۔۔۔
فائز۔۔۔

اووو ہوو۔۔۔ سویٹ لیڈی۔۔۔ کیا ڈیڈ نے آپکی تعریف نہیں کی آج جو *خفا

خفا سے سرکار نظر آتے ہیں* وہ بھی فائز تھا ایک کی دس سُنناے والا
فا۔۔۔ نر تنبیہ ہوئی

او۔۔۔ کے۔۔۔ سوئی۔۔۔۔۔ ماں کے گال پر کس کی۔۔۔

میں گاڑی نکالتا ہوں آپ ملازم سے کہہ کر سامان بھجوائیں
ہاں بھیجتی ہوں۔۔۔ را حیلہ بیگم مسکرائیں۔۔۔

ان کا بیٹا شادی کے بعد بھی بالکل نہیں بدلا تھا ویسا ہی تھا سب کی عزت اور سب
سے محبت کرنے والا۔۔۔ خدا نظر بد سے بچائے

انہوں نے دل میں دعا کی۔۔۔

کچھ دیر بعد یہ قافلہ سکندرِ ولا کی طرف چل پڑا یہ جانے بغیر کے جس کے لیے
وہ یہ سب لے جا رہے ہیں وہ تو وہاں موجود ہی نہیں۔۔۔۔۔

شادی میں 3 دن باقی تھے اور فارہ کی طرف سے ہنوز خاموشی تھی

عائش حیران و پریشان تھا

اس دُلو فارہ کی ہمت پر۔۔۔ نان سینس۔۔۔ اسٹو پڈ۔۔۔ بہادری دیکھو
میڈم کی مجھے چیلنج کر رہی ہے۔۔۔ مجھے۔۔۔ وہ استہزایا ہنسا۔۔۔ فارہ
بیگم۔۔۔ بہت مہنگا پڑنے والا ہے تمہیں یہ چیلنج۔۔۔ پھر ہنسا کسی کا مزاق
اُڑاتی ہنسی سے۔۔۔

منہ کی کھلانے والے منہ کی کھاتے بھی ہیں وہ شاید یہ بھول چکا تھا۔ اسی
لیے خوش تھا

عائش نے اسی دن لائبر سے ڈائورس پیپرز تیار کروائے اور دبئی کی سیٹ بُک
کروائی۔۔۔ بہت رازداری سے۔۔۔

اسلام و علیکم! یوری ون۔۔۔ فائز کی فریش آواز سنائی دی۔۔۔

رمشا جلدی سے سر جھکا کر پاس سے گزر کر کیچن میں چلی گئی

پہرہ بیسیں۔۔۔۔۔ یہ کیسا دیکھ کر کیا مسز۔۔۔۔۔ وہ حیران سا خود سے بولا
پیچھے ہی سجاد اور راحیلہ بیگم داخل ہوئے سلام دعا کے بعد بیٹھے ہی تھے کہ
فائز بولا۔۔۔۔۔ عائش اور فارہ نظر نہیں آ رہے اٹھے نہیں ابھی تک؟؟؟؟
لاؤنج میں عجیب سی سو گواریت تھی

جسے فائز محسوس کر چکا تھا

از ایوری ٹیھنگ اوکے تایا جان۔۔۔ وہ سوالیہ ہوا

ہاں۔۔۔۔۔ ہاں۔ اوکے۔۔۔۔۔ رامش کی طرف سے جواب آیا
اب کے سجاد اور راحیلہ بھی ٹھٹھک چکے تھے اس خاموشی سے
کیا ہوا بھائی صاحب طبیعت ٹھیک ہے آپ کی؟؟؟
سجاد نے بھائی کی خاموشی دیکھ کر پوچھا

آں۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ وہ چونکے۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ زندہ ہوں۔۔۔ وہ شکستہ سا بولے

کیا ہوا ہے رامش کچھ بتاؤ گے۔۔۔ فائز کھڑا ہوا۔۔۔۔۔ رمشا بھی آگئی تھی واپس

لاؤنج میں

63 | Page

اس طرح رخصت نہیں کرتے
کہ مجھ کو زندگی سے جس طرح
تم نے نکالا ہے

اسجد آفس میں بزی تھا ایکسٹینشن بجا۔۔۔۔
لیس۔۔۔؟

سر کوئی عائش سکندر صاحب آئے ہیں پاکستان سے آپ سے ملنا چاہتے ہیں
عائش۔۔۔۔؟

لیس سر۔۔۔ عائش سکندر
اوکے بھیجو آفس میں

جی سر۔۔۔۔

عائش اچانک بنا بتائے۔۔۔ اسجد پریشان ہوا

دروزہ کھلا۔۔ عائش کو سہی سلامت دیکھ کر جان میں جان آئی
اے اوڈیرنگ کمینے تو۔۔۔ اسجد اپنی جُون میں آتا ہوا اس کی جانب بڑھا
عائش مسکرایا اس خطاب پر۔۔۔

اے یار واٹ آپلیزنٹ سرپرائیز۔۔ دل خوش کر دیا۔۔۔۔۔ مووں
۔۔۔ آہ۔۔۔ ہوئی کس اچھالی اور گلے لگ گیا۔۔۔
کیسا ہے؟؟؟ عائش بولا

ایزیو یعل فٹ۔۔۔ فریش سا جواب آیا
تو سنا کیسے اینٹری ماری۔۔۔ ایوری ٹھنک گڈ؟؟؟
یاہ۔۔۔۔۔ گڈ۔۔۔۔۔ عائش آہستہ سا بولا

اوکے۔۔۔ تو بیٹھیے جناب آپ کا ہی آفس ہے ویسے اتنا اچانک کیسے آیا۔۔۔۔۔؟
اسجد کو ہضم نہیں ہو رہا تھا اسکا اچانک آنا۔

تو چلا جاؤں کیا۔۔۔؟؟۔۔۔ عائش چڑا ایک ہی بات سے اچانک۔۔۔۔۔ اچانک
اوعے۔۔۔۔۔ ہینڈ سم۔۔۔۔۔ ناراض کیوں ہوتا ہے۔۔۔۔۔؟.... جانی

... میں تو ایویں چھڑ رہا تھا تجھے۔۔۔ وہ ہنسا

اچھا پہلے چائے پانی۔۔۔ پھر اور بات۔۔۔ وہ میزبان بنا

چائے۔۔۔ جواب آیا

او۔۔۔ کے۔۔۔ اسجد نے چائے کا کہا

ہاں تو اب بتاؤ تنی اچانک۔۔۔؟؟؟؟

عائش گھوری ڈال کر کھڑا ہوا۔۔۔ میں جا رہا ہوں اوکے بائے۔۔۔۔۔ اور

دروازے کی جانب بڑھا

ہاہاہاہاہا۔۔۔ اسجد کا چھت پھاڑ قمقمہ بلند ہوا

میں دانت توڑ دوں گا تیرے۔۔۔۔۔ سالے۔۔۔۔۔ عائش چلایا

میری کوئی بہن نہیں ہے۔۔۔۔۔ بابا۔۔۔ وہ پھر سے ہنسا۔۔۔

عائش تھک کر خود ہی صوفے پر بیٹھا وہ جانتا تھا اسجد کمینا ابن کمینا ہے۔۔

اسجد جب ہنس چکا دل کھول کر تو بولا۔۔۔ یار بات شروع ہی یہاں سے ہوتی

ہے اب میں کیا کروں۔۔۔؟... مسکین سی شکل بنائی

میں نہیں آسکتا کیا تیرے پاس جو ایک ہی بکو اس کیے جارہا ہے۔۔۔ عائش روڈ
ہوا

غصہ کیوں ہوتا ہے جانی۔۔؟۔۔ کیا ساتھ والی سیٹ پر کوئی مائی بی بی تھی
۔۔۔ اسجد نے آنکھ ماری

میں ہی پاگل تھا جو یہاں آگیا۔۔ تف ہے مجھ پر۔۔ ایک وہ پہلے ہی ڈپر لیس تھا
اور باقی کی کسر اسجد پوری کر رہا تھا فضول باتوں سے۔۔۔ وہ سچ میں یا نیپیر ہوا
او۔ کے۔ او۔ کے ریلیکس یا ر آئی ایم جسٹ جو کنگ۔۔ اسجد نے یقین دلایا
اتنے میں چائے آگئی اسجد نے چائے بنا کر دی اور خود کپ لے کر سوچتا ہوا
بیٹھا۔۔۔ کوئی نہ کوئی گڑ بڑ ہے ضرور۔۔ ورنہ عائش اتنی جلدی اتنا سیر لیس
ہا نیپیر نہیں ہوتا۔۔۔

عائش اپنی سوچ میں تھا کہ پتہ نہیں گھر میں کیا کچھ ہو چکا ہوگا۔۔۔ سب کاری
ایکشن کیا ہوگا اس کے اقدام پر۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ ر مشا۔۔۔۔۔ اسکا کیا ہو

گا۔۔۔۔۔ کہیں۔۔۔۔۔ فائر۔۔۔۔۔ اُسے۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ اس سے آگے وہ سوچنا
نہیں چاہتا تھا

وہ بہت خود غرض واقع ہوا تھا۔۔۔ اور۔۔۔ وہ یہ بات بہت اچھی طرح جانتا
تھا۔

فارہ جب رو رو کر تھک چکی تو اسے لگا جیسے اسکا گلابند ہو رہا ہو اسے پانی کی
ضرورت محسوس ہوئی لیکن کمرے میں پانی موجود نہ تھا
وہ خود کو سنبھالتی اٹھی اور بمشکل چلتی ہوئی کیچن تک
پہنچی۔۔۔۔۔ پا۔۔۔۔۔ پانی۔۔۔۔۔ وہ انکی

وہاں موجود ملازمہ نے فارہ کو دیکھا تو چیخی۔۔۔۔۔ فارہ باجی۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔؟؟
پا۔۔۔۔۔ پانی۔۔۔۔۔

ملازمہ اسکی اُجاڑ حالت دیکھ کر حیران تھی فارہ باجی یہاں کیا کر رہیں۔۔۔؟

تھا اسکی پریشانی کو پرا بھی تک اگلو انہیں سکا تھا
عائش۔۔۔۔۔؟؟؟؟

ہو و نس۔۔۔۔۔عائش چونکا

کیا بات ہے یار میں دیکھ رہا ہوں تُو اپ سیٹ ہے کوئی پریشانی ہے تو شیر
کر۔۔۔۔۔میرے خیال میں ہماری دوستی اتنی گہری تو ہے کہ اپنے پرا بلنز شیر
کر سکیں۔۔۔۔۔اسجد نے سنجیدگی سے کہا۔۔

نہیں۔۔۔۔۔کوئی پرا بلم نہیں تیرا وہم ہے آئی ایم او۔۔۔۔۔کے
تُو بتانا نہیں چاہتا یہ اور بات ہے۔۔۔۔۔بٹ آئی نوڈیر از سمتھنگ
رونگ۔۔۔۔۔اسجد کو افسوس ہوا اسکے نا بتانے پر۔۔۔۔۔
عائش خاموش رہا۔۔۔۔۔

دس منٹ کی خاموشی کو عائش ہی نے توڑا

آئی ڈائیورسڈ فارہ۔۔۔۔۔آہستگی سے بم پھوڑا

واٹ۔۔۔؟؟؟؟؟ اسجد اچھلا

ڈائیسورس۔۔۔؟؟؟؟؟۔۔۔ شادی کب ہوئی۔۔۔؟؟؟؟؟۔۔۔ وہ حیران ہوا

پرسوں۔۔۔۔۔ پھر دھماکا کیا

پرسوں۔۔۔۔۔ یعنی۔۔۔۔۔ شادی کے اگلے دن ہی۔۔۔۔۔ ڈائیسورس۔۔۔۔۔ کیونکہ

ولیمے کے دن تو وہ دبئی پہنچ چکا تھا اسجد کی پاس۔۔۔۔۔ عائش۔۔۔۔۔ یہ

کیا۔۔۔۔۔ کیا تُو نے۔۔۔؟؟؟؟؟

دِسگسٹنگ۔۔۔۔۔ اس نے گرل پر مگمارا۔۔۔ مجھے تجھ جیسے بندے سے یہ

امید نہیں تھی اگر یہی کرنا تھا تو پھر شادی ہی نا کرتا کسی معصوم کی زندگی

برباد کر دی تُو نے۔۔۔ اسے افسوس ہوا

کیا ملا تجھے ہاں۔۔۔۔۔ بول۔۔۔۔۔ کیا ملا۔۔۔۔۔؟؟؟؟...

اسجد نے غصے سے اُسے جھنجھوڑا

اٹس ٹوچ۔۔۔۔۔ ٹو وچ۔۔۔۔۔ عائش

اس نے اپنے بال جکڑے

عائش شرمندہ سا سر جھکائے کھڑا تھا۔ کیا جواب دیتا۔۔ کوئی جواب نہیں تھا
اسکے پاس اپنی اس چپ حرکت کا۔۔

کیوں دی تُو نے ڈائیورس انہیں۔۔۔؟؟ اسکی خاموشی پر پھر سے بولا
عائش۔۔ تیرے سے پوچھ رہا ہوں کیوں دی ڈائیورس۔۔۔؟؟
چند منٹ وقفے کے بعد عائش بولا۔۔۔۔ پتہ نہیں۔۔۔۔
واٹ۔؟۔ اتنا بڑا قدم تُو بغیر کسی وجہ کے اٹھا
آیا۔۔۔ رینلی دس اپوینٹنگ۔۔۔

آئی ڈونٹ لائیک ہر ایز آ وائف
وہ دبوسی، ڈرپوک اور کم اعتماد لڑکی تھی مجھے ایسی لڑکیاں بالکل اٹریکٹ نہیں
کرتیں یونو ڈیٹ۔۔ وہ بے بسی سے بولا
لیکن اتنی چھوٹی بات پر۔۔ تجھے کوئی حق نہیں پہنچتا۔۔۔ عائش۔۔۔ کہ تُو
اس طرح کسی معصوم کے جزبات سے کھیلے اور وہ بھی وہ لڑکی جسے تُو بیوی بنا چکا
تھا۔۔۔ اسجد کا دل چاہ رہا تھا کہ اُسے اوپر سے نیچے پھینک دے۔۔ اسکے علاوہ

بھی کوئی اور رہزن ہے کیا؟؟؟ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ عائش اتنی چھوٹی
بات پر ایسا کرے گا۔

نہیں۔۔۔

کوئی اور پسند ہے۔۔۔؟؟؟..

نہیں۔۔۔

تو پھر۔۔۔۔۔؟؟؟؟

پتہ نہیں۔۔۔۔

کیا وہ پڑھی لکھی نہیں ہے؟

ہے۔۔۔۔

خوبصورت نہیں ہے؟

ہے۔۔۔۔۔۔۔

خوب سیرت نہیں ہے؟

ہے۔۔۔۔

وہ ایک ٹرانس میں جواب دے رہا تھا

تو پھر لعنت ہے تجھ پر۔۔۔۔۔ اسجد نے دل کی بھڑاس نکالی۔۔
ذالت کی انتہا ہے یار۔۔ کہاں ملتی ہے آج کل ایسی لڑکی اور تُو ملی ملائی کو
چھوڑ آیا۔۔۔

تف ہے تجھ پر۔۔ اسجد کو افسوس ہوا

کیا کرتا پھر۔۔؟ عائش بے چارگی سے بولا

تجھے کوئی ایشو تھا تو۔۔۔۔۔

تُو۔۔۔ تو ویسے ہی آجاتا چھوڑ کر مگر یہ ڈائیورس۔۔۔ یہ نادیتا یار۔۔۔
واپسی کا کوئی دروازہ تو کھلا رکھتا۔۔ مجھے بہت دکھ ہو رہا ہے۔۔ عائش۔۔ وہ
واقعی دُکھی تھا عائش کی کم عقلی پر۔۔۔۔۔

عائش بھی یہی سوچ رہا تھا
کہ واپسی کا کوئی دروازہ تو کھلا رکھنا چاہیے تھا۔

پر۔۔۔ اب۔۔۔ اب۔۔۔ کیا۔۔۔ سب کچھ ختم ہو چکا ہے وہ خود سے یہ سوال
پوچھ رہا تھا۔

کیا واقعی سب کچھ ختم ہو چکا تھا

رمشا

عائش کی بہن۔۔۔ فائز کے دماغ میں جھماکا ہوا
تائی جان۔۔۔ وہ مسز سکندر سے مخاطب ہوا جواب تک خاموش تھیں۔
آپ کا بیٹا شاید بھول گیا تھا کہ جس لڑکی کو وہ برباد کر رہا ہے ایکچولی اس کے سا
تھ اسکے کیا کیا رشتے تھے۔۔؟ وہ رمشا کی طرف موڑا

سے بھول جاؤں۔۔ اور ویسے بھی۔۔۔ وہ کچھ اور بھی بولتا کہ سیل وا بھریٹ
ہوا

گھر کا نمبر دیکھ کر وہ پریشان ہوا۔۔ جلدی سے کال پک کی۔۔۔
ہیلو۔۔۔۔

صا۔۔۔ صاحب۔۔ جی۔۔ فا۔۔۔ فارہ بی بی۔۔۔۔۔۔ وہ ہکائی۔۔
کیا ہوا فارہ کو۔۔۔؟؟؟ وہ چیخا
سب متوجہ ہو گئے۔۔

وہ بے ہوش ہو گئیں ہیں۔۔۔ ملازمہ نے بتایا
اوہ نو۔۔۔۔۔ تم۔۔۔ تم ایسا کرو مجید (ڈرائیور) سے کہو وہ تمہیں اور فارہ کو
ہو سپٹل لے کر پہنچے میں آ رہا ہوں وہیں۔۔۔ فائز نے اسے ہو سپٹل کا نام
بتایا۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔ وہ بولی

فائز۔۔ فائز بیٹا کیا ہوا میری بچی کو۔۔۔ راحیلہ کھڑی ہوئیں
پتہ نہیں۔۔۔ بے ہوش ہو گئی ہے ہمیں نکلنا ہے چلیں۔۔۔

چلیں ڈیڈ۔۔ وہ باپ سے بولا جوا بھی بھی سر جھکائے بیٹھے تھے
آں۔۔ ہاں۔۔ ہاں چلو۔۔ وہ چونک کر بولے
فائز انہیں لے کر آندھی طوفان کی طرح نکلا وہاں سے۔۔

پیچھے سکندر ولا کے مکین رہ گئے

ہمیں بھی چلنا چاہیے۔۔ رامش شرمندہ سا بولا
ہاں چلو۔۔ سکندر صاحب نے اجازت دی
اور وہ سب بھی پیچھے ہی روانہ ہو گئے۔

فائز نے ریسپشن پر پوچھا۔۔ فارہ ایمر جنسی میں تھی۔۔ وہ پریشان ہوا فارہ
اسکی بہن کم دوست اور بیٹی زیادہ تھی۔۔ یا اللہ رحم۔۔ وہ رو دینے کو تھا

اتنے میں رامش لوگ بھی آگئے۔۔ کیا ہوا۔۔؟۔۔ سب ٹیھک ہے؟ رامش
نے پوچھا

فائز جواب دیے بنا ہی آگے بڑھ گیا ایمبر جنسی کی طرف۔۔

آئی سی یو میں ہے۔۔ سجاد صاحب نے جواب دیا

وہ سب وہاں موجود فارہ کی تندرستی کی دعائیں مانگ رہے تھے

عائش کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ گھر فون کرے پر ہمت نہیں پڑ رہی تھی۔۔ وہ کشمکش
میں تھا کہ

کرے۔۔۔ یا نہ۔۔۔ کرے

اندھیرا کیے کیوں پڑا ہے۔۔۔ یار۔۔۔ طبیعت ٹھیک ہے۔۔؟۔۔ اسجد آفس

سے واپسی پر اُسکے روم میں آیا

عائش ابھی تک اُسی کے گھر میں رہ رہا تھا۔

ہاں۔۔۔ ٹھیک ہوں۔۔۔ وہ سیدھا ہوا

ملگیا سا حلیہ تھا اُسکا

اسجد نے دیکھا دو دن سے وہی کپڑے پہن رکھے تھے اُس نے۔۔۔ اسے افسوس

سا ہوا جلد بازی میں وہ اپنا ہی نقصان کر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔ گھر والوں سے

روپوش رہنا کوئی آسان نہیں تھا اور ویسے بھی وہ پچھلے 3 سال سے امریکہ میں

تھا اور اب پھر سے یہ تنہائی۔۔۔ پر اب کیا ہو سکتا تھا۔۔۔۔؟

کیا ہوا۔۔۔ ایسے کیوں دیکھ رہا ہے۔۔۔؟۔۔۔ عائش نے اسجد کو خود کی طرف

عکس کی سے دیکھتے پا کر پوچھا

کچھ نہیں۔۔۔ اسجد نے سر جھٹکا

کب تک مجنوں بنے رہنے کا ارادہ ہے۔۔۔۔۔ اس نے عائش کے حلیے پر چوٹ کی

پتہ نہیں۔۔۔ وہ شکستہ سا بولا

کچھ پتا بھی ہے تجھے جو بھی پوچھو۔۔۔۔۔ پتہ نہیں۔۔۔۔۔ پتہ نہیں۔۔۔ اس

پتہ نہیں کے چکر میں آج تو یہاں اُجڑا ہوا بیٹھا ہے۔

عائش سر جھکائے شرمندہ تھا

اسجد جان گیا تھا وہ پچھتا رہا ہے وہ بھی اتنی جلدی اس لیے بات بدلی (جو بھی
تھا وہ اسکا دوست تھا اور وہ اُسے مزید شرمندہ نہیں کرنا چاہتا تھا)
باہر نکل اس فیز سے جو ہونا تھا ہو چکا اب آگے کا سوچ۔۔۔

تو میرے لیے کسی اپارٹمنٹ کا بندوبست کر دے یار۔۔۔۔ مہربانی ہوگی
۔۔۔۔ میں کب تک تجھ پر بوجھ بنار ہوں گا۔۔۔ وہ ہلکا سا مسکرایا
میرا یہ مطلب نہیں تھا۔۔۔۔ عائش

میں جانتا ہوں یار۔۔۔ پر اتنی مہمان نوازی کافی ہے۔۔ تیری فیملی ہے
۔۔۔ بھائی بھابھیاں ہیں اسیلے اچھا نہیں لگتا۔۔ سمجھا کر۔۔۔۔ عائش بولا

اوکے۔۔ بٹ عائش کسی کو بھی اعتراض نہ ہوتا یار۔۔۔ وہ افسردہ ہوا
آئی نو بٹ پتہ نہیں یار کب تک یہاں ہوں اس لیے کچھ وقت خود کے ساتھ
رہ کر آگے کا فیصلہ کرنا چاہتا ہوں۔

او۔۔۔۔۔ فائن۔۔۔۔۔ میں دیکھتا ہوں اپارٹمنٹ۔۔۔۔۔ تو ٹینشن نہ لے سب
ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔ ان شاء اللہ اسجد نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی
دی

ڈاکٹر کو اپنی طرف آتا دیکھ کر فائز آگے بڑھا
ازشی اوکے۔۔۔۔۔ وہ جلدی سے بولا
وائس ریلیشن وڈیشنٹ۔۔۔
مانی سس۔۔۔۔۔ مدھم جواب آیا

ان کا بی۔ پی خطرناک حد تک شوٹ کر گیا تھا بروقت ٹریٹمنٹ کی وجہ سے
زیادہ نقصان نہیں ہوا۔۔۔ لیکن یہ سب شدید ڈپریشن کا نتیجہ ہے۔۔۔ اتنی سی
اتج میں پی۔ پی کا اتنا زیادہ شوٹ کر جانا اچھا سا ن نہیں۔۔۔ اپنی وے۔۔۔ انکو
نیند کے انجیکشن دے دیئے ہیں۔۔۔ کوشش کریں کہ انکو ٹینشن فری ماحول

وہ حیران ہوا۔۔ پلیز چیک اٹ اگین۔۔

اوکے۔۔

یس سیر۔۔۔۔۔ اٹس نل

اوکے تھینکس۔۔ وہ باہر آیا

یہ کیا ہوا اُسکے اکاؤنٹ میں اچھی خاصی رقم موجود تھی۔۔۔۔۔ پھر۔۔۔

اپنے مطلوبہ بنک کال کر کے پوچھا تو۔۔۔ جواب آیا

سر آپکا اکاؤنٹ دو دن پہلے سیل ہو چکا ہے۔

اوہ شٹ۔۔۔۔۔ بابا آپ نے اکاؤنٹ سیل کروا دیا۔۔۔ وہ باپ سے مخاطب

ہوتا پریشان سا واپس اپارٹمنٹ کی طرف چل دیا۔

فارہ کے ہوش میں آنے پر کسی نے اس سے ڈائورس سے ریلیٹڈ بات نہیں

کی۔۔

فائز نے سکندرِ وِلا کے میکنوں کو فارہ سے ملنے نہیں دیا۔۔۔۔۔ وہ نہیں چاہتا
تھا کہ فارہ کی طبیعت پھر سے بگڑے۔۔
وہ گم سم سی تھی۔۔۔۔

ایک دن بعد ڈسچارج ہو کر گھر آ گئی تھی مگر خاموشی نہ ٹوٹی تھی اُسکی۔۔۔

"جھوٹی مسکان لیے اپنے غم چھپاتے ہیں
سچی محبت کرنے کی بھی کیا خوب سزا ملی"

عائش نے اسجد کی مدد سے جاب تلاش کر لی تھی۔۔۔ اُسے باپ سے کوئی
شکوہ نہ تھا۔۔۔۔ اُسکے کیے کے بدلے میں یہ بہت معمولی
ری ایکشن تھا اُن کا۔۔

وہ جانتا تھا وہ فارہ کے ساتھ ساتھ گھر

والوں کیساتھ بھی بُرا کر چکا ہے۔۔۔ اسی لیے خاموشی سے سہہ رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ گھر فون کر کے وہاں کے حالات ملازم سے معلوم کر چکا تھا۔۔۔ وہ یہ جان کر تھوڑا ریلیکس ہوا تھا کہ فائز نے کوئی انتہائی قدم نہیں اٹھایا تھا۔۔۔

سجاد ہاوس میں خاموشی کا راج تھا۔۔۔۔۔ سب ایک دوسرے سے نظریں چرائے ہوئے تھے۔۔۔۔۔ طوفان آ کر گزر گیا تھا پر تباہی کے اثرات ابھی بھی موجود تھے۔۔۔

سجاد صاحب آج اتنے دن بعد بیٹی کے روم میں جا رہے تھے۔۔۔ وہ شکستہ ساتھ وہ جیسے ہی فارہ کے روم میں داخل ہوئے تو اُسے نماز میں مشغول دیکھ کر انکو سکون ملا۔۔۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جس ذات سے رجوع کیا ہے اُن کی بیٹی

نے۔۔۔۔ وہ پاک ذات ضرور صبر دے گی اُسے۔۔۔۔ ان۔۔۔۔ شا۔۔۔۔ اللہ

امی۔۔۔ ایک ماہ ہونے والا ہے اور فائز نے پلٹ کر پوچھا بھی نہیں۔۔۔۔
انہیں تو آیت کا بھی خیال نہیں جس میں انکی جان بستی ہے۔۔۔۔ وہ روہانسی
ہوئی

تم پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا اللہ پر بھروسہ رکھو بیٹا۔۔۔۔ مسز
سکندر نے تسلی دی

امی کیا کروں چین ہی نہیں مل رہا۔۔۔۔ وہ رو دینے کو تھی۔۔
فارہ کو بھی دیکھے اتنے دن گزر گئے پتہ نہیں کس حال میں ہوگی۔۔۔۔
وہ۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ فارہ سے تو میں بھی ملنا چاہ رہی ہوں بیٹھے بیٹھائے کیسا روگ لگ
گیا بچی کو۔۔۔۔ سوچتی ہوں تو دل ہولتا ہے میرا۔۔۔۔ اللہ صبر دے

فارہ ٹیرس پر کھڑی چاند کو دیکھ رہی تھی
یا اللہ مجھے سکون دے دے۔۔

عائش۔۔۔ آپ نے میرے ساتھ بالکل بھی اچھا نہیں کیا۔۔۔۔۔ پر یہ کیسی بے
لبی ہے۔۔۔۔۔ کہ میں چاہ کر بھی آپ کو کوئی بددعا۔۔۔۔۔ نہیں دے پا رہی
ہوں۔

کاش۔۔۔ کاش کہ آپ جان سکتے۔۔۔۔۔ کہ۔۔۔۔۔ کوئی آپ کو کس قدر
چاہتا ہے۔۔۔ اس نے آنسو پونجھے

مم۔۔۔ میری۔۔۔ میری محبت کی تذلیل۔۔۔۔۔ تو کی ہی تھی
۔۔۔۔۔ پر۔۔۔۔۔ میری نسوانیت کی توہین نہ کرتے
کچھ۔۔۔۔۔ کچھ تو۔۔۔۔۔ پردہ۔۔۔۔۔ رہنے دیتے۔۔۔۔۔ عائش
وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی

چاند بھی اسکے دکھ پر دکھی تھا۔۔۔

”بکھرے گاجب تیرے رخسار پہ تیری آنکھ کا پانی
تجھے احساس تب ہوگا محبت کس کو کہتے ہیں“

عائش اس وقت اپنے اپارٹمنٹ کی بالکونی میں افسردہ سا کھڑا تھا۔۔۔۔۔ اُسے
یہاں آئے ہوئے پانچ ماہ سے زائد وقت ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ وہ اندر سے بہت
ٹوٹ چکا تھا۔۔۔۔۔ ان چند ماہ میں وہ بہت کچھ بتایا تھا اپنے کیے پر۔۔۔۔۔
وہ کوئی رات سکون سے سو نہیں پایا تھا۔۔۔۔۔ جب بھی سونے کے لیے
آنکھیں بند کرتا۔۔۔۔۔ فارہ کا معصوم چہرہ اسکا سکون و رہم برہم کر دیتا۔۔
اُس کے کانوں میں فارہ کے الفاظ سرگوشی بن کر گونجنے لگتے۔۔۔۔۔
م۔۔۔ میں۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ سے۔۔۔ ب۔۔۔ بہت محبت کرتی ہوں

فارہ کا اظہارِ محبت اُسے تڑپاتا تھا۔۔۔ وہ کانوں پر ہاتھ رکھتا، تکیے رکھتا۔۔۔
پر۔۔۔ پھر بھی یہ گونج صاف سنائی دیتی۔۔
اُس کے شعور، لاشعور میں ہر طرف۔۔۔ فارہ ہی۔۔۔ فارہ تھی۔۔
وہ جانتا تھا۔۔۔ کہ۔۔۔ وہ فارہ کے ساتھ غلط کر چکا ہے۔۔۔ جسکی کوئی
معافی نہیں۔۔۔ پر۔۔۔ پھر بھی وہ ہر روز تصور میں۔۔۔ فارہ سے معافی مانگتا
تھا۔

دوسروں کو بے سکون کرنے والے خود بھی سکون سے نہیں رہ پاتے۔۔۔ یہ
بات اچھی طرح اُسکی سمجھ میں آچکی تھی۔

"بس۔۔۔۔۔ تمہیں نہ سوچوں تو بیچ سکتا ہوں

طیب نے یہ دوا، ہاتھ جوڑ کر بتائی ہے"

فارہ کیچن کی طرف جارہی تھی کے لاؤنج میں فائزر کو جوتوں سمیت صوفے پر
 لیٹے پایا۔۔۔ فارہ کو افسوس ہوا کہ۔۔۔ وہ اپنے غم میں بھائی کو بھول ہی گئی۔
 آہستگی سے چلتی ہوئی پاس آئی۔۔۔۔۔ بھائی۔۔۔۔۔ مدھم آواز ابھری
 فائزر نے یہ آواز نا جانے کتنے دن بعد سنی تھی۔۔۔ فوراً اٹھ
 بیٹھا۔۔۔۔۔ فارہ۔۔۔۔۔

بھائی اس طرح کیوں لیٹے ہیں۔۔۔ طبیعت ٹھیک ہے آپکی۔۔۔؟۔۔۔ وہ فکر مند
 ہوئی

فائزر بہن کی فکر پر ہلکا سا مسکرایا۔۔۔ میں ٹھیک ہوں میری۔۔۔ جان
 بھائی۔۔۔۔۔ بھابھی کو لے آئیں جا کر۔۔۔ اُس نے بات بڑھائی
 یہ ممکن نہیں۔۔۔۔۔ فارہ

کیوں ممکن نہیں۔۔۔۔۔ بھائی۔۔۔ اس میں بھابھی کا کیا قصور۔۔۔؟۔۔۔ آپ
 کیسے رہ سکتے ہیں۔۔۔ بھابھی اور آیت کے بغیر۔۔۔

میں بہت مس کر رہی ہوں۔۔۔ پلیز بھائی۔۔۔ لے آئیں نا۔۔۔ وہ بضد
 ہوئی

فاره

کوئی اگر مگر نہیں۔۔ آپ جا رہے ہیں۔۔ بس

فارہ میں یہ سب اتنی آسانی سے بھولنے والا نہیں۔۔۔ اسلیے خدمت کرو
اس سب میں بھابھی کا کوئی قصور نہیں ہے پھر سزا اُن کو کیوں مل رہی
ہے۔۔۔؟؟؟

آپ مرد کہتے خود غرض ہوتے ہیں۔۔۔ بھائی۔۔۔ غلطی کسی اور کی ہی
کیوں نہ ہو پر۔۔۔۔۔ مشقِ ستم عورت کو ہی بناتے ہیں۔۔۔
دس از ناٹ فیسر

وایسے بھی یہ میری اپنی قسمت کا لکھا تھا۔۔۔۔۔ جو ہو چکا۔۔۔۔۔ اور قسمت کا لکھا کوئی نہیں مٹا سکتا۔۔۔۔۔ بھائی۔۔۔۔۔ لہذا اپنی اور بھابھی کی خود ساختہ سزا ختم کریں۔۔۔۔۔ تفصیلاً جواب دیا

فارہ۔۔۔ تم سمجھ نہیں رہی ہو۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ وہ کچھ اور بھی کہتا کہ

-----پاپا-----کی آواز پر موڑا۔-----

آیت بھاگتی ہوئی باپ سے چمٹی۔۔

فائز نے دروازے میں سکندر، مسز سکندر اور رمشا کو کھڑے دیکھا۔ غصہ
ضبط کرتے ہوئے جھک کر بیٹی کو اٹھایا۔۔۔ جو ٹانگ سے چمٹی تھی اور لمبے
لمبے قدم اٹھاتا۔۔ کمرے کی جانب بڑھ گیا۔-----

راحیلہ بیگم بھی وہاں آچکی تھی۔۔ آپ لوگ۔۔؟؟۔ وہاں کیوں کھڑے
ہیں۔۔۔ بھائی صاحب اندر آئیں نا۔۔۔ وہ آگے بڑھیں

فارہ اگر مزید وہاں رکتی۔۔ تو۔۔ ضبط کھودیتی۔۔۔ اپنے بھرم کو قائم
رکھنے کیلئے وہ بھی اپنے کمرے کی طرف چل دی۔
رمشا کی نظروں نے دور تک اُس کا پیچھا کیا۔-----

عائش۔۔۔۔۔ تیرا پر اہلم۔۔۔۔۔ کیا ہے۔۔۔؟۔۔۔ تو چاہتا کیا ہے
آخر۔۔۔۔۔؟۔۔۔ اسجد قل غصے میں تھا

کیا۔۔۔ کیا ہے میں نے۔۔۔؟ معصومیت سے سوال ہوا
زیادہ بھولا بابونہ بن۔۔۔ اچھا۔۔۔ صاف صاف بتا کیا تکلیف ہوئی اب کی
بار۔۔۔ وہ چڑا

تکلیف مجھے نہیں۔۔۔ اُس ڈفر کو تھی۔۔۔
باقی سب ڈفر، اسٹوڈنٹ، نان سینس اور پتہ نہیں کیا۔۔۔ کیا۔۔۔ ایک تو ہی آسمان
سے دودھ کا دھلا اُترا ہے۔۔۔

ایگزینیٹلی۔۔۔۔۔ عائش چڑاتی ہنسی ہنسا
دانت بند کر۔۔۔۔۔ کمینے۔۔۔۔۔ ورنہ تر سے گانا کو دیکھنے کو۔۔۔ توڑ دوں گا بتیسی
ساری۔۔۔ وہ چڑا

کیا بات ہے بڑا غصہ چڑھا ہے کہیں۔۔۔۔۔ اُااااا ڈفر (عائش کا باس) کی بیٹی
کیساتھ۔۔۔۔۔ کوئی چکرو کر تو نہیں۔۔۔؟۔۔۔ عائش نے آنکھ ماری۔

تُو ٹھہر۔۔۔۔۔ سالے۔۔۔۔۔ اسجد قاتلانہ انداز۔۔۔۔۔ میں اسکی طرف بڑھا۔۔۔۔۔
عائش اُسے اپنی طرف لڑاکا عورتوں کے انداز میں آتا دیکھ کر۔۔۔ کھل کر
قہقہے لگانے لگا۔۔۔

اسجد نے بڑھے ہوئے ہاتھ نیچ میں ہی روک لیے۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ عائش کو
دیکھنے لگا۔۔۔۔۔ جو آج۔۔۔۔۔ بالکل ویسے ہی بے فکر قہقہے بکھیر رہا تھا۔۔۔۔۔ جیسے وہ
امریکہ میں بکھیرتا تھا۔۔۔۔۔ دل سے۔۔۔۔۔

وہ خوش ہوا۔۔۔۔۔ اُسے اس طرح ہنستے دیکھ کر۔۔۔۔۔ کیونکہ عائش تو ہنسنا بھول ہی
چکا تھا۔

عائش کو ہنستے۔۔۔۔۔ ہنستے اندازہ ہوا۔۔۔۔۔ کہ۔۔۔۔۔ اسجد رُک چکا ہے۔۔۔۔۔ کیا
ہوا۔۔۔۔۔ ڈیر فرینڈ۔۔۔۔۔ رُک کیوں گئیے۔۔۔۔۔؟؟ وہ حیران ہوا
کچھ نہیں۔۔۔۔۔ اسجد نے سر جھٹکا۔۔۔۔۔ وہ اُسے بتا کر پھر سے خاموش نہیں کرنا چاہتا
تھا۔۔۔۔۔

غصہ تو بہت ہے تجھ پر۔۔۔۔۔ پر۔۔۔۔۔ جا۔۔۔۔۔ معاف کیا۔۔۔۔۔ جانی۔۔۔۔۔ وہ
احسان کر کے صوفے پر بیٹھا۔

شکریہ۔۔۔ نوازش۔ عائش نے سر خم کیا
ہاں تو اب بتا اتنا غصہ۔۔۔۔۔؟؟ اور یہ غصہ تجھ جیسے۔۔۔۔۔ جو کر۔۔۔۔۔ پر بالکل
سوٹ نہیں کرتا۔۔۔ عائش اُسے چھیڑتے ہوئے اُس کے ساتھ۔۔۔۔۔ جُڑ۔۔۔۔۔ کر
بیٹھا۔۔۔

دیس ٹینس۔۔۔ پلیئر ز ز ز ز ز ز۔۔۔ اسجد نے فاصلہ کیا۔۔۔
عائش حیران ہوا

ابے کھوتے۔۔۔ میری جنس مشکوک نہ کر۔۔۔۔۔ یار۔۔۔۔۔
پھر۔۔۔۔۔ پھر کیا۔۔۔۔۔ وہ دونوں ہی کھوتوں کی طرح ہسنے لگے۔۔۔۔۔
بلند و بالا۔۔۔۔۔ کوئی اور وہاں آتا تو یقیناً انہیں پاگل قرار دیتا۔۔۔۔۔

سجاد نہیں آیا ابھی آفس سے۔۔؟؟ سکندر صاحب نے راحیلہ بیگم سے پوچھا
آگے ہیں۔۔۔ میں بتلاتی ہوں انہیں۔۔ آپ لوگ چائے تولیں۔۔۔ رمشا
بیٹا چائے سرو کرو۔۔

جی چچی۔۔۔ رمشا کی جان میں جان آئی۔۔ اُن کا نارمل رویہ دیکھ کر۔۔
کچھ دیر میں سجاد بھی وہاں آچکے تھے

حال احوال کے بعد خاموشی تھی وہاں جسے سکندر صاحب نے توڑا
سجاد۔۔۔ میں تم سے بہت شرمندہ ہوں اور معافی مانگنے آیا ہوں۔۔۔ وہ
آہستہ سا بولے

بھائی صاحب کیسی بات کر رہے ہیں آپ میرے بڑے ہیں مجھے شرمندہ مت کریں پلیز۔۔ سجاد عاجزی سے بولے

شرمندہ تو میں ہوں۔۔ یار۔۔ میری اولاد نے۔۔۔۔۔

چھوڑیں اس بات کو بھائی صاحب۔۔ جو ہونا تھا وہ ہو چکا۔۔ ہم اس تلخ حقیقت کو ایک سیٹ کر چکے ہیں۔۔۔ اس لیے آپ بھی بھول جائیں

سب----

سکندر صاحب کے دل سے تھوڑا بوجھ سِر کا
ہم رمشا کو بھی چھوڑنے آئے ہیں۔۔ مسز سکندر بولیں۔
یہ رمشا کا ہی گھر ہے بھابھی۔۔ آپ فکر مت کریں ہم ہر گز ایک بیٹی کی قسمت
کی سزا دوسری کو نہیں دیں گے۔۔ سجاد دل بڑا کر کے بولے۔۔
سکندر کو چھوٹے بھائی کی سوچ پر فخر سا ہوا۔۔ وہ اُٹھے اور مشکور انداز میں
سجاد صاحب کے گلے لگ کر دل کا بوجھ ہلکا کرنے لگے

ہنس ہنس کر تھک چکے تو خاموش ہوئے۔۔

عائش۔۔۔۔

ہونس۔۔۔۔۔ عائش اتنا زیادہ ہنس کر... پھر سے سمٹ چکا تھا

تُو نے جاب کیوں چھوڑی۔۔۔؟؟؟ سوال ہوا

پتہ نہیں۔۔۔ میرا دل بھر چکا تھا وہاں سے۔۔ وہ بے زار سا بولا
تُو جانتا ہے یہ تیری کتنیوں جا ب تھی۔۔ جو تُو چھوڑ چکا ہے
کچھے پتہ ہو گا۔۔۔ آرام دہ جواب دیا

میں تو جانتا ہوں۔۔۔ اسیلئے تیرا پر اہلم پوچھنے آیا ہوں۔۔۔ آخر کیوں کر رہا
ہے تُو ایسے۔۔۔؟؟

میرا دل نہیں لگتا یہاں۔۔۔۔۔ معصوم سا جواب آیا
عائش۔۔۔۔۔ یہ تیری ساتویں جا ب ہے۔۔۔ ان سات، آٹھ ماہ
میں۔۔۔۔۔ اسجد بہت پرسکون انداز میں بات کر رہا تھا
جانتا ہوں۔۔۔۔۔ یار۔۔۔۔۔

جانتا ہے تو پھر۔۔۔۔۔ کیوں کر رہا ہے ایسے۔۔؟
بتا تو چکا ہوں میرا دل نہیں لگ رہا کسی چیز میں۔۔۔۔۔ وہ بے بس ہوا
اور تُو جس چیز میں دل لگا رہا ہے۔۔۔ وہ اب وقت کا زیاں ہے۔۔۔ اور کچھ
نہیں۔۔۔۔۔ عائش۔۔۔۔۔ سنبھل جا۔۔۔۔۔ ابھی وقت ہے۔۔۔۔۔
میں بے بس ہوں۔۔۔۔۔ مدھم سرگوشی ہوئی

گیا تھا۔۔ سوچتا ہوں تو خود کو شوٹ کرنے کو دل کرتا ہے۔۔۔ میں اُسے
بھولنا چاہتا ہوں پر اُسکی معصومیت پر جو داغ لگا آیا ہوں وہ چین نہیں لینے
دیتا۔۔ میں جلد بازی میں بہت غلط کر آیا ہوں۔۔۔ یار۔۔۔ وہ رو دینے کو
تھا۔

اسی لیے سنا کہتے ہیں ہر فیصلہ جوش سے نہیں بلکہ ہوش سے لینا چاہیے
تاکہ کوئی کچھتاوانہ رہ جائے۔۔۔ اسجد نے ناصحانہ انداز میں سمجھایا۔
عائش صرف اپنے کیے پر کچھتا رہا تھا۔۔۔۔ یا پھر۔۔۔۔ کوئی اور جربہ بھی
اُسے اپنی لپیٹ میں لے چکا تھا۔۔۔؟؟۔۔

رمشا کو واپس سجاد ہاؤس آئے دو ماہ ہونے والے تھے پر فائز نے اُسے مخاطب
تو کیا اُس کی طرف دیکھا بھی نہیں تھا۔۔۔ رمشا کی برداشت سے باہر ہو چکا تھا
یہ سب۔۔ وہ فائز جیسے نرم دل اور محبتیں لٹاتے انسان کا یہ بیگانہ روپ سہ

فا۔۔۔ فائز۔۔۔ رمشانے اُس کا گھٹنا پکڑا۔۔۔ جسے

چھڑوا کر وہ دور جا کھڑا ہوا۔

ہمارا ظرف اتنا کافی ہے کہ اُس شخص کی بہن کو یہاں برداشت کر رہے ہیں

اس لیے مزید کی توقع چھوڑ دو۔۔۔ رہنا بیگم۔۔۔ وہ استہزیایا ہوا

اور ویسے بھی میں نے تمہیں اپنی بیٹی ہی کی خاطر یہاں آنے

ویا۔۔۔۔۔ورنہ۔۔۔۔۔

اپنی بیٹی۔۔۔۔۔ آیت ہماری بیٹی ہے۔۔۔۔۔ فائز۔۔۔۔۔ تیری۔۔۔۔۔ میری

نہیں۔۔

لیکچر بند کرو اور جاؤ۔۔۔ مجھے کام کمپلیٹ کرنے دو۔۔۔ وہ برہم ہوا

رمشانے برستی آنکھوں سے اُس کا یہ روپ دیکھا۔۔۔ اور۔۔۔ روتی ہوئی

کمرے سے نکل گئی

وقت کا کام ہوتا ہے گزرنا اور وہ گزرتا جاتا ہے بنا کسی کی پرواہ کیے۔۔۔ پُر

لگائے۔۔۔ اچھا۔۔۔ یا۔۔۔ بُرا

فارہ کا بھی بُرا وقت گزر ہی گیا تھا سب کے خیال میں۔۔۔ کیا واقعی بُرا
وقت گزر گیا تھا؟؟؟ یا ابھی بھی آزمائش باقی تھی

وقت کا کام ہوتا ہے گزرنا اور وہ تو گزر ہی جاتا ہے۔۔۔ جیسے تیسے کر کے

فارہ کا بھی گزر ہی گیا تھا۔۔۔ اس گزرتے وقت میں اُس نے بہت سنبھال لیا
تھا خود کو۔۔۔ اب وہ کسی کے سامنے نہ ہی افسردہ ہوتی اور نہ ہی روتی۔۔۔
البتہ اکیلے میں وہ یہ دونوں شغل ضرور فرماتی تھی۔۔۔ وہ عائش کو بھول
نہیں پار ہی تھی اور اُس بے وفا کو بھولنا آسان بھی نہ تھا فارہ کے لیے۔۔۔
وہ 18 سال کی تھی جب اُس کے دل میں عائش کی محبت نے قدم رکھے

تھے۔۔۔ جو وقت کے ساتھ مضبوط سے مضبوط تر ہوتے گئے۔۔۔ اور رہی
سہی کسر دونوں فیملیز کی رضامندی نے کر دی۔۔۔ وہ خود کو ہواؤں میں اڑتا
ہوا محسوس کرتی۔۔۔ جسے چاہ تھا وہ آسانی سے مل بھی رہا تھا۔۔۔ لیکن اس
کی قسمت اُس کے ساتھ بہت بھیانک مزاق کر گئی۔۔۔ پر جو بھی تھا۔۔۔ اُسے
سنجھلنا تھا اور وہ کافی حد تک سنجھل چکی تھی۔

دوسری طرف۔۔۔

عائش سنجھنے کے چکر میں مزید بکھرتا جا رہا تھا۔۔۔ تھک ہار کر اُس نے رامش
سے رابطہ کر ہی لیا تھا۔۔۔ رامش نے اُس سے بات نہیں کی تھی۔۔۔ پر
عائش نے ہمت نہیں ہاری اور مسلسل اُس سے رابطہ کرتا رہا۔۔۔۔۔
رامش کیا کرتا۔۔۔ بڑا بھائی تھا اُس کا۔۔۔ آخر پیسج ہی گیا۔۔۔۔۔ پر عائش کو
اُس کے کیے پر شدید لعن طعن کی تھی۔۔۔ جسے عائش نے بہت صبر سے سنا
تھا۔۔۔ کیونکہ غلطی جو تھی۔

رامش نے بھی دل کی بھڑاس نکال کر عائشہ کو معاف کر دیا تھا۔۔۔ وہ جان
گیا تھا اُس کا چھوٹا بھائی پچھتاؤں میں گھر چکا ہے۔

فارہ کیا کر رہی ہو۔۔؟ لاؤ میں بنادیتی ہوں
رمشانے فارہ کو آیت کے لیے نوڈلز بناتے دیکھ کر کہا..
نہیں۔۔۔ بھابھئی میں بنادیتی ہوں۔۔۔ آپ جائیں روم میں بھائی آچکے ہیں
آفس سے۔۔

آں۔۔۔ ہاں۔۔۔ اُن کا آنا نہ آنا برابر ہے اب تو۔۔۔ رمشاد کھی ہوئی
بھائی مانے نہیں اب تک۔۔۔؟؟۔۔۔ فارہ حیران ہوئی
نہیں۔۔۔۔۔

اُف۔۔۔۔۔ بھابھئی اتنے ماہ گزر گئے اور آپ۔۔۔ آپ بتاتی تو سہی۔۔۔

کیا بتاتی میں۔۔۔ مس یہی ڈیزرو کرتی ہوں فارہ اسلیئے کوئی شکایت نہیں ہے
مجھے اُن سے۔۔

پر۔۔ بھا بھی۔۔۔

چھوڑو فارہ۔۔۔ میں عادی ہو گئی ہوں اس رویے کی۔۔

تم بتاؤ۔۔۔ ماریہ آئی تھی کل۔۔۔؟

ہاں۔۔۔۔۔ وہ ملنے آئی گھر اپنے تو میرا پتہ چلا اُسے اسی لیے آئی تھی۔۔ فارہ
نے مدھم آواز میں بتایا

ہونس۔۔۔۔۔ فارہ تم نے آگے کا کیا سوچا ہے۔۔ ر مشا شر مندہ سا بولی

کیا سوچنا ہے بھا بھی۔۔۔ کوئی سکول جاب کر لیتی ہوں۔۔۔ مزید پڑھنے کو تو

اب دل نہیں کرتا ہے۔۔۔ فارہ نے تفصیلاً جواب دیا

ہاں۔۔۔ اچھا۔۔۔ ہے۔۔۔ بڑی رہو گی۔۔۔ ر مشا مسکرائی

فارہ نوڈلز بنا چکی تھی۔۔۔ باؤل ر مشا کو تنہا کر خاموشی سے کیچن سے نکل
گئی۔۔

ر مشا افسردہ سی کھڑی رہ گئی۔

را حیلہ بیگم کو سونے کا ارادہ باندھتے دیکھ کر سجاد صاحب نے بات شروع
کی۔۔

را حیلہ۔۔۔۔

جی۔۔۔۔؟؟۔۔

مجھے ضروری بات کرنی ہے تم سے۔۔

جی کریں میں سن رہی ہوں۔۔ وہ سیدھی ہوئیں

میں فارہ کے بارے میں سوچ رہا ہوں کب تک یہ سب چلے گا۔۔

میں سمجھی نہیں آپ کا مطلب۔۔؟؟

میں اُسکی شادی کرنا چاہ رہا ہوں۔۔ انہوں نے اتنی بڑی بات اتنی آسانی سے
کہی

کیا۔۔؟؟ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔ آپ

ٹھیک کہہ رہا ہوں۔۔ آج یا کل۔۔ یہی ہونا ہے تو پھر آج ہی ہو جائے بہتر ہے۔۔ میں مزید فارہ کو اس دکھ میں گھرے نہیں دیکھنا چاہتا۔۔ اسی لیے فیصلہ کر چکا ہوں۔

سجاد۔۔ پلینز۔۔ میری بچی کو ٹھیک سے سنبھلنے تو دیں۔۔۔۔ وہ رونے لگیں وہ سنبھل جائے۔۔ اسی لیے یہ فیصلہ لیا ہے میں نے۔۔ نئے رشتے میں جڑے گی تو پچھلا سب بھول جائے گی۔۔ مجھے پورا یقین ہے۔۔ وہ بہت پُر امید تھے۔

آپ تو ایسے کہہ رہیں جیسے سب ریڈی ہو اور لڑکا بھی ڈھونڈ لیا ہو۔۔ وہ اُن کے کنفیڈینس پر حیران ہوئیں
جی۔۔ بلکل۔۔ آپ ٹھیک سمجھیں ہیں۔۔
لڑکا مل چکا ہے۔۔۔ انہوں نے دھماکا کیا

عائش کو آٹھویں جاب شروع کیے ایک ہفتے سے زیادہ ہو گیا تھا
لیکن۔۔ یہاں اگر باس سے بن گئی تھی تو باس کی بیٹی نے تنگ کر دیا
تھا۔۔۔۔

وہ آفس میں بزی تھا۔۔۔ جب دھاڑ سے دروازہ کھلا۔۔
ہیے۔۔ ہیلو۔۔ عائش۔۔۔۔ ہاؤ آر یو۔۔؟ بے تکلفانہ انداز میں کندھے پر ہاتھ
رکھا گیا۔۔۔ جیسے بچپن کی جان پہچان ہو۔۔۔

عائش کو چار سو چالیس واٹ کا جھٹکا پڑا اُسکی ادا پر۔۔
ہیے۔۔۔ ہینڈ سم۔۔۔ وئیر۔۔۔؟؟ آئم نے آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلایا۔۔
عائش کو ہوش آیا۔۔۔ وہ جلدی سے پیچھے ہٹا۔۔۔ کہ کہیں وہ اپنی موجودگی کا
احساس دلانے کیلئے گلے ہی نہ لگ جائے۔۔۔

تم کتنے شرمیلے ہو۔۔۔۔ عائش۔۔۔۔ وہ بال جھٹکتی مسکرائی۔۔
آپ یہاں کس لیے آئی ہیں۔۔۔؟ عائش ناگواری سے بولا
اوو ہوو۔۔۔۔ ایک تو تم خفا بہت ہوتے ہو شاید کسی نے بتا رکھا ہے تمہیں کہ

غصے میں اور بھی ہینڈ سم لگتے ہو۔۔۔ وہ بے باکی سے آنکھ مارتی پھر سے
قریب آئی۔۔۔

انف۔۔۔۔ جائیں یہاں سے مجھے کام کرنے دیں۔۔ عائش روب سے بولا
جیسے اپنا آفس ہو۔۔

وہ خفا مانے بغیر مسکرائی۔۔ ابھی تو جا رہی ہوں۔۔ لیکن پھر آؤں گی
۔۔۔۔۔ ہینڈ سم۔۔۔۔۔ جاتے جاتے بھی آنکھ مار گئی۔۔
اوووف۔۔ کیا مصیبت ہے یار۔۔ بیٹھے بٹھائے گلے پڑ گئی۔۔۔ کیا کروں
اب اس بلا کا۔۔۔ وہ چڑا

اسجد۔۔۔ ہاں اسجد سے مشورہ کرتا ہوں
یہ سوچ کر وہ ریلیکس ہوا۔۔

کیا۔۔ کہا آپ نے۔۔۔۔۔ لڑکا ڈھونڈ چکے

ہیں۔۔۔ کب۔۔۔ کہاں۔۔۔۔۔ کون۔۔۔۔۔ راحیلہ ایک ہی سانس میں بولیں

عباسی صاحب کا بیٹا ہے۔۔ جواب آیا

عباسی صاحب۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ پرانے مینجر جو 4 سال پہلے وفات پا چکے

ہیں۔۔۔ انکی یادداشت اچھی تھی اسی لیے اتنی جلدی پہچان گئیں

ہاں۔۔۔ وہی عباسی صاحب۔۔۔۔۔ وہ پر سکون تھے

لیکن اُن کا بیٹا کہاں ملا آپ کو۔۔۔۔۔ راحیلہ کی حیرانگی ختم نہیں ہو رہی تھی۔

کہاں ملا۔۔۔ مطلب۔۔۔۔۔ وہ پچھلے تین سال سے ہمارے ہی آفس میں جاب

کر رہا ہے۔۔۔۔۔

پڑھا لکھا، مہذب، اور سلجھا ہوا لڑکا ہے۔۔۔

فائزر کو بھی کوئی اعتراض نہیں اس رشتے پر میں اُس سے بات کر چکا ہوں۔۔۔

لیکن۔۔۔۔۔ وہ مڈل کلاس۔۔۔۔۔ وہ ہکلائیں

آپ کے منہ سے یہ بات بالکل مناسب نہیں لگتی۔۔۔۔۔ بہر حال میں داؤد سے

بات کر چکا ہوں۔۔ اُسکی فیملی اس سنڈے کو آرہی ہے۔۔۔ اس لیے فارہ سے
بات کر کے اُسے انفارم کریں۔۔ انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔۔ آپ
سمجھائیں گی تو ضرور مان جائے گی۔۔ میری بیٹی بہت سمجھدار ہے۔۔ انہوں
نے بات ختم کی اور اسٹڈی میں چلے گئے۔۔

سمجھدار ہونے کیساتھ فرما بردار بھی ہے آپکی بیٹی۔۔ اسی لیے فائدہ اٹھا رہے
ہیں۔۔ وہ خود سے بولیں

ماں تمہیں۔۔ بیٹی کے دل کا راز جانتیں تمہیں۔۔۔ پر اب آگے تو بڑھنا ہی
تھا۔۔۔۔ یہی سوچ کر خاموش ہو گئیں۔

عائش کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔ اُس نے اسجد کو کیفے میں بلایا تھا پر پچھلے
آدھے گھنٹے سے وہ محو انتظار تھا۔

اسجد کا کچھ اتنا پتہ نہ تھا مزید 15 منٹ انتظار کے بعد عائش جھنجھلاتا ہوا اٹھ

کھڑا ہوا۔

دو قدم ہی چلا تھا کہ اسجد آتا ہوا دکھائی دیا
اسجد اُسے دیکھ کر مسکرایا۔ مگر عائشہ سنجیدگی سے چلتا ہوا پاس سے ہو کر
آگے گزر گیا۔

یہ کیا۔۔۔ اسجد حیران ہوا مگر جب تک سمجھ آئی۔۔۔ عائشہ جا چکا تھا
اوہ شٹ۔۔۔ ڈئیرنگ کمینے۔۔۔ بڑا خبیث ہے تُو جانی۔۔۔ وہ مسکرایا
کوئی نہ بیٹا۔۔۔ تجھے کام تھا۔۔۔ تُو نے ہی بلایا تھا۔۔۔ اور۔۔۔ تُو ہی بلائے گا
پھر سے۔۔

اسجد نے تصور میں عائشہ کو آنکھ ماری۔۔۔ اور سیٹی پر دھن بجاتا واپس ہو
لیا۔

راحیلہ بیگم آج بہت ہمت کر کے فارہ کے روم میں آئیں تھیں۔۔ پہلے ہر بات وہ رمشا سے کہلوا دیتی تھیں مگر اب بات اور تھی اس لیے خود ہی آئیں۔

فارہ تلاوت کے بعد دعا میں بزی تھی۔۔ وہ بیٹھ کر اسکے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگیں

فارہ فارغ ہوئی تو ماں کو کمرے میں موجود پایا۔۔۔۔۔

امی۔۔۔۔۔ آپ

ہاں میں۔۔۔۔۔ وہ مسکرائیں

یہاں آ کر بیٹھو میرے پاس۔۔۔ انہوں نے اشارہ کیا۔۔

فارہ نے کشن اٹھا کر زمین پر ماں کے پاس رکھا اور اس پر بیٹھ کر سرانکے گھٹنے پر رکھ دیا۔

وہ پیار سے فارہ کے بالوں میں ہاتھ پھیرنے لگیں۔

مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔ فارہ

جی۔۔۔ بولیں امی

بیٹا جو ہو چکا اُسے بھول جاؤ۔۔۔ ہم سب بھی قسمت کا لکھا جان کر قبول کر چکے ہیں۔۔۔

پر بیٹا زندگی کسی ایک موڑ پر یا ایک شخص پر ختم نہیں ہوتی ہے ہمیں آگے بڑھنا ہوتا ہے وقت کے ساتھ چلنا پڑتا ہے۔۔۔ انہوں نے تمہید باندھی۔۔۔ تم سمجھ رہی ہونا۔۔۔۔۔ فارہ

جی امی۔۔۔۔۔ سمجھ رہی ہوں

بیٹا۔۔۔ ہم بھی یہی چاہتے ہیں۔۔۔ تم سب کچھ بھول کر آگے بڑھو، زندگی انجوائے کرو۔۔۔۔۔ میری جان۔۔۔۔۔

انہوں نے فارہ کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں لے کر ماتھے پر بوسہ دیا امی۔۔۔ کیا بات کہنا چاہتیں ہیں آپ۔۔۔؟ فارہ کھٹکی

تم انکار نہیں کرو گی۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔ انہوں نے یقین دہانی چاہی فارہ حیران ہوئی بات سے پہلے ہی شرط۔۔۔۔۔

آپ کریں بات۔۔۔۔۔ وہ بولی

فارہ۔۔۔ بیٹا۔۔۔ ہم۔۔۔ ہم تمہاری شادی کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ انہوں نے
بمشکل اصل بات کی

کیا۔۔۔؟؟؟ فارہ کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ ایسی بات کریں
گیں۔

ابھی تو وہ اُس دشمنِ جاں کو ٹھیک سے بھول بھی نہیں پائی تھی۔۔۔ کہ۔۔۔
ایک نیا رشتہ۔۔۔ وہ سوچوں میں گم تھی۔

فارہ۔۔۔ راحیلہ نے اُس کا کندھا ہلایا

جج۔۔۔ جی۔۔۔ وہ چونکی

کیا ہوا بیٹا۔۔۔ بُرا لگا تمہیں۔۔۔؟؟؟

نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ پر اتنی جلدی

جلدی کہاں بیٹا۔۔۔ چھ ماہ سے زیادہ ہو گیا ہے۔۔۔

لیکن امی۔۔۔ وہ منمنائی

فارہ بیٹا تمہارے بابا ہارٹ پمپنٹ ہیں اور یہ اُنہی کا فیصلہ ہے۔۔۔ وہ ایموشنل

ہوئیں

ٹھیک ہے امی۔۔۔ جیسے آپ سب کی مرضی۔۔۔ فارہ

رضا مند ہوئی۔۔۔ اب اسکے علاوہ کوئی اور چارہ جو نہ تھا۔

راحیلہ خوشی سے اُسکا ماتھا چوم کر چلیں گئیں۔۔

فارہ یہ سوچ رہی تھی کہ وہ جس شخص کے لیے ہاں کر چکی ہے اُس کو کیا دے

گی۔۔؟۔۔ اُسکے پاس تو کچھ نہ بچا تھا۔۔۔۔۔ سب کچھ تو وہ دشمن جاں ساتھ

لے گیا تھا

دل۔۔۔۔۔ جذبات۔۔۔۔۔ احساسات۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ جسم

بھی۔۔۔

” پھر کبھی نہیں ہو سکتی محبت سنا تم نے

وہ شخص بھی ایک تھا اور میرا دل بھی ایک " "

عائش ویٹ کر رہا تھا پچھلے تین دن سے اسجد کا۔۔۔ مگر اُس کی طرف سے مکمل

خاموشی تھی

مجھے آج کی ہی تاریخ میں فائنل کروانی ہے عباس صاحب سے۔۔۔ اسلیے اگر
آپ کی اجازت ہو تو میں یہ فائل کمپیٹ کرنے کا شرف حاصل کر سکتا
ہوں۔۔۔۔ وہ جھنجھلایا

آئمہ اُس کے طرزِ مخاطب پر ہنسی۔۔۔۔۔ تو پھر ہنستی ہی چلی گئی۔۔۔۔۔
عائش نے ناگواری سے گھورا۔۔۔۔۔ نان سینس۔۔۔۔۔ اسٹوپڈ۔۔۔۔۔ گرل۔۔۔۔۔ دل
میں بولا

آئمہ کو اُسکی گھوری نے بریک لگائے۔۔۔۔۔ ہا۔۔۔۔۔ ہاؤ فنی۔۔۔۔۔ عائش۔۔۔۔۔
عائش کھڑا ہوا۔۔۔۔۔

او۔۔۔۔۔ او۔۔۔۔۔ آئی ہیو ٹو گو۔۔۔۔۔ بٹ اٹس امیزنگ سٹائل۔۔۔۔۔ آئی ریٹلی
لائک۔۔۔۔۔ اور مسکراتی ہوئی چلی گئی۔۔۔۔۔

واٹ دا ہیل از دس۔۔۔۔۔ یار۔۔۔۔۔ اسجد کمینے چھوڑوں گا نہیں تجھے۔۔۔۔۔ عائش
نے اسجد کو مخاطب کیا اور ٹیکسٹ بھیجا۔۔۔۔۔

اسجد کے سیل نے میسج ٹون بجائی۔۔۔۔۔ اُس نے میسج کھولا۔۔۔۔۔ چہرے پر مسکراہٹ

نمودار ہوئی

”اگر تو آج۔۔۔ بروز جمعرات۔۔۔ شام سات بجے۔۔۔ میرے اپارٹمنٹ
میں موجود نہ ہوا۔۔۔ تو تجھے میرے۔۔۔ یعنی عائش سکندر کے اعتبار
سے یہ دبئی والے بھی بچا نہیں پائیں گے۔۔۔ مائنسٹریٹ کمینے۔۔
اوکے۔۔۔ باس۔۔۔ اسجد مسکرایا

سجاد صاحب نے داؤد کی فیملی کو سنڈے کو انوائسٹ کیا تھا لہذا آج داؤد کی فیملی
جس میں اُسکی دو بہنیں اور ماں شامل تھیں
سجاد ہاؤس آئیں اور فارہ کو پسند کر گئیں۔۔

سب کی رضامندی سے ایک ہفتے بعد نکاح اور چھ ماہ بعد رخصتی طے پائی۔۔
لیٹ رخصتی کی وجہ داؤد کی چھوٹی بہن کی ساتھ شادی تھی۔۔ اُسکا فیانسی
آوٹ آف کنٹری تھا اس لیے دونوں بہن، بھائی کی شادی ایک ساتھ رکھی

گئی۔۔

سجاد اور انکی فیملی کو کوئی اعتراض نہ تھا۔۔ اسلیے سب نکاح کی تیاریوں میں
مصرف ہو گئے۔۔۔

اسجد پورے سات بجے عائش کے اپارٹمنٹ میں موجود تھا۔۔
عائش کو اسموکنگ کرتے دیکھ کر اسکی کلاس لے رہا تھا۔۔
تُو نے کب سے اسموکنگ شروع کر دی۔۔۔ سوال پوچھا گیا۔۔
جب سے حالات نے کروٹ بدلی۔۔۔
اسجد نے سیگرٹ چھین کر زمین پر پھینکا اور جوتے سے کچل دیا۔۔
اب بتا کیوں یاد کیا مجھے۔۔۔ وہ صوفے پر ریلیکس ہوا
ایک ضروری بات ڈسکس کرنا تھی۔۔۔ عائش نے بات اسٹارٹ کی۔۔
ہاں بول۔۔۔ سن رہا ہوں۔۔۔

اسجد۔۔۔ وہ عباس صاحب کی بیٹی ہے نا آئمہ عباس۔۔۔ یار۔۔۔ اُس نے میری
زندگی عذاب بنا دی ہے۔۔۔ وہ جھنجھلایا
وہ کیسے۔۔۔؟؟؟؟

یار۔۔۔ صبح۔۔۔ شام آفس میں ٹپک پڑتی ہے۔۔۔

تجھے کیا پر اہلم ہے۔۔۔ اُس کے باپ کا آفس ہے۔۔۔ جب چاہے آئے،
جائے۔۔۔۔۔ تجھے ہرگز وہاں چپڑا سی اپائنٹ نہیں کیا گیا۔۔۔ جو تُو آنے
جانے کا حساب رکھے۔۔۔۔۔ اسجد غیر سنجیدہ رہا
بی سیریس اسجد۔۔۔۔۔ وہ غرایا

تو ہو جا سیریس میں نے کونسا روکا ہے۔۔۔ بے فکری سے جواب آیا
اسجد۔۔۔۔۔ عائش نے گھورا

کیا۔۔۔ یار۔۔۔ لڑکی ہی ہے۔۔۔۔۔ کوئی بلا تو نہیں
بلا سے کم بھی نہیں۔۔۔۔۔ عائش نے منہ بنایا۔۔۔

اچھا پھر اب مجھے بتا میں کیا کروں۔۔۔؟؟۔ اسجد نے معصومیت کی انتہا کی۔۔

میں نے تجھے کہا۔۔۔ بی سیر لیس اسجد۔۔۔ وہ چلایا

آہستہ بول۔۔ جانی۔۔ ذاتی کان ہیں میرے۔۔۔۔۔۔۔

اُٹھ۔۔۔ جا۔۔۔ دفع ہو جایہاں سے۔۔۔ عاشر غصے میں چیخا

او۔۔۔ مائی لارڈ۔۔۔ اسجد ول پر ہاتھ رکھ کر

جھکا۔۔۔ اور باہر کی جانب سیٹی بجاتا چل پڑا۔

تو۔۔۔ مارا جائے گا میرے ہاتھوں۔۔۔ کہنے۔۔۔ عائشہ اسکطرف بڑھا

اسٹاپ جانی۔۔۔۔۔ اسجد نے مسکرا کر ہاتھ بلند کیے

خود ہی کہا تھا جاؤ۔۔۔ آنکھیں لڑکیوں کے انداز میں پٹیٹائیں

عائش کو اُسکا آنکھوں کا پٹپٹا نا دیکھ کر ہنسی آ گئی۔۔۔ بیٹھ الہڑدو شیرہ۔۔۔ یا میں

گود میں اٹھا کر بیٹھاؤں۔۔۔ اسجد کو چھیڑا

گود میں آئمہ عباس کو لینا۔۔ خوش ہو جائے گی بیچاری۔۔ اسجد نے آئمہ پر

ترس کھایا۔۔

اُٹی سیدھی بکواس نہ کر اور مجھے اس سب کا حل بتایا۔۔۔۔۔ کیسے پیچھا
چھڑواں۔۔۔

اُس سے۔۔۔۔۔

پیچھا کیوں چھڑوانا ہے۔۔۔ تجھے بولڈ اور کنفیڈینٹ لڑکیاں پسند ہیں نا تو پھر
بھگت اب۔۔۔۔۔ اسجد نے اُسے کچھ یاد دلایا

میرے زخموں پر نمک مت چھڑک۔۔۔۔۔ وہ افسردہ ہوا
نمک نہیں میرا تو مرچیں چھڑکنے کو دل کرتا ہے۔۔۔۔۔ سچ میں۔۔۔۔۔ اسجد
نے دل کی بات بتائی

میں غلط تھا۔۔۔ میں تسلیم کر چکا ہوں۔۔۔ وہ مدھم آواز میں بولا
تُو غلط نہیں تھا۔۔۔ عائش۔۔۔ تو گنہگار ہے کسی معصوم کا۔۔۔۔۔
اسجد پلیر۔۔۔ میں پہلے ہی ٹینس ہوں مجھے مزید اذیت مت دے۔۔۔ وہ رونے
والا ہوا

میں کیا حل بتاؤں۔۔۔ اسجد نے بات پلٹی۔۔۔۔۔ تُو زیادہ سمجھدار ہے۔۔۔۔۔

ویسے بھی تُو۔۔۔ تو فیصلے خود کرتا ہے اپنے۔۔۔ پھر پوچھ کیوں رہا ہے
۔۔۔ اسجد خفا ہوا

او۔۔۔ کے۔۔۔ فائن۔۔۔ میرا مسئلہ ہے میں خود سولو کر لوں گا۔۔۔ تھینکس فار
کمینٹ۔۔۔ یو مے گوناؤ۔۔۔ عائش نے تسلی سے دفع ہو جاؤ کہا

۔
۔
اب ہنس کیوں رہا ہے۔۔۔ نکل۔۔۔ آؤٹ۔۔۔ وہ اسجد کو ہنستے دیکھ کر چڑا
ریلیکس جانی۔۔۔

اچھا سن۔۔۔ میں نے دیکھ رکھی ہے آئمہ عباس اچھی خاص صصی
ہے۔۔۔ تھوڑی سی لفٹ کروادے۔۔۔ سب سیٹ۔۔۔ سلوشن آیا
اسجد۔۔۔ تنبیہ ہوئی

ہا ہا ہا۔۔۔ او۔۔۔ کے جانی میں کرتا ہوں کچھ۔۔۔
مطلب۔۔۔؟؟

مطلب۔۔۔ بھابھی سے بات کرتا ہوں۔۔۔ وہ سمجھا دیں گی اُسے۔۔۔ ناؤ بی

ریلیکس اینڈ سائل پلیزز زرز۔۔۔ اسجد نے تصویر کھجوانے کے انداز میں
کہا۔۔۔

اُس کی فرمائش پر عائش مسکرا دیا۔

مختصر انتظار کے بعد نکاح کا دن آن پہنچا
چند خاص مہمانوں کو مدعو کیا گیا تھا جن میں سکندر والا کے مکین بھی شامل
تھے۔

داؤد اور اُس کے گھر والے آچکے تھے۔

رسم نکاح کے مطابق فارہ کو ہلکا بھلکا تیار کیا گیا۔۔۔۔۔

سجاد، فائز اور سکندر صاحب نکاح خواں کیساتھ۔۔۔ فارہ کے روم میں داخل
ہوئے۔۔۔

فارہ سر جھکائے پتھر کی مور تی بنے ساکت سی بیٹھی تھی۔۔

مولوی صاحب نے نکاح شروع کیا۔۔۔

فارہ کے کانوں میں چھ ماہ پہلے کے الفاظ گونجنے لگے۔۔ جب اسی طرح نام
پکارا گیا تھا۔۔۔ پر وہ نام۔۔۔ عائش سکندر۔۔۔ تھا۔۔۔ اور۔۔۔ آج۔۔۔ داؤد
عباسی۔۔۔ پکارا جا رہا تھا۔۔۔ وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔۔۔ یہ سب کیا ہو
رہا ہے۔۔۔

اُسے اپنے کندھے پر دباؤ محسوس ہوا۔۔۔ فائز نے اُسے پین پکڑا نا
چاہا۔۔۔ وہ نا سمجھنے کے انداز میں فائز کو دیکھنے لگی۔۔۔ کہ کیا کروں اس پین
کا۔۔۔

فائز اُسکی حالت سمجھ چکا تھا۔۔۔ آہستہ سے اُس کے کان میں سرگوشی
کی۔۔۔۔۔

فارہ۔۔۔۔۔ بیٹا۔۔۔ سائن کرو

فارہ۔۔۔ پھر سے پکارا گیا

فارہ نے کانپتے ہاتھوں سے پین پکڑا اور دھندلی آنکھوں سے نکاح نامے پر اپنا

فارہ نے کانپتے ہاتھوں سے نکاح نامے پر سائن کر دیے
سجاد نے بیٹی کو گلے لگایا سر تھپکا اور باہر نکل گئے
فارہ بہت ضبط سے کام لے رہی تھی جیسے ہی سب باہر گئے وہ اپنا ضبط کھو
بیٹھی۔۔

عائش۔۔۔ عائش خدا کرے آپ کبھی بھی سکون سے نہ رہ پائیں۔۔۔ کبھی
بھی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ اونڈھے منہ بیڈ پر گر کر زار و قطار رونے لگی۔
آج پہلی بار فارہ کے منہ سے عائش کے لیے بدعانگی تھی۔۔۔۔۔ وہ بھی تڑپ

"جھوٹی مسکان لیے اپنے غم چھپاتے ہیں
سچی محبت کرنے کی بھی کیا خوب سزا ملی"

عائش کافی سے زیادہ ریلیکس تھا کیونکہ کافی دن سے آئمہ آفس نہیں آرہی
تھی اسلیے اُس کا وقت اچھا گزر رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ اپنا کام پٹا کر اپارٹمنٹ
آیا۔۔۔۔۔ کھانے سے فارغ ہو کر وہ چینل سرچ کرنے لگا لیکن پھر دل کے
خیال پر فون نکالا اور رامش کا نمبر ڈائل کیا
رامش کا سیل آف تھا۔۔۔۔۔
عائش نے گھر کے نمبر پر کال کی
فون بھا بھی نے اُٹھایا۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم! بھابھی۔۔۔ کیسی ہیں۔۔۔؟؟؟ آپ

میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔

تم سناؤ کیسے یاد آئی ہماری۔۔

بھائی کا نمبر بند ہے۔۔۔ کہاں ہیں وہ۔۔۔؟

ہاں اُنکے سیل کی بیٹری ڈیڈ ہے مجھے کال کی تھی انہوں نے۔۔۔ احمر بھائی

کے ساتھ ہیں

او۔۔۔ کے۔۔۔ اور سنائیں۔۔۔ بچے کیسے ہیں۔۔۔؟

سب ٹھیک ہیں۔۔۔ اپنا بتاؤ کیا ہو رہا ہے آج کل۔۔

کچھ خاص نہیں۔۔۔ بس جاب ہی۔۔۔ وہ آہستہ سا بولا

عائش۔۔۔۔ واپسی کا کیا ارادہ ہے۔۔۔؟؟

واپسی۔۔۔۔؟؟

ہاں۔۔۔ ایک سال ہونے والا ہے۔۔۔ اب واپس آ جاؤ۔۔۔ آنٹی (ساس)

تمہیں بہت یاد کرتی ہیں۔۔۔ اُنکا ہی خیال کر لو کچھ۔۔۔ شمرہ افسردہ سی بولی

بھابھی۔۔۔ کیا بابا مجھے معاف کر دیں گے۔۔۔؟

ہاں کیوں نہیں۔۔۔ وہ باپ ہیں۔۔۔ ویسے بھی اب اُنکی آدھی ناراضگی تو ختم
ہو ہی چکی ہو گی۔۔۔۔۔

وہ کیسے۔۔۔؟؟ عائش حیران ہوا

فارہ۔۔۔ کی شادی جو ہو گئی ہے۔۔۔ آرام سے بتایا
واٹ۔۔۔؟؟؟ فا۔۔۔ فارہ کی شادی۔۔۔؟؟

ہاں۔۔۔ نکاح ہو گیا ہے لیکن رخصتی میں ابھی کچھ وقت ہے۔۔۔
یہ۔۔۔ یہ کیسے۔۔۔؟؟۔۔۔ وہ ہکلا یا

عائش تم تو ایسے حیران ہو جیسے یہ ناممکن ہو۔۔۔۔۔ بھئی تم ڈانورس دے گئے
تھے۔۔۔ اب وہ ساری زندگی یوں ہی تو نہیں گزار سکتی تھی نا۔۔۔۔۔ اُس نے
سچ کہا۔۔۔

--

"ہوا ہے تجھ سے پیچھڑنے کے بعد اب معلوم
کہ تو نہیں تھا۔۔۔۔۔ تیرے ساتھ ایک دنیا تھی"

ہیلو۔۔۔۔۔ ہیلو۔۔۔۔۔ ہیلو عائش۔۔۔۔۔؟؟؟؟

لائن آن تھی پر عائش خاموش تھا

عائش۔۔۔۔۔ شمرہ نے دو، تین بار پکارا مگر کوئی جواب نہیں آیا۔۔۔۔۔

تھک کر اُس نے فون رکھ دیا۔

اسجد کے پاس اپارٹمنٹ کی سیکنڈ کی تھی۔۔۔۔۔ وہ عائش کو ڈھونڈتا ہوا بالکونی

میں آیا

عائش ساکت سا کھڑا تھا

اسجد کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا

عائش۔۔۔۔۔ عائش

نن۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔ وہ میری ہے

عائش بڑبڑا رہا تھا

عائش۔۔۔ اسجد نے اس کا کندھا ہلایا

آں۔۔۔ ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ وہ چونکا

کیا ہوا۔۔۔؟؟؟ اسجد پریشان ہوا

اسجد۔۔۔ اسجد وہ۔۔۔ وہ میری ہے۔۔۔ صرف میری۔۔۔ وہ مجھ سے محبت کرتی

ہے۔۔۔ پھر۔۔۔ پھر کیسے کسی اور کی۔۔۔ نن۔۔۔ نہیں۔۔۔ اسجد۔۔۔ ایسا نہیں ہو

سکتا۔۔۔ عائش بدحواس ہوا

کیسا۔۔۔؟۔۔۔ عائش۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔؟۔۔۔ ریلیکس یار

تو بیٹھ یہاں۔۔۔ اسجد نے اُسے پکڑ کر قریبی کرسی پر بٹھایا اور خود پانی لینے

چلا گیا

وہ جانتا تھا۔۔۔۔۔

عائش حواس میں نہیں۔۔۔

عائش کو پانی پلایا۔۔۔ اُسکے کندھے پر تھپک کر ریلیکس کیا۔۔۔ کچھ دیر بعد

خاموشی کو توڑا۔۔۔

اب بتا۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟

ف۔۔۔ فارہ کا نکاح ہو گیا ہے۔۔۔ انتہائی دکھ سے بتایا گیا
تو پھر۔۔۔۔۔ اسجد کو زرا دکھ اور حیرانگی نہ ہوئی۔۔
عائش اُسکی ریلیکسیشن پر حیران ہوا

ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔ وہ بے بس ہوا
کیوں نہیں ہو سکتا۔۔۔ تو ڈائیورس دے چکا اُسے۔۔ ناؤ اٹس ناٹ یوور
کنسرن۔۔۔ کہ

وہ کب۔۔۔۔۔ کس سے شادی کرتی ہے۔۔۔۔۔ اب یہ تیرا مسئلہ نہیں
ہے۔۔۔۔۔ اسجد اطمینان سے بولا
آئی کانٹ ایکسیپٹ دس۔۔۔۔۔

تو نہ کر۔۔۔۔۔ وہ ابھی بھی ریلیکس تھا
میں۔۔۔۔۔ میں واپس جا رہا ہوں۔۔۔ آئی ہیو ڈیسا ییڈ ڈ۔۔۔۔۔ عائش بولا
اب کیا کرنا ہے واپس جا کر۔۔۔ میری مان۔۔۔ آئمہ اچھی لڑکی ہے۔۔۔ اُسکے
بارے میں سوچ۔۔۔ مشورہ دیا گیا

تھا۔۔۔

داؤد کی امی اور بہنیں بھی بہت اچھیں تھیں اکثر ملاقات ہو جاتی تھی سب

سے۔۔۔

فارہ خوش نہ سہی پر مطمئن ضرور تھی۔۔

سجاد صاحب، فائز اور راحیلہ بھی ہر طرح ریلیکس ہو چکے تھے نکاح کے بعد

سے۔۔۔۔۔

فارہ ٹیرس پر کھڑی تھی۔۔۔ لان میں فائز کو لیزری موڈ میں بیٹھے دیکھا تو فوراً

لان میں آئی

اسلام و علیکم۔۔ بھائی

واسلام۔۔ میری جان۔۔۔ وہ مسکرایا

آپ تو عید کا چاند ہو گئے ہیں بھائی۔۔۔ فارہ مسکرائی
ہاں۔۔۔ بھئی۔۔۔ ویسے تو کوئی پوچھتا نہیں۔۔۔ ہم نے سوچا ایسے ہی
سہی۔۔۔ وہ بھی بہن کا اچھا موڈ دیکھ کر خوش ہوا
کیوں جناب۔۔۔ آپ کی مسز ہیں نا پوچھنے والیں۔۔۔
فائز کی مسکراہٹ سمٹی
فارہ دیکھ چکی تھی اُسکی سمٹی مسکراہٹ

بھائی۔۔۔؟؟؟

ہوں۔۔۔

بھائی۔۔۔ محبت کرتے ہیں نا مجھ سے۔۔۔ معصومیت سے پوچھا
فائز مسکرایا۔۔۔ یہ بھی پوچھنے کی بات ہے۔۔۔ سویٹ گرل۔۔۔ فائز نے
اُس کے سر پر چپٹ لگائی

جانتی ہوں۔۔۔ پھر بھی یقین دہانی چاہیے
تو پھر لی جیسے یقین دہائی۔۔۔ وہ ہنسا

بھائی۔۔۔ بی سیر لیس۔۔۔

او۔۔۔ کے ڈیر۔۔۔ ایم سیر لیس۔۔۔ فائز نے منہ پر ہاتھ پھیر کر سیر لیس ہونے کا
یقین دلایا

فارہ مسکرائی۔۔۔ او۔۔۔ کے۔۔۔

آپ میری خاطر بھابھی کی سزا ختم کر دیں بھائی۔۔۔۔۔ جس وجہ سے دے
رہے تھے وہ مسئلہ حل ہو چکا ہے۔۔۔۔۔ میرا نکاح ہو گیا ہے بھائی۔۔۔۔۔ پھر
اب کیوں۔۔۔؟؟

میں کچھ غلط نہیں کر رہا۔۔۔ میرا دل ہی اب پہلے جیسا نہیں رہا۔۔۔ آہستگی
سے بولا

بھائی پلیز۔۔۔ ایسا مت کہیں۔۔۔۔۔ محبتوں میں تو بہت گنجائش ہوتی ہے۔۔۔ اور
بھابھی تو آپکی بیٹی کی ماں بھی ہیں۔۔۔ آیت کی خاطر ہی سہی بھائی۔۔۔
اس سب کا اثر آیت پر بھی ہو رہا ہے وہ باتوں کو سمجھنے لگی ہے اسیلے۔۔۔ پلیز
بھائی پہلے جیسے بن جائیں ناں۔۔۔ فارہ منمنائی

او۔۔۔ کے۔۔۔ جناب۔۔۔ اتنی بڑی سفارش آئی ہے۔۔۔ اب تو کچھ سوچنا ہی

پڑے گا۔۔۔ فائز مسکرایا

ایگزٹیلی۔۔۔ فارہ ہنسی

رمشا کمرے کی کھڑی سے دیکھتی دونوں بہن بھائی کی مسکراہٹ دائمی ہونے
کی دعا مانگنے لگی

عائش نے جاب سے ریزائن کر دیا تھا اور پاکستان واپسی کی ٹکٹ کنفرم کروالی
تھی

آئمہ کو ریزائن کا پتہ چلا تو عائش کے اپارٹمنٹ چلی آئی۔۔۔
عائش اُسے دیکھ کر حیران سا کھڑا تھا۔۔۔

عائش۔۔۔ می آئمہ۔۔۔ آئمہ عباس۔۔۔ آئمہ نے اُسکی حیرت دیکھ کر تعارف

کرانا ضروری سمجھا

عائش ہلکا سا مسکرایا۔۔ ایسے تعارف پر

اووہ۔۔ یہ تو ہنستا بھی ہے۔۔ آئمہ نے دل میں سوچا

آپ۔۔۔؟؟؟

جی میں۔۔۔ کیا میں اندر آ سکتی ہوں۔۔۔؟

اوہ سوری۔۔۔ جی۔۔۔ ضرور۔۔۔ وہ پیچھے ہٹا

آئمہ اپارٹمنٹ کا جائزہ لیتی ہوئی لاؤنج میں آئی۔۔

آپ۔۔ یہاں۔۔ کس سلسلے میں۔۔۔؟؟؟؟

عائش تم نے ریزائن کیوں دیا۔۔ وہ اصل بات پر آئی۔۔۔۔ کہیں میری

وجہ سے تو۔۔۔۔

نو۔۔ نو۔۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔ عائش جلدی سے بولا

آئی ایم گونگ بیک ٹو ہوم ڈٹس واے آئی ریزائنمنٹ۔۔ عائش نے ڈیٹیل بتائی

اوکے۔۔ میں سمجھی۔۔ شاید

تم کیوں جا رہے ہو واپس۔۔۔ پلیز زمت جاؤ۔۔ فرمائش کی گئی
عائش چونکا اُس کے انداز پر
دیکھو عائش۔۔۔ آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آئمہ۔۔ عائش نے جلدی سے بات کاٹی۔۔۔ میں یہاں ہمیشہ کیلئے نہیں آیا
تھا۔۔ کچھ وقت کے لیے آیا تھا اور وہ وقت گزر چکا اب مجھے جانا ہی ہے میری
فیملی ہے وہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پھر نہیں آؤ گے کیا۔۔۔؟؟۔۔ امید سے پوچھا گیا۔

نہیں۔۔۔۔ ٹکا سا جواب ملا

رابطہ رکھو گے مجھ سے۔۔۔۔ دیکھو عائش۔۔۔

کچھ اور نہ سہی پلیز۔۔۔ تم مجھ سے دوستی ہی کر لو۔۔ عائش پلیز آئی وانٹ ٹو
بی یور فرینڈ نا۔۔۔۔ وہ ملتی ہوئی

میں لڑکیوں سے دوستی نہیں کرتا۔۔ ڈونٹ مائنڈ۔۔ عائش کا انداز دو ٹوک تھا
یعنی بس اب اور کچھ نہیں۔۔۔۔

کچھ دیر کی خاموشی کے بعد وہ بولی۔۔

اد۔ کے عائش۔۔۔ لیز یو و ش بٹ آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ رُکی

اِس اوکے۔۔۔۔۔ وہ افسردہ سا مسکراتی

میں چلتی ہوں۔۔۔۔

میں چائے لاتا ہوں۔۔ عائشہ نے سرسری سا

یو چھا۔

نو پلینز۔۔۔ میں چائے نہیں پیتی۔۔۔ او۔۔۔ کے بائے وہ پرس اٹھاتی شکستہ سی چل

وی۔۔

عائش۔۔۔ نے لمبا سا سانس کھینچ کر خود کو ریلیکس کیا۔

— — — — — ۱۱

لیس۔۔۔۔۔ پایازر ڈول

فائز اسوقت آیت کو بیڈ پر پاس بیٹھائے اسکے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا

یاہ۔۔۔۔۔ فیلنگ جیس۔۔۔۔۔ آیت نے سچ بتایا

اوہ نو۔۔۔۔۔ اس ناٹ فئیر۔۔۔۔۔ اب۔۔۔۔۔ اب کیا کریں ایسا کہ آپ۔۔۔۔۔
پاپا۔۔۔۔۔ آیت نے بات کاٹی۔۔۔۔۔ مجھے بھی بھائی چاہیے۔۔۔۔۔ ضد
ہوئی

رمشا جو سن رہی تھی۔۔۔۔۔ بلش ہوئی

فائز کی نظر اُسکے بلش چہرے پر پڑی تو فوراً نظریں چرائیں۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔ سویٹ ہارٹ۔۔۔۔۔ کچھ سوچتے ہیں اس بارے میں۔۔۔۔۔ اب آپ
چلو روم میں سوؤ جا کر صبح سکول بھی جانا ہے۔۔۔۔۔ ہری اپ۔۔۔۔۔
اوکے۔۔۔۔۔ پاپا۔۔۔۔۔ گڈ نائٹ

گڈ نائٹ۔۔۔۔۔ سویٹی

دونوں باپ بیٹی نے کسز کا تبادلہ کیا۔۔۔

رمشا بھی فوراً آیت کے ساتھ ہی باہر نکلی۔۔۔۔۔ اُسکی جلدی پر فائز بے اختیار

عائش نے اسجد کو پاکستان واپسی کے بارے میں انفارم کر دیا تھا۔۔۔ اسی لیے
اسجد اسوقت اُسکے اپارٹمنٹ میں موجود تھا۔
واپس جا کر کیا کرے گا۔۔۔ وہ افسرہ سا بولا

یہاں رہ کر کیا کروں گا یار۔۔۔ میں ہمیشہ کے لیے تھوڑا ہی آیا تھا۔۔۔ مائی
فرینڈ۔۔۔ تُو نے مجھے بہت سپورٹ کیا ہے اور میں تیرا احسان کبھی بھی نہیں
بھولوں گا۔۔۔ ڈئیر۔۔۔ عائش نے مسکرا کر اُسکے کندھے پر دھپ ماری
آئی ول بی مس یو۔۔۔ جانی۔۔۔ وہ ابھی بھی افسردہ تھا

ہا ہا ہا۔۔۔ ڈئیر۔۔۔ اتنا افسردہ کیوں ہے۔۔۔ نہ تو میں تیری گرل فرینڈ ہوں
اور نہ تُو میری۔۔۔ عائش نے اُسکا موڈ فریش کرنا چاہا
عائش تُو ایسے ہی ہستا مسکراتا رہنا اوکے۔۔۔ اور اب وہاں جا کر کوئی نیا پنکگامت

شروع کرنا۔۔ جو ہو چکا اُس کو چھوڑ کر آگے کا سوچنا۔۔ اور ایک اور ریکویسٹ ہے میری۔۔۔ اسجد سنجیدہ سا بولا۔۔

ریکویسٹ کیوں۔۔۔۔۔ یار۔۔۔۔۔ حکم کر۔۔۔۔۔ عائنش فراخ ہوا
تو۔۔۔۔۔ عائنش تو واپس جا کر فارہ کے معاملے میں ٹانگ نہیں اڑائے
گا۔۔۔۔۔ اُس کا بھی حق ہے خوشیوں پر۔۔۔۔۔ اسلیے اُسے اب جینے دے اُس کے اپنے
طریقے سے۔۔۔۔۔ یار سمجھ رہا ہے ناں
او۔۔۔۔۔ کے۔۔۔۔۔ میں ایسا ہی کروں گا۔۔۔۔۔ عائنش بیباچہ بنا۔۔۔۔۔
گڈ۔۔۔۔۔ جانی۔۔۔۔۔ وہ مسکرایا

ہاں۔۔۔۔۔ تو اب بتا۔۔۔ ڈیرنگ کمینے۔۔۔۔۔ جانے سے پہلے ڈنر کروا
 رہا ہے ناں تُو۔۔۔ کب اور کہاں۔۔۔؟؟ ٹیل می۔۔۔؟؟؟
 اسجد ٹون میں آچکا تھا

کروادوں گایار۔۔۔ یہ بھی کوئی بات ہے تو جہاں کہے گا وہیں۔۔۔ عائشہ سخی
ہوا

چل... پھر کل کا ڈنر ڈن۔۔۔ اسجد نے ڈن کیا

او۔۔۔ کے ڈن۔۔۔ عائش مسکرا دیا
وہ دونوں ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگے

سکندرِ ولا میں اسوقت سکندر صاحب اور مسز سکندر سنڈے کی وجہ سے لیٹ
ناشتہ کر رہے تھے۔

سکندر صاحب ساتھ میں اخبار بھی دیکھ رہے تھے اسی لیے انہیں پتہ نہ چل سکا
کہ وہاں کون داخل ہوا ہے۔۔

مسز سکندر کی نظر اٹھی اور ساکت رہ گئی دروازے میں۔۔۔۔ عائش کھڑا تھا
ع۔۔۔ عائش۔۔۔ تم۔۔۔ وہ ہکلائیں

سکندر بھی متوجہ ہوئے

تم۔۔۔ تم یہاں کس لیے آئے ہو۔۔۔؟؟ وہ گرجے

بابا۔۔۔ وہ

میں تمہارا باپ نہیں ہوں سمجھے۔۔۔ اور نہ تمہیں جانتا ہوں اس لیے جہاں
سے آئے ہو وہیں چلے جاؤ واپس۔۔ اس گھر میں اب کوئی جگہ نہیں
تمہارے لیے۔۔۔۔

بابا۔ ایک بار پلیز میری بات سن لیں۔۔ وہ ملتتی ہوا

ڈونٹ کال می بابا۔۔ آئی ایم ناٹ یور فادر۔۔ ناؤ گیٹ آوٹ فرام مائی
ہاؤس۔۔ وہ دھاڑے

سکندر پلیز سن لیں کیا کہہ۔۔۔۔۔۔۔۔

آپ چپ رہیں۔۔۔ آپ جیسی مائیں ہی ناجائز سپورٹ سے اولاد کو
بگاڑتیں ہیں۔۔ میں جارہا ہوں ہاشم (فرینڈ) کی طرف۔۔۔ واپسی پر یہ لڑکا
مجھے اس گھر میں نظر نہ آئے

اور اگر آپ کو زیادہ پیار آئے۔۔۔ تو آپ بھی جاسکتیں ہیں بیٹے کے
ساتھ۔۔۔۔ انڈر سٹینڈ۔۔ سکندر نے بات مکمل کی اور تیزی سے باہر نکل
گئے

وہاں اب وہ ماں بیٹا ہی رہ گئے۔۔۔

رمشا کافی دیر سے کروٹیں بدل رہی تھی۔۔۔۔۔ اب تو نیند بھی مشکل سے
ہی آتی تھی۔۔۔ جب سے وہ دشمن جاں۔۔۔ سنگدل ہوا تھا۔۔۔ رمشا ٹھیک
سے سو نہیں پاتی تھی۔۔۔ اب بھی کروٹیں بدل بدل کر تھک گئی تھی۔۔۔
فائز کروٹ بدلے ہوئے تھا۔۔۔۔۔ مگر غافل ہرگز نہ تھا۔۔۔۔۔ وہ رمشا
کی بے چینی محسوس کر چکا تھا۔۔۔۔۔ لیکن خاموش تھا۔۔۔
رمشانے تھک ہار کر فائز کی طرف کروٹ لی اور اُس کی پشت پر نظریں جما
دیں۔۔۔

کتابرا کر رہے ہیں فائز۔۔۔ کاش کہ۔۔۔ آپکو احساس ہو۔۔۔۔۔ یوں بیچ
راستے میں چھوڑنے والے کو بے وفا کہتے ہیں۔۔۔۔۔ بس کر دیں فائز میں آج
بھی منتظر ہوں آپکی۔۔۔ بس ایک بار۔۔۔ ایک بار ہاتھ بڑھالیں میں سب

کچھ بھلا دوں گی۔۔۔ رمشا کی آنکھوں سے نمکین پانی رواں ہوا۔۔۔

فائز اُسکی نظروں کی تپش اپنی پشت پر محسوس کر چکا تھا۔۔۔

کیا مجھے سب بھلا کر رمشا کی طرف بڑھنا چاہیے۔۔۔ یا۔۔۔ پھر۔۔۔ وہ کچھ

سوچتا کہ رمشا کی ہچکی سنائی دی۔۔۔ بس یہی لمحہ اُسے کمزور کر گیا۔۔۔

فائز نے رمشا کی طرف سائیڈ لی۔

رمشانے اُسے اپنی طرف کروٹ لیتے دیکھ کر جلدی سے آنکھیں زور سے میچ

لیں۔۔۔

لیکن اُسکی چوری پکڑی گئی تھی

لرزتی ہوئی گیلی پلکیں، کپکپاتے ہونٹ، سرخ ہوتی ناک۔۔۔ یہ سب اُسکی

چوری پکڑوا چکے تھے۔۔۔

فائز کے لیے اب خود پر کنٹرول رکھنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔ اسی لیے آہستگی سے

ہاتھ بڑھا کر۔۔۔ رمشا کو اپنی طرف کھینچ لیا۔۔۔

ر مشائے ٲنگ كى ماننء كھنچتى چلى گئى۔۔۔

فائز نے اُسے اپنے حصار ميں ليا۔۔۔

ر مشا كيلے اب مزيد صبر مشكل تھا۔ اُس نے فائز كى شرٹ كو جكڑا اور اسكے سينے پر سر ركھے بچكيوں سے رونے لگى۔۔۔ زار و قطار۔۔۔

فائز اُس كے سر كو تهك رها تھا، اُسے چپ كر وارها تھا۔۔۔

فائز۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ نے۔۔۔

اوں هوں۔۔۔ فائز نے اُسكے هونٹوں پر انگلى ركھ كر خاموش كر وايا

اب اور كچھ نهى۔۔۔۔۔ ماتھے پر بوسه ديا

اور۔۔۔۔۔ كان كے پاس سر گوشى كى۔۔۔۔۔ *سٹل لويو آلوٹ*۔۔۔۔۔ اور

ر مشا كو خود ميں بهينچ ليا۔

ر مشا پر سكون تھى۔۔۔ خوش تھى۔۔۔۔۔ وه دشمن جاں نا جانے كتنے عرصے

بعد مهربان هوا تھا۔

باہر چاند بھی اُن کے ملاپ پر خوشی سے شرمادیا۔

عائش نے کچھ رُولا کر اور کچھ رو کر آخر کار ماں کو منا ہی لیا تھا
وہ بھی ماں تھیں۔۔۔ کیسے جوان بیٹے کو روتا دیکھتیں۔۔۔ اسلیے۔۔۔ معاف
کر دیا

ممی۔۔۔۔

ہو نہ۔۔۔۔۔ وہ عائش کے بالوں میں انگلیاں پھیر رہی تھیں۔۔۔ اُسکا سر
اُنکی گود میں تھا

میں۔۔۔ میں نے بہت غلط کیا۔۔۔ سب کے ساتھ۔۔۔ کیا۔۔۔ کیا سب مجھے

معاف کر دیں گے۔۔۔ بڑی امید سے پوچھا گیا۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔ شاید۔۔۔۔۔ وہ پریشان سی بولیں

ماں۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ فا۔۔۔۔۔ فارہ سے بھی معافی مانگ لوں گا۔۔۔ وہ جلدی سے

مسز سکندر عائش کے منہ سے فارہ کے لیے اظہارِ محبت سن کر ششدر رہ گئیں۔۔۔۔۔ یہ کیا کہہ رہا تھا وہ۔۔۔۔۔ بمشکل بولنے کے قابل ہوئیں

عائش آج تم نے میرے سامنے یہ اعتراف کر لیا ہے۔۔۔۔۔ دوبارہ تمہارے منہ سے ایسی کوئی بات نہ نکلے سمجھ گئے

پہلے اُس کے ماتھے پر طلاق کا ٹیکا لگا گئے اور اب -----

نہیں عائش وہ اب کسی اور کی امانت ہے۔۔۔ وہ منکوحہ بن گئی ہے کسی اور کی۔۔۔ اب تمہاری ایسی کوئی بھی بات پھر سے اُسکی زندگی میں طوفان لائے۔۔۔۔۔ یہ میں برداشت نہیں کروں گی سمجھے۔۔۔۔۔ اب اس بات کو ذہن میں بٹھالو اچھی طرح فارہ اب تمہاری کبھی نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔ سنا تم نے۔۔۔۔۔ مسز سکندر نے واضح الفاظ میں سمجھایا جانتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مدھم سی بوجھل آواز آئی

"میری محبتیں بھی عجیب تھیں
میرا فیض بھی تھا کمال پر
کبھی سب ملا بنا طلب
کبھی کچھ نہ ملا سوال پر"

اچھی بات ہے۔۔۔ انہوں نے بیٹے کے ماتھے کا بوسہ لیا۔۔۔ دل میں وہ بہت
افسردہ ہو گئیں تھیں۔۔۔ عائش کو اس حالت میں دیکھ کر۔۔۔ پر اُن کے بس
میں کچھ نہ تھا اب۔۔۔۔۔

ہیلو ایوری ون۔۔۔۔۔ رامش کی فریش آواز سنائی دی۔۔۔
ارے رامش بیٹا تم۔۔۔۔۔ مسز سکندر خوش ہوئی
جی میں۔۔۔۔۔ اسلام و علیکم! کیسی ہیں۔۔۔۔۔ ماں کو گلے لگایا
میں ٹھیک۔۔۔۔۔ اچانک۔۔۔۔۔ وہ حیران تھیں
بس آپ کے اس صاحبزادے کی وجہ سے آنا پڑا اُس نے عائش کی طرف اشارہ

کیا اور اُسکی جانب بڑھا

دونوں بھائی گلے ملے۔۔۔ رامش نے نوٹ کیا۔۔۔ عائش بہت ویکٹ اور
مر جھایا ہوا سا تھا اُسے دکھ ہوا عائش کی یہ حالت دیکھ کر۔۔۔۔۔
بہو۔۔۔ بچوں کو بھی لے آتے۔۔۔

لے آتا مگر بچوں کے ایگزیمز چل رہے ہیں اسلیے ثمرہ کو بچوں کے پاس
چھوڑنا پڑا۔۔۔ اپنی وے آپ کا بیٹا آگیا ہے کیا یہ کافی نہیں۔۔۔۔۔ وہ مسکرایا
ہاں۔۔۔ میں بہت خوش ہوں آج میرے دونوں بیٹے میرے پاس
ہیں۔۔۔ انہوں نے مسکرا کر دونوں بیٹوں کو دیکھا

تو پھر کھانے پانی کا بندوبست کریں۔۔۔ آپ کے ہاتھ کا کھانا کھائے بہت دن
ہو گئے۔۔۔ رامش نے انگڑائی لی اور ساتھ ماں کو مکھن لگایا
ہاں جانتی ہوں سب۔۔۔ مکھن باز۔۔۔ انہوں نے اسکے کندھے پر ہاتھ مارا
اور مسکراتیں ہوئیں کچن میں چل دیں

رامش۔۔۔ عائش کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔ جو ہاتھوں میں سرگرائے بیٹھا تھا

عائش۔۔۔ اُس نے کندھے پر ہاتھ رکھا

ہونس۔۔۔ وہ چونکا

جی کچھ کہا آپ نے۔۔۔۔۔؟ سوال کیا

نہیں۔۔۔۔۔

بابا سے ملاقات ہوئی۔۔؟ رامش نے پوچھا

جی۔۔۔ مختصر جواب آیا

کیا۔۔ کہا۔۔ انہوں نے۔۔۔؟؟

عائش نے ساری بات بتائی۔۔۔

بھائی اب۔۔۔ وہ فکر مند ہوا

تم ٹینشن مت لو۔۔۔ میں اسی لیے تو آیا ہوں۔۔۔ میں کر لوں گا

ہینڈل۔۔ ہونس۔۔ بی ریلیکس

عائش نے سر ہلادیا۔۔۔

رامش باپ کو قائل کرنے کے الفاظ ترتیب دینے لگا۔۔

رمشا۔۔ نہا کر بال برش کر رہی تھی کہ فائز جو گنگ کر کے واپس کمرے میں

آیا

رمشا جھجھکی۔۔ جیسے نئی نویلی دلہن ہو

فائز نے اُسے شرماتے اور بلش کرتے دیکھا۔۔ تو مسکراتا ہوا اُسکے پیچھے آکھڑا

ہوا

رمشا نے نظریں جھکا دیں

آآ۔۔۔ ہم آپ کے محرم ہیں محترمہ اور وہ بھی خاص۔۔۔۔۔ فائز

نے لفظ خاص پر زور دیا

رمشا ابھی بھی زمین کو دیکھ رہی تھی۔

فائز نے کندھے سے پکڑ کر اُسے اپنی طرف موڑا

رمشا۔۔۔۔۔ پیار سے پکارا گیا

جج۔۔ جی

گھبرا کیوں رہی ہو۔۔۔ ہم تو اس میدان کے پرانے کھلاڑی ہیں
ناں۔۔۔ اُسے کنفیوز کرتے حصار میں جکڑا
فا۔۔۔ فائز۔۔۔ رمشا واقعی ایسے گھبرا رہی تھی جیسے آج شادی کے بعد پہلا دن
ہو۔۔۔

جی جانِ فائز۔۔۔ تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر چہرہ اونچا کیا گیا۔۔
رمشانے اُسکی آنکھوں میں وہی کچھ دیکھا جو وہ دیکھنے کو ترس گئی تھی۔
آپ نے مجھے معاف کر دیا نا۔۔۔ یقین چاہا
میں نے خود کو معاف کر دیا۔۔۔ جان۔۔۔ گھمگھم گھیر جواب آیا
کیا مطلب۔۔۔؟؟

مطلب۔۔۔ یہ۔۔۔ فائز اُس کے چہرے پر جھک کر
ایک ایک نقش کو اپنے ہونٹوں سے چھونے لگا
فا۔۔۔ فائز۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔ چھوڑیں ناں۔۔۔ رمشا اس افتاد پر سٹیٹائی
اس سے پہلے کے فائز آؤٹ آف کنٹرول ہوتا۔۔
دھاڑ سے دروازہ کھلا۔۔۔

مما۔۔۔۔ آیت کی آواز آئی

فائز کی گرفت ڈھیلی پڑی۔۔۔

رمشا جلدی سے دور ہٹی۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔ کیا ہوا۔۔۔؟۔۔۔ وہ گھبرائی یوں جیسے چور چوری
کرتے پکڑا گیا ہو۔۔۔

ریلیکس یار۔۔۔۔ ہمارا ہی پیس ہے۔۔۔۔ فائز نے آنکھ ماری

آپ چُپ رہیں۔۔۔۔ رمشانے اُسے لتاڑا

وہ ہسنے لگا۔۔۔۔

آیت دونوں کو اپنی طرف متوجہ ناپا کر چلائی۔۔۔۔ میں ڈیڈ (وہ بھی باپ کی

دیکھا دیکھی سجاد کو ڈیڈ کہتی تھی) کو بتاتی ہوں جا کر کہ آپ ماما کو۔۔۔۔ وہ

دھمکی دے کر بھاگی۔۔۔۔

اس سے پہلے کے نیچے جا کر سب کے سامنے خبر نشر کرتی۔۔۔۔ فائز نے

سیڑھیوں پر پکڑ لیا

کیا بتاؤ گی ڈیڈ کو۔۔۔؟؟ وہ روب سے بولا

یہی کہ آپ ماما کو۔۔۔۔۔ وہ رُکی

آیت۔۔۔۔۔ وہ غصے سے بولا

نہیں بتاؤں گی۔۔۔۔۔ معصومیت سے بولی

فائز جانتا تھا۔۔۔۔۔ وہ کچھ نہ کچھ ضرور دیکھ چکی ہے اسی لیے دھمکی دے رہی تھی

آیت نے باپ کو گھورتے دیکھا تو کان پکڑ کر سوری کی۔۔۔۔۔
او کے جاؤ۔۔۔۔۔ فائز نے کہا

وہ تین سٹیپ اُتر کر موڑی۔۔۔۔۔ پاپا۔۔۔۔۔
میں اب ناک کر کے آیا کروں گی۔۔۔۔۔ اور ہستی ہوئی یہ جا۔۔۔۔۔ وہ جا۔۔۔۔۔
اُوف۔۔۔۔۔ یہ پانچ کی ہے یا پچاس کی۔۔۔۔۔؟؟
فائز نے حیرت سے پاس کھڑی رمشا سے پوچھا

آپ جانتے ہوں گے۔۔۔۔۔ آپکا پیس جو ہے۔۔۔۔۔ وہ اُسی کی بات

لوٹاتی۔۔۔۔۔ ہنستی ہوئی سیڑھیاں اتر گئی۔
فائز بھی حیرت زدہ سا مسکرا دیا۔

رامش نے نا جانے باپ کو کیا کہہ کر قائل کر لیا کہ وہ خاموش ہو گئے
تھے۔۔۔

دوبارہ عائش کو نہ تو گھر سے نکلنے کو کہا اور نہ ہی کوئی لعن طعن کی۔
رامش جاتے ہوئے عائش کو بھی سمجھا گیا تھا۔۔۔۔۔ کہ۔۔۔۔۔ بابا اگر کچھ
کہیں تو تخیل اور خاموشی سے سن لینا اور پلٹ کر کوئی جواب نہ دینا۔۔۔
عائش یہ بات اچھے سے سمجھ چکا تھا

باپ اور بیٹے کی ملاقات بھی کم ہی ہوتی تھی عائش کی جاب کی تلاش جاری
تھی کیونکہ سکندر صاحب نے ابھی معاف نہیں کیا تھا تو آفس میں اُسکے لیے
کوئی جگہ بھی نہ تھی۔

رمشا بھی سکندرِ ولانہ آئی تھی۔۔۔۔۔ جب سے اُسے عائش کی واپسی کا پتہ چلا
تھا۔۔۔ وہ خفا تھی اور خفا ہی رہنا چاہتی تھی اُس سے۔۔۔۔۔

آج داؤد کی فیملی آرہی تھی سجاد ہاؤس شادی کی تاریخ فائنل کرنے۔۔۔۔۔
اسی سلسلے میں تیاریاں جاری تھیں۔۔۔۔۔ رمشا بات بے بات مسکرا رہی
تھی۔۔۔۔۔ اور فارہ اس بات کو نوٹ کر چکی تھی۔۔۔۔۔
بھابھی۔۔۔۔۔ آج بہت خوش نظر آرہیں خیریت۔۔۔۔۔ فارہ نے معنی خیزی
سے کہا۔۔۔۔۔

بلکل۔۔۔۔۔ تمہارے سسرال والے جو آرہے ہیں۔۔۔۔۔ وہ مسکرائی
سسرال والے میرے آرہے ہیں اس حساب سے مجھے بتیسی نکالنی چاہیے نہ کہ
آپکو۔۔۔۔۔

تو نکالو تم بھی میں نے منع تھوڑی کیا ہے۔۔۔ ریشا نے جواب دیا
مجھے شک سا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔ بھا بھی اس لیے سچ سچ بتائیں۔۔۔ کیا بات
ہے۔۔۔؟۔۔۔ فارہ ابھی بھی بے یقین تھی۔۔۔

تمہارے بھائی سے صلح ہو گئی ہے۔۔۔ ریشا نے شرماتے، مسکراتے بتایا
اااااااااااااااا۔۔۔۔۔ فارہ ہنسی۔۔۔

مبارک ہو بھا بھی بہت بہت۔۔۔۔۔ فارہ ریشا کے گلے لگی۔۔۔ بہت اچھی
نیوز دی ہے آپ نے۔۔۔۔۔ فارہ دل سے خوش ہوئی اس بات پر۔۔۔
ہاں۔۔۔ میں بھی بہت خوش ہوں فارہ۔۔۔ اور اللہ تمہیں بھی بہت زیارہ
خوشیاں دے۔۔۔ آمین

آمین۔۔۔۔۔ فارہ نے دل سے کہا

ایک ماہ بعد کی تاریخ فائنل کی گئی۔۔۔

سجاد ہاؤس میں راحیلہ بیگم ہر چیز دوبارہ سے اور نئی تیار کروا رہی تھیں۔۔۔ ہر کوئی خوش اور مطمئن تھا۔۔۔

یوں ہی ہنسی خوشی رخصتی کا دن آن پہنچا۔۔۔

فارہ ریڈ اور بیلو کٹر اس کے لہنگے میں سوگوار سی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ سب کی دعاؤں کے سائے تلے اُسے پیادیس رخصت کر دیا گیا۔۔۔

داؤد کا گھر کوئی بہت بڑا اور خاص نہ تھا بس ویسا ہی تھا جیسا چھوٹا سا منڈل کلاس گھر ہوتا ہے۔۔۔ فارہ کو وہاں کی صفائی ستھرائی پسند آئی۔۔۔ ہر چیز سلیقے سے سیٹل تھی۔۔۔ بالکل کسی قسم کا کوئی اُدھم نہیں تھا۔۔۔ جیسا اکثر شادیوں پر ہوتا ہے۔۔۔

فارہ کی بڑی نند (جو بیوہ اور دو بیٹوں کی ماں تھی اور داؤد کے گھر ہی رہائش

پزیر تھی) نے فارہ کو داؤد کے کمرے تک پہنچایا۔۔

فارہ جھجھکتی ہوئی بیڈ پر بیٹھ گئی۔۔

فارہ۔۔۔

جی۔۔۔۔

کسی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دینا۔۔ تمہارے کپڑے الماری میں موجود

ہیں۔۔ اور ہاں میں دودھ بھجواتی ہوں پی لینا۔۔۔۔۔ ہاں۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔ فارہ نے آہستگی سے کہا

چلو پھر میں چلتی ہوں۔۔۔۔ وہ سر پر ہاتھ رکھ کر تھپک کہ چلی گئی۔۔

سارہ کے جانے کے بعد فارہ کمرے کا جائزہ لینے لگی

بیڈ، ڈریننگ، صوفہ، الماری اور ایک کھڑکی تھی ساتھ جو گلی میں کھلتی

تھی۔۔۔ بائیں طرف شاید واش روم کا دروازہ تھا جو بند تھا اسلیے وہ جان نہ

پائی کہ واش روم ہے یا کچھ اور۔۔۔۔۔

جائزہ مکمل کر کے وہ بیڈ کو اون سے ٹیک لگا کر سوچنے لگی۔۔۔۔۔ اپنی اب

تک کی زندگی کا ہر ہر پل۔۔۔۔۔

170 | Page

جی۔۔۔ کریں۔۔۔

فارہ۔۔۔ میری فیملی آپ کی پہلی شادی سے لاعلم ہے۔۔۔

فارہ کے دل پر گہری چوٹ پڑی یہ سن کر۔۔۔

ایکچولی۔۔۔ سجاد سر نے مجھ سے ہر بات شیر کر لی تھی۔۔۔ مجھے کوئی

اعتراض نہ تھا۔۔۔ اس لیے فیملی کو ان لو نہیں کیا۔۔۔ اور آپ سے بھی یہی کہوں گا

کے یہ بات آج یہاں ہی دفن ہو جائے۔۔۔

ہمارے درمیان بھی دوبارہ اس ٹاپک پر کوئی بات نہیں ہوگی۔۔۔ آپ سمجھ

رہیں ہیں ناں میری بات۔۔۔۔۔ داؤد نے استفسار کیا

جی۔۔۔۔۔ وہ مشکل سے جی کہہ پائی

مجھے اس بات کو ڈیٹیل میں جاننے کی کوئی دلچسپی نہیں

ہے۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔ آج سے میری بیوی ہیں۔۔۔۔۔ میرے لیے یہ بات

اہم ہے۔۔۔۔۔ وہ خاموش ہوا

فارہ سمجھی شاید تائید چاہ رہا ہے اپنی بات کی۔۔۔ فارہ نے

داؤد کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھری۔۔ اُس نے فارہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔

آپ۔۔۔ جی کے علاوہ بھی کچھ اور کہہ سکتی ہیں۔۔۔

مثلاً۔۔۔۔۔ آپ مجھے۔۔۔۔۔ وہ رُکا

گھبرائی۔۔۔ عائشہ نے بھی کچھ اسی طرح کے الفاظ کہے تھے اور

فارہ کا دل کانپا۔۔۔ وہ فوراً ہاتھ جھٹک کر دوڑ گئی۔۔۔۔۔

داؤد اُسکی حرکت پر حیران ہوا

ریلیکس فارہ۔۔۔ آپ گھبراہٹیں نہیں۔۔۔ کچھ بھی آپ کی مرضی کے خلاف

نہیں ہوگا۔۔۔ داؤد یہی سمجھا شاید وہ اس کی نزدیکی سے گھبرا گئی ہے۔۔۔

اپنی دے۔۔۔ آپ چینج کر کے ریلیکس ہو جائیں۔۔۔ میں آپ کو ہر گز تنگ
نہیں کروں گا۔۔۔ داؤد کے ہونٹوں پر مدھم مسکراہٹ دیکھ کر فارہ نظریں
جھکا گئی۔۔۔

داؤد اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

وہ کمرے میں واپس آیا یا نہیں فارہ کچھ نہیں جان سکی۔۔۔ وہ چینج کر کے
لیٹی ہی تھی کہ پتہ نہیں کیسے اُسکی اتنی جلدی آنکھ لگ گئی اور اب سارہ کے
جگانے پر جاگی تھی۔

فارہ۔۔۔ اٹھ جاؤ۔۔۔ تمہارے گھر والے آئے ہیں ناشتہ لے کر اس لیے
جلدی سے فریش ہو کر آ جاؤ۔۔۔
جی۔۔۔ میں آتی ہوں۔۔۔

فارہ حیران ہو رہی تھی اتنی گہری نیند۔۔۔۔ وہ بھی مجھے۔۔۔۔؟؟ اب ایسی نیند کہاں تھی اُسکی قسمت میں۔۔۔ جب سے ڈائورس ہوئی تھی۔۔۔ فارہ کہاں سو سکی تھی چین کی نیند۔۔۔ اور آج اتنے عرصے بعد وہ بھرپور نیند لے کر اُٹھی تھی۔۔۔ اسی لیے فریش تھی

فارہ کی بچی اٹھ جاو اب۔۔۔ کیا ساری رات جاگی ہو۔۔۔؟؟؟ مشاعریر
ہوئی

ر مشاپتہ نہیں کب روم میں آئی فارہ کو اپنی سوچوں میں پتا ہی نہ چلا
بھا بھی آپ-----وہ چونکی

جی۔۔۔ بالکل۔۔۔ تم کسی اور کا انتظار کر رہی تھی کیا۔۔۔؟؟۔۔۔ رمشانے
پلکوں کو اوپر کو حرکت دے کر پوچھا۔۔۔

بھا بھی فضول باتیں مت کریں۔۔۔۔۔ وہ روب سے بولی
فضول ہیں تو اہم باتیں تم ہی بتا دو۔۔۔۔۔ رمشانے اُسکے گلے میں بانہیں ڈالیں
اووف۔۔۔ بھا بھی۔۔۔ چھوڑیں۔۔۔ چھوڑیں ناں۔۔۔۔۔ پیچھے ہٹیں۔۔۔۔۔ فارہ

خود کو چھڑوانے لگی

رمشا کا قہقہہ بلند ہوا۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔؟ فارہ حیران ہوئی

وہ۔۔۔ اصل میں۔۔۔ میں بھی تمہارے بھائی کو ایسے ہی کہتی

ہوں۔۔۔۔ رمشا پھر سے ہنسنے لگی۔۔۔

اللہ۔۔۔۔ بھا بھی کس قدر بے شرم ہیں آپ۔۔۔ فارہ سرخ ہوئی

اوئی ماں۔۔۔۔ تم تو ایسے بلش کر رہی جیسے کہ میں داؤد ہوں

بھا بھی۔۔۔۔۔

جی جانِ بھا بھی۔۔۔ اک ادا سے کہا گیا

اوففففف۔۔۔۔ جائیں یہاں سے میں آ رہی ہوں۔۔۔ وہ چڑی

فارہ سن۔۔۔۔ فارہ جلدی سے واش روم میں بند ہوئی۔۔۔ کہ کہیں وہ کوئی

اور گل افشانی نہ کر دے۔۔۔

بڑی بد تمیز ہو گئی ہو ایک ہی رات میں۔۔۔ خیر بیٹا۔۔۔ چھوڑنے والی تو میں

بھی نہیں۔۔۔ رمشانے ہاتھ جھاڑے اور باہر آ گئی

فارہ ناشتے کے بعد سجاد ہاؤس آگئی تھی۔۔۔ شام کو واپس جانا تھا۔۔۔ اور وہ ہر ممکن طریقے سے رمشا سے بچ رہی تھی۔۔۔

بھابھی نے اگر کچھ پوچھا تو کیا بتاؤں گی میں۔۔۔۔۔؟؟

داؤد نے تو کوئی گفٹ بھی نہیں دیا۔۔۔ جو دیکھا کرا نہیں مطمئن کر

دوں۔۔۔ پتہ نہیں اب کیا لکھا ہے میری قسمت میں۔۔۔ وہ روہانسی ہوئی

فارہ بیٹا۔۔۔ اس طرح کیوں بیٹھی ہو۔۔۔ فائز اُسے گم سم دیکھ کر اُسکی طرف

آیا۔۔

کچھ نہیں بھائی۔۔۔ وہ بمشکل مسکرائی

داؤد کب آ رہا ہے لینے۔۔۔؟

پتہ نہیں۔۔۔ میری بات نہیں ہوئی اُن سے۔۔۔ فارہ بہت ہلکی آواز میں بولی

جو مشکل سے فائز سن سکا۔۔۔

تو کرو بات۔۔۔ فون کر کے پوچھو۔۔۔۔۔ شام تو ہو چکی ہے۔۔۔۔۔ داؤد کی
سسٹر کا ولیمہ بھی تو ہے رات کو۔۔۔۔۔
جج۔۔۔۔۔ جی۔۔۔۔۔

فارہ کیسے کرتی فون نمبر ہی نہ تھا داؤد کا اُس کے پاس۔۔۔۔۔
فائز نے اُسے ہنوز بیٹھے دیکھا تو بولا

یہ لو فون اور کال کرو۔۔۔ اُس نے اپنا سیل بڑھایا۔۔۔
میرے پاس نمبر نہیں ہے بھائی۔۔۔۔۔ وہ منمنائی
میرے سیل میں سیو ہے۔۔۔ کر لو کال اور نمبر بھی لے لو ہاں۔۔۔۔۔ فائز
نے اُسکا سر تھپکا اور چلا گیا۔۔۔۔۔

فارہ سوچنے لگی کہ کال کر کے۔۔۔ کیسے اور کیا کہنا ہے۔۔۔ وہ اسی کشمکش میں
تھی کہ کرے۔۔۔۔۔ نا۔۔۔۔۔ کرے۔۔۔۔۔

کہ ملازم نے بتایا کہ داؤد صاحب آئے ہیں
اُس نے شکر کیا۔۔۔ بچ گئی اور امی کو بتانے چل دی۔۔۔

عائش کو جب سے فارہ کی رخصتی کا پتہ چلا تھا۔۔۔ وہ سولی پر لٹکا ہوا محسوس
کر رہا تھا خود کو۔۔۔ کسی پل چین نہیں تھا اُسے۔۔ عجیب مجنوں کی سی حالت
ہو گئی تھی۔۔۔

مسز سکندر اُسکی حالت دیکھ کر بہت پریشان سی بیٹھیں تھیں
کیا ہوا بیگم اس طرح کیوں بیٹھیں ہیں۔۔ سکندر صاحب بھی لاونج میں آئے
میں۔۔۔

جی آپ۔۔۔
وہ میں عائش کی وجہ سے پریشان ہوں آپ نے دیکھا کیا حالت ہو چکی ہے
اُسکی۔۔۔

اپنی وجہ سے ہی بنی ہے یہ حالت آپکے لاڈلے کی۔۔۔ وہ طنزیہ ہوئے
بس کر دیں سکندر۔۔۔ معاف کر دیں اُسے۔۔۔ وہ رونے لگیں
آپ کیوں رورہی ہیں۔۔۔ میرے خیال میں بالکل ٹھیک ہو رہا ہے اُسکے

ساتھ۔۔۔۔

سکندر پلیر۔۔۔ وہ بیٹا ہے ہمارا۔۔۔

جانتا ہوں۔۔۔ اور بیٹا جو کرچکا وہ بھی ازبر ہے مجھے۔۔۔۔۔ وہ خفا ہوئے

وہ پچھتا رہا ہے۔۔۔۔۔ وہ ہامیتیں ہوئیں

اب کیا فائدہ۔۔۔؟؟؟۔۔۔ بہر حال۔۔۔ آپ اُسے بہلا پھسلا کر اسلام آباد بھیج

دیں میں رامش سے کہتا ہوں سنبھال لے گا اُسے۔۔۔۔۔

جو بھی تھا وہ باپ تھے ظاہر نہیں کرتے تھے تو کیا ہوا۔۔۔۔۔ پر اُسکے لیے فکر مند

ضرور تھے۔

فارہ ثانیہ (چھوٹی نند) کے ولیمے پر جانے کو تیار ہو رہی تھی جب داؤد کمرے

میں داخل ہوا

فارہ ہچکچائی۔۔۔ مگر مصروف رہی

آپ تیار نہیں ہوئیں اب تک۔۔۔؟؟۔۔۔ وہ پاس آیا

جی۔۔۔۔۔ وہ میں بس تیار ہی ہوں

داؤد نے اُسکے پیچھے کھڑے ہو کر آئینے میں اُسکا سرتاپا جائزہ لیا۔۔

فارہ کنفیوز ہوئی۔۔۔۔۔

فارہ۔۔۔۔۔ ایک بات پوچھوں آپ سے۔۔۔۔۔؟۔۔۔۔۔ اجازت مانگی گئی۔۔

جی۔۔۔۔۔

آپ خوش ہیں اس شادی سے یا پھر۔۔۔۔۔؟؟

فارہ نے جلدی سے بات کاٹی

میں خوش ہوں۔۔۔۔۔ آپ پلیز کچھ غلط مت سوچیں۔۔۔۔۔ فارہ نے بات کلئیر کی

او۔۔۔۔۔

وہ پلٹا اور الماری کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔ وہاں سے کچھ نکال کر واپس فارہ کی جانب

آیا

یہ۔۔۔۔۔ آپ کا گفٹ۔۔۔۔۔ ڈبہ بڑھایا گیا

یہ۔۔۔۔۔ یہ کیا۔۔۔۔۔؟؟؟۔۔۔۔۔ وہ پھر سے گھبرائی

یہ آپکی منہ دیکھائی

مم۔۔۔۔ میری منہ دیکھائی۔۔۔۔ فارہ یوں بولی جیسے حواس میں نہ ہو
آریو او۔۔۔۔ کے فارہ۔۔۔۔ داؤد نے کندھے پر ہاتھ رکھا

جج۔۔۔۔ جی۔۔۔۔ میں۔۔۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔ وہ ہکائی
داؤد اُسکی بار بار کی گھبراہٹ سے کھٹک رہا تھا کہ کوئی نہ کوئی مسئلہ ہے
ضرور۔۔۔۔

آپ یہ کھول کر دیکھائیں۔۔۔۔ فارہ سہمی سی بولی
داؤد مسکرایا۔۔۔۔ سہمی سی فرمائش پر۔۔۔۔۔
ڈبہ کھلا۔۔۔۔ اندر ایک خوبصورت سا گولڈ کالاکٹ تھا۔۔۔۔۔ چین کے
پینڈٹ میں "اللہ" لکھا جگمگا رہا تھا
فارہ یہ دیکھ کر پرسکون ہونے کیساتھ خوش بھی ہوئی۔۔۔۔۔ بلاشبہ وہ بہت
خوبصورت لاکٹ تھا

پہنادیں۔۔۔۔۔ فارہ بے ساختہ بولی

داؤد پھر سے کئی جانے والی فرمائش پر کُھل کر مسکرایا
اووو۔۔۔۔۔

فارہ کے بال ہٹائے اور بہت احتیاط سے لاکٹ پہنا دیا۔۔۔
تھینک یو۔۔۔۔۔ وہ ہلکا سا مسکرائی

مائی پلئیر۔۔۔۔۔ وہ دل پر ہاتھ رکھ کر جھکا
فارہ مسکرائی اُسکی حرکت پر

فارہ کو مسکراتے دیکھ کر داؤد کو اطمینان ہوا
چلیں۔۔۔۔۔ وہ بولی

جی ضرور۔۔۔۔۔

آگے، پیچھے ہوتے ہوئے وہ دونوں جانے کے لیے نکل گئے۔

مسز سکندر نے عائشہ کو اسلام آباد جانے کو راضی کر لیا تھا۔۔۔۔۔

عائش جانے سے پہلے باپ کو منانا چاہتا تھا اسی لیے وہ سکندر صاحب کے پاس آیا تھا

بابا۔۔۔ میں اسلام آباد جا رہا ہوں

جاؤ۔۔۔ روکھا سا جواب ملا

بابا۔۔۔ مجھے معاف کر دیں۔۔۔ میں جانتا ہوں میں غلط تھا۔۔۔ میری فضول

حرکت سے نا جانے کتنے دل ٹوٹے تھے۔۔۔

بابا۔۔۔ میں اُن سب دلوں کو توڑنے کی سزا بھگت رہا ہوں۔۔۔۔۔ وہ بھاری

آواز میں بولا

سکندر کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔ وہ آج براہ راست بیٹے کی یہ حالت دیکھ رہے تھے

عائش نے باپ کو خاموش دیکھا تو فوراً اُنکے قدموں میں جھک گیا۔۔۔۔ اور

تب ہی اٹھاجب سکندر صاحب نے اُسے معاف کر دیا۔۔۔

عائش کے دل پر دھرے بوجھ میں معمولی سی کمی آئی تھی۔۔۔۔

ابھی اور بھی بہت سے لوگوں سے معافی مانگنا باقی تھا۔۔۔

اپنے دل کے بوجھ کو کم کرنے کیلئے۔۔۔۔۔۔۔۔

فارہ کی شادی کو دو ماہ سے اوپر ہو گئے تھے۔۔ وہ کافی حد تک داؤد کے گھر اور فیملی میں ایڈجسٹ ہو چکی تھی۔۔

داؤد واقعی ایک اچھا اور سُلجھا ہوا انسان تھا۔۔۔۔

فارہ نے اُسے اپنے معاملے میں نہ تو زیادہ رومینٹک پایا۔۔۔ اور نہ ہی لاپروہ۔۔۔۔۔

وہ بہت ہی معتدل پر سنیلٹی کا مالک تھا ہر چیز کو ایک حد میں

رکھتا۔۔۔ اُسے عشق صرف ایک ہی چیز سے

تھا۔۔۔ اور۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ تھیں کتابیں۔۔۔۔

اُسے بکس فوبیا تھا۔۔۔

اور اکثر فارہ چڑتی تھی اُسکی عادت پر۔۔۔ مگر خوشی بھی تھی کہ داؤد کے پاس

علم کا ایک وسیع ذخیرہ تھا۔۔۔ وہ ہر ٹاپک پر بڑی آسانی سے بات کرتا اور اپنے

پُراثر اور مدلل انداز گفتگو سے دوسروں کو قائل کرنا جانتا تھا۔

اب بھی وہ مطالعے میں مصروف تھا۔۔۔ فارہ نے گھڑی کو دیکھ کر سوچا۔۔۔
پتہ نہیں کیسے یہ اپنی نیند پوری کرتے ہیں اور صبح کو فریش سے آفس بھی چلے
جاتے ہیں۔۔۔۔

--

وہ آخر کار کوفت کا شکار ہو کر پوچھ بیٹھی

صبح آفس نہیں جانا کیا۔۔۔؟؟

آپ جاگ رہے ہیں اب تک۔۔۔ میں سمجھا شاید سوچکیں ہیں۔۔۔

آپ نے لائٹ جلا رکھی ہے اور مجھے لائٹ میں نیند نہیں آتی۔۔۔ وہ چڑچڑاسا
بولی

داؤد اُسکی بات سن کر مسکرایا۔۔۔ اووہ سوری میں بھول گیا تھا

روز ہی بھول جاتے ہیں۔۔۔ کوئی نئی بات نہیں۔۔۔ وہ ابھی بھی خفا سی تھی

داؤد کے چہرے پر اُسکی شکایت سن کر مسکراہٹ گہری ہوئی

بہت سی شکایات ہیں مجھ سے۔۔۔؟ وہ مسکراتا ہوا پاس آیا
تو کیا نہیں ہونی چاہیں۔۔۔؟ معصومیت سے پوچھا گیا
ضرور ہونی چاہئیں۔۔۔۔۔ لیکن ساتھ ساتھ نشاندہی بھی۔۔۔۔۔ وہ فارہ کا
ہاتھ پکڑ چکا تھا

آپ اتنی کم نیند لے کر خود کی روٹین کو کیسے میخ کر لیتے
ہیں۔۔۔۔۔ داؤد۔۔۔ ایک اور معصومانہ سوال ہوا
اوہ۔۔۔ تو آپ میرے لیے فکر مند ہیں۔۔۔؟
جی نہیں۔۔۔۔۔ فارہ اُسے مسکراہٹ روکتے دیکھ چکی تھی اسی لیے جلدی سے
بولی

تو ہوا کریں نا فکر مند۔۔۔۔۔ مجھے اچھا لگے گا۔۔۔ فرمائش کی گئی
اچھا اب سو جائیں آپ۔۔۔ ٹائم کافی ہو چکا ہے اور صبح آفس بھی جانا
ہے آپکو۔۔۔ فارہ اُسکی بدلتی نظروں سے گھبرا کر بولی۔۔۔

اب تو نیند آنا مشکل ہے۔۔۔ آپ ہمیں ڈسٹرب کر چکی ہیں۔۔۔ داؤد نے

اکیلے جانے کا تو سوال ہی پیدا نہ ہوتا وہ بھی ایسی بات کے لیے۔۔۔۔۔
اس وقت وہ دونوں ڈاکٹر کے انتظار میں بیٹھیں تھیں۔۔۔۔۔ جو رپورٹس لے
چکی تھی۔۔۔۔۔ بٹ کنفرم نہیں کیا تھا ابھی۔۔۔

مسز فارہ داؤد۔۔۔۔۔ نرس کی آواز آئی
میڈم آپ کو ڈاکٹر صاحبہ اپنے روم میں بلا رہی ہیں۔۔۔ وہ قریب آ کر بولی
جی۔۔۔۔۔ فارہ نے کہا

چلیں بھابھی۔۔۔۔۔ ر مشانے سر ہلایا اور دونوں اندر کی جانب بڑھیں
پلیز۔۔۔۔۔ ہیو آ سیٹ۔۔۔۔۔ پروفیشنل مسکراہٹ سے کہا گیا۔۔
تھینکس۔۔۔۔۔ دونوں بیٹھ گئیں

مسز فارہ داؤد۔۔۔۔۔ آپکی شادی کو کتنا عرصہ ہو چکا ہے۔۔۔۔۔؟؟؟
فارہ جھجھکی

تین ماہ۔۔۔۔۔ جواب ر مشانے دیا
ڈاکٹر مسکرائی۔۔۔۔۔ اسکی گھبراہٹ پر

ہائے سچی فارہ۔۔۔۔۔ تم نے خبر ہی ایسی دی ہے کہ میرا دل تو بھنگڑا ڈالنے کو
کر رہا ہے

میرا بھی دل بھنگڑا ڈالنے کو کر رہا ہے۔۔۔۔۔ اسلیئے آپ بھی ایسی ہی خبر
سنائیں۔۔۔۔۔ فارہ نے اپنی جھجک کم کرنے کو اُسکے لئے لیے۔۔۔۔۔
دی تو تھی پانچ سال پہلے۔۔۔۔۔ وہ کھکھلائی

پانچ سال پہلے کی فیلینگز بھول گئی ہوں اس لیے نئے سرے سے انتظام کریں۔۔۔ ویسے بھی آپ تو آیت کے بعد فُل سٹاپ لگا چکیں ہیں۔۔۔ فارہ نے بھرپور طریقے سے بدلہ لیا۔۔۔

اللہ۔۔۔۔۔ فارہ کتنی بے شرم ہو گئی ہو۔۔۔۔۔ رمشانے منہ پر ہاتھ رکھ کر
حیرانگی ظاہر کی

فارہ مسکرائی۔۔۔ اچھا یہ مسخرا پن ختم کریں اور چلیں مجھے گھر ڈراپ کر دیں۔۔

تم میرے ساتھ ہی چلو۔۔۔ داؤد کو انفارم کر دو۔۔۔ رمشانے مشورہ دیا
نہیں بھا بھی۔۔۔ میں گھر ہی جاؤں گی۔۔۔ آپ وہیں چھوڑ دیں

او۔۔۔۔۔ چلو ٹھیک ہے میں گھر جا کر خود ہی سب کو گڈ نیوز سنا دوں
گی۔۔۔ تمہیں تو ویسے بھی داؤد کو بتانے کی جلدی ہے۔۔۔۔۔ رمشانے چھیڑا
اچھا بس۔۔۔۔۔ ڈرائیور کا ہی لحاظ کریں کچھ۔۔۔۔۔ فارہ جھپنی
رمشانے اُسے اُسکے ہی گھر ڈراپ کیا۔۔۔

فارہ جب سے گھر آئی تھی یہی سوچے جا رہی تھی کہ داؤد کو کیسے بتاؤں
گی۔۔۔ ایک عجیب سی جھجک آڑے آرہی تھی
کاغذ پر لکھ کر اسٹڈی ٹیبل پر رکھ دیتی ہوں خود ہی پڑھ لیں گے
نہیں۔۔۔۔۔ بہت پرانا طریقہ ہے
خود ہی ریمیجیکٹ کیا اس طریقے کو
تو پھر۔۔۔۔۔ فیس ٹو فیس۔۔۔۔۔؟؟؟
نو۔۔۔۔۔ نیور۔۔۔۔۔ بالکل نہیں۔۔۔۔۔ کیسے بتاؤں گی آمنے سامنے۔۔۔۔۔

ریمیجیکٹ۔۔۔۔۔

کیا کروں۔۔۔۔۔ کیسے۔۔۔۔۔ کیسے۔۔۔۔۔؟؟؟ وہ بے چینی سے ادھر ادھر چکر
کاٹتے سوچنے لگی۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔ یس۔۔۔۔۔ یہی ٹھیک ہے
بیس منٹ بعد فارہ طریقہ ڈیسائیڈ کر چکی تھی۔

فائز۔۔۔۔۔

رمشانے لپ ٹاپ پر بڑی فائز کے پاس بیٹھ کر اُسکے کندھے پر سر رکھا
ہوں۔۔۔۔۔ وہ مسکرایا

آپ ماموں بننے والے ہیں۔۔۔۔۔ رمشانے آج کی بڑی خبر دی
ہاں۔۔۔۔۔ امی نے بتایا مجھے۔۔۔۔۔

اٹس ریلی آگڈ نیوز۔۔۔۔۔ آئی ایم سوہیپی فارمائے ڈئیر سیس۔۔۔۔۔ فائز نے مسکرا
کر خوشی کا اظہار کیا۔۔۔۔۔

میں بھی بہت خوش ہوں۔۔۔۔۔ فائز

اچھا ااااا۔۔۔۔۔ تو پھر مجھے بھی خوش کر دو۔۔۔ وہ مسکرایا

وہ کیسے۔۔۔؟؟؟؟ وہ ہونق بنی

فائز نے ہونٹ دانتوں تلے دبا کر مسکراہٹ روکی اور بولا۔۔۔۔۔ ماموں تو

بننے والا ہوں۔۔۔ اب باپ بھی بنادو۔۔۔۔۔

اوف۔۔۔۔۔ فائز۔۔۔۔۔ رمشا اچھی

بابا بابا۔۔۔ فاتر نے چھٹ پھاڑ قہقہہ مارا سکے اچھلنے پر۔۔۔

کیوں کچھ غلط کہا میں نے۔۔۔۔۔ وہ معصوم بنا

آپ باپ بن چکے ہیں۔۔۔ فائز۔۔۔ ر مشانے اطلاع دی۔۔۔

بابا ہا۔۔۔ اچھا۔۔۔ تمہیں آیت کی فرمائش یاد ہے۔۔۔؟؟؟؟ وہ ہنسا

رمشا بلش کی۔۔۔ پر کمزور نہیں پڑی۔۔۔ یوں کہیں نہ بیٹی کی آڑ میں بیٹا

حاصل کرنے کی خواہش کر رہے ہیں۔۔۔ وہ خفا ہوئی

خواہش تو ہے پر۔۔۔ بیٹے کی نہیں۔۔۔ نیکسٹ

بے بی کی۔۔۔۔ اور میرے خیال سے پانچ سال کی ریٹ کافی

ہے۔۔۔۔۔ وہ شریعہ ہوا

اُوف توبہ ہے۔۔۔۔ وہ کانوں تک سرخ پڑی

ارے جانِ من کوئی ناجائز خواہش تو نہیں۔۔۔۔۔ جواتنی سوچ

بچار۔۔۔۔ فائز نے اُسے جھینپتے دیکھ کر آنکھ ماری

آپ کے پاس تو بیٹھنا ہی فضول ہے۔۔۔ وہ باہر کی جانب بڑھی۔۔۔

ہم باپ، بیٹی کی فرمائش پر غور ضرور کریئے گا۔۔۔ ڈیر مسز۔۔۔۔ فائز نے

اُسے جاتے جاتے بھی چھیڑا

رمشا آنکھیں نکال کر باقاعدہ اُسے ڈرا کر باہر نکلی۔۔۔

پیچھے فائز کا قہقہہ بلند ہوا اُسکے ڈرانے پر

فارہ نے داؤد کے آنے پر رپورٹس ڈرینگ پر رکھیں اور خود کیچن میں آ گئی۔۔۔

خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا۔۔۔ داؤد کھانے کے بعد کمرے میں چلا گیا

اور فارہ کیچن میں۔۔۔۔۔

ہیں۔۔۔۔ انہوں نے تو کوئی خوشی کا اظہار نہیں کیا۔۔۔؟؟ وہ حیران ہوئی

فارہ۔۔۔ تم یہاں کیا کر رہی ہو ابھی تک۔۔۔۔۔ جاؤ سوؤ جا کر۔۔۔۔۔ سارہ نے
اُسے کیچن میں دیکھ کر کہا

جی۔۔۔ وہ میں۔۔۔۔۔ یہ چائے داؤد کے لیے بنا رہی تھی
اچھا اچھا۔۔۔۔۔ سارہ مسکرائی

فارہ چائے لے کر کمرے میں چلی آئی
ایزیوز کل۔۔۔۔۔ داؤد کتاب میں مصروف تھا

چائے۔۔۔ فارہ نے آگاہ کیا
کھینکس۔۔۔۔۔ رکھ دیں۔۔۔۔۔ داؤد مسکرایا

فارہ نے چائے رکھی اور چور نظروں سے ڈرینگ کی طرف دیکھا رپورٹس
وہاں پڑیں تھیں۔۔۔

تو کیا داؤد نے ابھی تک دیکھیں ہی نہیں۔۔۔۔۔؟؟۔۔۔۔۔ اب منہ سے
بتانا پڑے گا۔۔۔۔۔ وہ سوچتی ہوئی بیڈ پر اپنی جگہ پر آ کر لیٹی۔۔۔

اب۔۔۔۔۔ اب کیا کروں۔۔۔۔۔ ان کو تو بس کتابیں نظر آتیں ہیں پتا نہیں
اتنا پڑھ پڑھ کر کونسا ریکارڈ بنائیں گے۔۔۔۔۔ وہ دل ہی دل میں سُڑھی

داؤد اُسکی بے چینی محسوس کر چکا تھا۔ اسی لیے انجان بن کر

پوچھا۔۔۔ ڈسٹرب ہو رہیں ہیں لائٹ سے۔۔۔۔۔ پوچھا گیا

نہیں۔۔۔۔۔ روکھا جواب آیا

کیوں۔۔۔۔۔؟؟؟ آپ تو ڈسٹرب ہوتے ہیں۔۔۔ پھر آج کیوں

نہیں۔۔۔۔۔ مسکراہٹ دہائی

فارہ نے غصیلی نظر اُس پر ڈالی۔۔۔ وہ بھی اُس ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔ فارہ نے

جلدی سے نظریں جھکا دیں

وہ مسکراتا ہوا چائے پکڑے پاس آیا۔۔۔ اب بتائیں کیا بات

ہے۔۔۔۔۔؟؟؟؟ شرارت سے پوچھا گیا

کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔ مجھے نیند آرہی ہے سونے دیں۔۔۔۔۔ فارہ نے کمبل لینا

چاہا

ایک منٹ۔۔۔۔۔ داؤد نے کمبل ہٹایا

کیا ہے۔۔۔۔۔ وہ چیخی

--- شاید آپ نے کچھ بتانا ہے مجھے۔۔۔۔۔؟؟؟

فارہ کو شک ہوا کہ وہ جانتا ہے۔۔۔ اسیلئے بولی

آپ کا وہم ہے مجھے کچھ نہیں بتانا۔ اب ہٹیں اور مجھے سونے دیں۔۔۔ پلیز
آریوشیور فارہ۔؟؟؟

جی بلکل۔۔۔ وہ بھی ڈھیٹ بنی رہی

او۔۔۔۔۔ لیکن مجھے کچھ بتانا ہے آپ کو۔۔۔۔۔ مسکراہٹ بکھری

کیا۔۔۔؟؟۔۔۔ فارہ ہونق بنی

یہی۔۔۔۔۔ کہ۔۔۔۔۔ میں باپ بننے والا ہوں۔۔۔ آرام سے

انکشاف کیا

اوف۔۔۔ فارہ جھپنی۔۔۔ کس قدر چلاک ہیں یہ میں تو بھولا ہی سمجھتی رہی
اب تک۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ پسند نہیں آئی خبر۔۔۔ داؤد نے اُسے خاموش دیکھ کر پوچھا

م۔۔۔۔۔ مجھے تنگ مت کریں۔۔۔۔۔ داؤد

گیا۔۔۔۔

اُسے روکنے والی عائش کی شکستہ چال، لڑکھڑاتے قدم، اور گرتی ہوئی صحت
تھی

فائز نے پہلے کبھی اُسے ایسی حالت میں نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔ وہ تو ہمیشہ ٹین
شین رہتا تھا۔۔۔ ایک دنیا دیوانی تھی اُسکی ڈرینگ کی اُسکی پرسنیلٹی
کی۔۔۔ اور اب۔۔۔۔۔

فائز کو احساس ہو گیا تھا کہ عائش اپنے کچے کی سزا بھگت رہا ہے۔۔۔ اسلیئے اُس
نے مزید شرمندہ کرنا مناسب نہ سمجھا۔۔

سجاد صاحب بڑی تھے۔۔۔۔۔ اُسکے آفس میں داخل ہونے پر متوجہ
ہوئے۔۔۔۔۔

اُن کا لکھتا ہاتھ ساکت ہو چکا تھا۔۔۔۔۔ اُنکی بیٹی کا مجرم۔۔۔۔۔ اُن کا

مجرم۔۔۔۔۔ اُنکے خاندان کا مجرم سامنے کھڑا تھا

عائش نے جھجھکتے ہوئے سلام کیا

جسکا کوئی جواب نہ ملا

وہ ابھی بھی ساکت بیٹھے تھے

چچ۔۔۔۔۔ چچا جان۔۔۔۔۔ ہمت کر کے آغاز کیا

مم۔۔۔ میں آپ سے معافی مانگنے آیا ہوں۔۔۔ چچا جان

کیوں۔۔۔۔۔؟؟؟؟ معافی کس بات کی تم نے کونسا کوئی غلط کام کیا تھا جو

معافی مانگنے آئے ہو۔۔۔۔۔ وہ طنزیہ ہوئے

میں شرمندہ ہوں۔۔۔۔۔ عائش نے سر جھکا رکھا تھا

شرمندہ ہونے کا کیا فائدہ جو کر چکے وہ لوٹ نہیں سکتا اب۔۔۔۔۔ وہ شکستہ سا

بولے

چچا جان پلینز۔۔۔۔۔ مجھے۔۔۔ مجھے معاف کر دیں عائش اُنکی چسیر کے پاس نیچے

بیٹھ گیا

عائش میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے تم میرے بھائی کے بیٹے ہو میں تم

سے ناراض نہیں ہو سکتا۔۔۔۔۔ مگر تم نے میری لاڈلی بیٹی کے ساتھ جو کیا وہ
بھولنا آسان نہیں۔۔۔۔۔ لیکن پھر بھی۔۔۔۔۔ میں بھولنے کی کوشش
کروں گا۔۔

تم اوپر بیٹھو عائش۔۔ میں نے کبھی بھی تمہیں فائتر سے کم نہیں
سمجھا۔۔۔۔۔ وہ آہستہ سے بولتے ہوئے کھڑے ہوئے
چچا جان۔۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔۔ وہ رو پڑا

عائش۔۔۔۔۔ انہوں نے اُٹھ کر اُسے سینے سے لگا لیا۔۔۔۔۔
عائش چچا کی فراخ دلی پر دل سے مشکور تھا اُن کا۔۔۔۔۔

آج فارہ۔۔۔ داؤد کیساتھ شاپنگ پر نکلی تھی شادی کے بعد پہلی دفعہ۔۔۔۔۔
داؤد نے اُس کے منع کرنے کے باوجود بہت سی شاپنگ کروادی تھی
اب وہ دونوں ایک مہنگے ریسٹورینٹ میں ڈنر کے لیے بیٹھے تھے
داؤد کو کوئی دوست نظر آیا تو وہ فارہ کو دس منٹ کا کہہ کر اُس طرف چلا

گیا۔۔۔۔

فارہ اکیلی بیٹھی ادھر ادھر نظر دوڑانے لگی۔۔۔ کافی رش تھا وہاں۔۔۔۔۔
آج شاید ویک اینڈ ہے اس لیے۔۔۔ فارہ نے سوچا
کتنی دیر ہو چکی ہے داؤد اب آ بھی جائیں میں تھک چکی ہوں۔۔۔۔ وہ ہمکلام
تھی

اسی اثنا میں اُسکی نظر دائیں طرف گئی اور ساکت ہو گئی
وہاں۔۔۔۔ اُس طرف وہی دشمن جاں بیٹھا تھا۔۔۔۔ جو فارہ کے دل پر بلا
جھجک حکومت کرتا آیا تھا۔۔۔۔

فارہ کے احساسات ایک دم سے پہلے جیسے ہوئے۔۔۔۔ فارہ اپنی غیر ہوتی
حالت پر گھبرائی۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔ مجھے میں تو بھول چکی
تھی اسے۔۔۔۔ پھر اب کیوں۔۔۔۔؟؟؟ میرا دل۔۔۔۔۔ میرا دل بے قابو
ہو رہا ہے۔۔۔۔

نن۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ مم۔۔۔۔۔ مین داؤد کی بیوی ہوں اور اُسی سے محبت کرتی
ہوں۔۔۔۔۔ ہاں میں داؤد سے محبت کرتی ہوں۔۔۔۔۔ وہ خود کو باور کروا رہی

تھی۔۔۔۔

فارہ چاہ رہی تھی کہ وہ اونچی آواز میں چلا کر سب کو بتائے کہ وہ صرف داؤد سے محبت کرتی ہے۔۔۔۔ پر۔۔۔۔ اُسکی زبان اور دل اس بات سے انکاری تھے

اتنے میں مقابل کی نظر بھی پڑ چکی تھی۔۔۔۔ عائش حیرت سے اُسے اس طرح ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ جیسے وہ فارہ نہیں اس کا الوژن ہے۔۔۔۔ جو اُسے ہر طرف نظر آتا تھا۔۔۔۔

فارہ اُسکا دیکھنا محسوس کر چکی تھی اسی لیے فوراً پرس اٹھا کر باہر کی جانب بڑھی۔۔۔۔

۔۔۔۔ عائش کی تو دنیا ہی اندھیر ہو چکی تھی وہ نظر آئی تھی اتنے کم وقت کے لیے اور وہ اُسے دل بھر کر دیکھ بھی نہیں پایا تھا کہ وہ غائب ہو چکی تھی۔۔۔۔ عائش ٹیبل پر سر جھکا کر لمبی لمبی سانسیں لینے لگا جیسے خود کو زندہ

آریو او۔ کے فارہ۔۔۔۔۔ داؤد فکر مند سا بولا

جج۔۔۔۔۔ جی۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔ طبیعت خراب تھی تو ہمیں ڈاکٹر کے پاس جانا چاہیے تھا اور

آپ زبردستی گھر لے آئیں ہیں۔۔۔۔۔

(فارہ نے باہر آ کر داؤد کو ٹیکسٹ کر کے بلالیا تھا کہ طبیعت خراب ہے۔۔۔

جلدی آئیں گھر جانا ہے اور راستے میں داؤد کے کہنے کے باوجود ڈاکٹر کے پاس
نہیں گئی تھی)

میں ٹھیک ہوں داؤد۔۔۔ وہ بمشکل مسکرائی

آپ پریشان مت ہوں۔۔۔ میرا بس دل گھبرا گیا تھا۔۔۔ وہاں بہت کراؤڈ

تھا شاید اس لیے۔۔۔۔۔

فارہ نے اُسکا ہاتھ پکڑ کر تسلی دی۔۔۔ جواب بھی بے یقین سا اُسے ہی دیکھ رہا

عائش ساری رات بے مقصد سڑکوں پر گاڑی دوڑاتا رہا۔۔۔۔۔ وہ جسے دیکھنے کو
 ترس گیا تھا چند منٹ کا دیدار کرا کر۔۔۔۔۔ نا جانے کہاں چلی گئی
 تھی۔۔۔۔۔ فارہ۔۔۔۔۔ فارہ۔۔۔۔۔ کہاں ہو تم پلیز ایک بار۔۔۔۔۔ بس ایک بار
 میرے پاس آ جاؤ۔۔۔۔۔ خدا کی قسم۔۔۔۔۔ فارہ تمہیں کبھی اوف بھی
 نہیں کہوں گا۔۔۔۔۔ بس ایک بار۔۔۔۔۔ سٹیئرنگ پر سر رکھے اونچی آواز میں
 روتے ہوئے یہی باتیں دہراتا رہا ساری رات۔۔۔۔۔

صبح فجر کے وقت گھر داخل ہوا۔۔۔۔۔ مسز سکندر جو اُسی کے انتظار میں تھیں
 فوراً عائش کی جانب لپکی۔۔۔۔۔

کہاں تھے تم ساری رات اور یہ کیا حالت بنا رکھی ہے۔۔۔؟؟۔۔۔ وہ پریشان ہو
 اٹھی

ماں پلیز۔۔۔۔۔ مجھے روم میں جانے دیں آپکی کسی بات کا جواب نہیں ہے
 میرے پاس پلیز زرز۔۔۔۔۔ وہ ملتتی ہوا

ٹھیک ہے جاؤ۔۔۔۔۔ مسز سکندر نے بھاری دل کے ساتھ اجازت دی
 عائش نے روم میں آتے ہی سیگٹ، لائٹ اٹھایا اور دھڑا دھڑ سیگٹ پر

سِگِرت ختم کرنا شروع کر دی۔۔۔۔۔ یہاں تک کہ ساری ڈبیاں ختم کر
چکا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

فارہ، داؤد کو تو مطمئن کر چکی تھی پر خود کا دل قابو میں نہیں آ رہا
تھا۔۔۔۔۔ اُس نے داؤد سے سجاد ہاؤس جانے کی اجازت لی اور اب پچھلے دو
دن سے یہاں تھی

اس وقت وہ ٹیرس پر کھڑی تھی۔۔۔۔۔ اس دشمن جاں کی ایک جھلک نے ہی
سارے بنائے بندھوں کو توڑ دیا تھا۔۔۔۔۔ وہ کیا کرتی۔۔۔۔۔ بالکل بے بس ہو
چکی تھی۔۔۔۔۔

میں تو سمجھی تھی۔۔۔۔۔ کہ تمہیں بھول چکی ہوں پر
تم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آنسو پونچھے

اب۔۔۔۔۔ اب تو سکون سے رہنے دو۔۔۔۔۔ کیوں پھر سے آگئے ہو عائش۔۔۔۔۔ کیا
بگاڑا ہے میں نے تمہارا جسکی سزا ختم نہیں ہو رہی۔۔۔۔۔ خدا کے لیے عائش

میرے دل و دماغ سے نکل جاؤ۔۔۔ نکل جاؤ۔۔۔ وہ روتی ہوئی زمین پر
بیٹھ گئی

دل کی بھڑاس آنسوؤں کے ذریعے نکال کر وہ اٹھی۔۔۔ وضو کیا اور جائے نماز
پر بیٹھ گئی۔۔۔ اب وہ اپنے رب کے حضور سجدہ رہنہ تھی

یا میرے مالک۔۔۔ مجھے معاف کر دے میرے گناہوں کو بخش
دے۔۔۔ میرے مولا۔۔۔ میں کسی کی بیوی ہوں۔۔۔ اپنے وجود میں
اپنے شوہر کی نشانی پال رہی ہوں۔۔۔
میرے مالک۔۔۔ میرے دل کو بھی میرے شوہر کی محبت سے آباد کر
دے۔۔۔

وہ شخص میرے مقدر میں نہیں۔۔۔ میرے رب مجھے اُسکو بھولنے کی توفیق
دے دے۔۔۔ میرے۔۔۔ وہ سجدے کی حالت میں ہچکیوں میں
روتے ہوئے اپنے رب سے اپنے دل کی آزادی کی بھیک مانگ رہی
تھی۔۔۔

سجاد ہاؤس میں سنڈے کے دن دیر سے ناشتہ کیا جاتا تھا
اسلیئے آج سب لیٹ اُٹھے تھے اور اس وقت ڈائنگ ٹیبل کی رونق بڑھ رہی
تھی

فارہ بھی یہیں تھی۔۔۔ سب خوش گپیوں کے درمیان ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔
کہ فون کی گھنٹی بجی۔۔۔۔۔

فارہ کے ہاتھ سے چائے چھلکی۔۔۔

سنجھل کے فارہ بیٹا ہاتھ پر مت گرا لینا۔۔۔۔۔ راحیلہ فکر مند ہوئیں
میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔۔ فائز فون کی جانب بڑھا۔۔۔۔۔ فارہ بھائی کی طرف ہی دیکھ
رہی تھی اُس کا دل نا جانے کیوں دھڑکنے لگا تھا کہ۔۔۔۔۔۔۔

فائز عجلت میں فون سن کر آیا۔۔۔۔۔ ڈیڈ۔۔۔۔۔ ہمیں ہو اسپٹل چلنا ہے
جلدی کریں

کیا ہوا فائز کس کا فون تھا۔؟؟۔۔۔۔۔ راحیلہ نے دل پر ہاتھ رکھا

ماں۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔ فاتر نے ایک نظر بہن کی بدلتی رنگت پر ڈالی اور آہستگی
سے بولا۔۔۔۔۔

داؤد کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔۔۔ کب۔۔۔۔۔ کہاں۔۔۔۔۔ کیسے۔۔۔۔۔ سب اپنی اپنی
بولیاں بولنے لگے

فارہ خاموش تھی یوں جیسے۔۔۔۔۔ وہاں ہو ہی نہ۔۔۔۔۔

فارہ۔۔۔۔۔ فارہ۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔۔۔ فاتر کہہ رہے ہیں جلدی کرو ہمیں

ہو سپٹل جانا ہے۔۔۔۔۔ رمشانے اُسے ہلایا

بھا۔۔۔۔۔ بھی۔۔۔۔۔ دا۔۔۔۔۔ داؤد

وہ ٹھیک ہو گا ان شا اللہ۔۔۔۔۔ تم اٹھو۔۔۔۔۔ چلیں

رمشانے اُسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور باہر کی جانب بڑھی۔۔۔۔۔

فارہ بھی اُسکے ساتھ ہی گھسیٹی چلی گئی

اُسکی قسمت پھر سے دغا دے گئی تھی۔۔۔۔۔ وہ پھر سے لٹ چکی
تھی۔۔۔۔۔ آہ۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ قسمت

فارہ لٹی پٹی سی ایک بار پھر سجاد ہاؤس واپس آ گئی تھی
اُسے یہاں آئے ہوئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔۔۔ مگر زخم ابھی بھی تازہ تھا
سجاد صاحب بالکل خاموش ہو چکے تھے۔۔۔ سب نے اُن سے بات کرنے کی
کوشش کی مگر وہ داؤد کے جنازے کے بعد سے اب تک ایک لفظ نہیں بولے
تھے

اور اس خاموشی کا نتیجہ ہارٹ اٹیک کی صورت سامنے آیا
ابھی تو وہاں کے میکین ایک دکھ سے نہ سنبھلے کے دوسری افتاد آ گئی
تھی۔۔۔۔۔

دکھ شاید اُس گھر کا راستہ دیکھ چکے تھے

وہ سب آئی سی یو کے باہر تھے۔۔۔ ڈاکٹرز نے سیریس کنڈیشن بتائی تھی اور
دعا کا کہا تھا

دروازہ کھلا اور ڈاکٹر باہر آیا۔۔۔ مسٹر فائزر۔۔۔ ہوا ز مس فارہ۔۔۔
مائی سسٹر۔۔۔ وہ جلدی سے بولا
اوکے۔۔۔ سجاد صاحب۔۔۔ مس فارہ اور سکندر صاحب سے ملنا
چاہتے ہیں

اس لیے زرا جلدی بلوالیں۔۔۔
جی۔۔۔ میں۔۔۔ بلواتا ہوں
سکندر تو وہیں تھے مگر فارہ گھر تھی اس لیے
رامش کو بھیجا گیا فارہ اور رمشا کو لینے کے لیے
تقریباً آدھے گھنٹے بعد۔۔۔ فارہ اور سکندر صاحب آئی سی یو میں
تھے۔۔۔ سجاد کے پاس۔۔۔

وہاں موجود ہر عورت کے منہ پر یہ ہی کہانی تھی۔۔۔۔۔ وہ افسوس کم اور نمک
پاشی زیادہ کر رہیں تھیں۔۔۔۔۔

فارہ وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی۔۔۔ اس کے کانوں میں یہی فقرے گردش
کر رہے تھے

یہ طلاق یافتہ ہے۔۔۔۔۔

یہ بیوہ ہے۔۔۔۔۔

یہ یتیم ہے۔۔۔۔۔

وہ بھاگ جانا چاہتی تھی کسی ایسی جگہ جہاں کوئی ذی روح نہ ہو۔۔۔۔۔ جہاں
کوئی آواز نہ سنائی دے۔۔۔۔۔ جہاں وہ اکیلی ہو اور تنہائی ہو۔۔۔۔۔

اسی مقصد کو پورا کرنے کے لیے وہ اٹھی اور باہر کی جانب بڑھی۔۔۔۔۔ فارہ
ارد گرد دیکھے بغیر ناک کی سیدھ میں چلتی جا رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ گیٹ سے
باہر نکل گئی تھی۔۔۔۔۔ لان میں موجود لوگوں میں سے کسی نے نہیں
دیکھا تھا۔۔۔۔۔

رمشارا حیلہ بیگم کو سنبھال رہی تھی جو بالکل حواس میں نہ تھیں۔۔۔۔۔ تو فارہ کو

کون دیکھتا۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟

عائش قبرستان سے واپس سجاد ہاؤس آ رہا تھا کہ گھر سے کچھ فاصلے پر لوگوں کا
ہجوم دیکھا۔۔۔۔۔ گاڑی آگے لے جانا مشکل تھا اس نے گاڑی سائیڈ پر
پارک کی اور باہر نکلا۔۔۔۔۔

وہ آگے آیا اور وہاں کھڑے آدمی سے پوچھا۔۔۔۔۔ کیا ہوا ہے
یہاں۔۔۔۔۔؟؟؟؟

کوئی لڑکی بے ہوش پڑی ہے۔۔۔ پتہ نہیں کونسی قیامت ٹوٹی ہے بیچاری
پر۔۔۔۔۔ وہ افسوس کر رہا تھا لڑکی کی حالت پر
عائش آدمی کی بات سن کر آگے بڑھا ہجوم کو چیرتا ہوا۔۔۔۔۔
وہاں موجود لوگ صرف نظارہ لے رہے تھے کوئی بھی اس لڑکی کو ہو سپیٹل
لے جانے کو تیار نہ تھا

عائش اسی مقصد سے بڑھا تھا کہ ہو سپیٹل لے جا سکے۔۔۔۔۔ مگر وہاں فارہ

کو گرے دیکھ اُس کے اپنے اوسان خطا ہو چکے تھے

وہ جلدی سے زمین پر بیٹھا۔۔۔

فارہ۔۔۔۔۔ فارہ۔۔۔۔۔ ہوش۔۔۔۔۔ ہوش میں آؤ فارہ۔۔۔۔۔ عائش

اُسکے منہ کو تھپک رہا تھا

مگر دوسری جانب خاموشی ہی رہی۔۔۔۔۔۔۔

عائش نے فائزر کا نمبر ڈائل کیا وہ بند تھا۔۔۔ پھر رامش کا۔۔۔۔۔ وہ بھی

اولیبل نہیں تھا

عائش نے فارہ کو بازوؤں میں اٹھایا اور گاڑی کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

وہ ہو سپٹل جا رہا تھا

آئی ایم سوری ٹو سیے۔۔۔ آپکی مسز کو نروس بریک ڈاؤن ہوا تھا جس کی وجہ

سے اُن کا مس کیرج ہو گیا ہے۔۔۔

آپکو احتیاط کرنی چاہیے تھی۔۔۔ اُنکی کنڈیشن بہت مشکل سے سنبھلی

ہے۔۔۔ آئندہ کبیر فل رہیے گا۔۔۔ کچھ دیر میں انکورووم میں شفٹ کر دیا جائے گا ہوش میں آنے پر آپ مل سکتے ہیں۔۔ ڈاکٹر نے رسمی گفتگو کی اور چلا گیا۔۔۔

عائش نے بھی غلط فہمی دور نہ کی کہ وہ پیشینٹ کا ہز بینڈ نہیں۔۔۔۔۔ وہ تو لفظ مس کیرج پر اڑا ہوا تھا۔۔۔ تو کیا فارہ ماں بننے والی تھی۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟؟

ایک ہفتے بعد فارہ کی حالت کے پیش نظر ڈسچارج کر دیا گیا تھا وہ بالکل خاموش ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ کوئی پوچھتا تو جواب دیتی ورنہ گھنٹوں ایسے ہی گزار دیتی کسی چیز کا ہوش نہ تھا۔۔۔۔۔ نہ کھانے پینے کا۔۔۔۔۔ نہ پہنے اوڑھنے

کا۔۔۔۔۔

اس مشکل وقت میں رمشاہی سنبھال رہی تھی سب کو۔۔۔۔۔ وہ بالکل گھن
چکر بن چکی تھی۔۔۔۔۔

لیکن مشکل وقت بھی گزر رہی جاتا ہے اور گزرتا وقت ہی زخموں کے لیے
مرہم کا کام کرتا ہے

راجیلہ بیگم بیٹی کی خاطر بہت سنبھال چکیں تھیں خود کو۔۔۔۔۔ اب وہ فارہ
کو بھی سنبھال رہیں تھیں۔۔۔۔۔

سب فارہ کا بہت خیال رکھتے تھے۔۔۔۔۔ فارہ بھی آہستہ آہستہ زندگی کی
طرف لوٹ رہی تھی۔۔۔۔۔

۔ اتنا کچھ گنوا کے بھی وہ زندہ تھی۔۔۔۔۔ تو ضرور قدرت کی کوئی مصلحت
تھی۔۔۔۔۔ بے شک اللہ کے ہر کام میں بہتری پوشیدہ ہوتی ہے۔۔۔۔۔

عائش فارہ کے سنبھلنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔ وہ اس سے ملنا چاہ رہا تھا اور

اسی مقصد کے لیے وہ ماں کے پاس آیا تھا

ماں۔۔۔۔۔ مجھے فارہ سے ملنا ہے۔۔۔ میں ملنا چاہتا ہوں اُس سے

۔۔۔۔۔ پلیز آپ چچی سے بات کریں

عائش کچھ دن رُک جاؤ اور۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔۔ می۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔ اور نہیں۔۔۔۔۔ وہ ملتتی ہوا

اچھا کرتی ہوں بات لیکن اگر راحیلہ نے منع کر دیا تو پھر دوبارہ ضد مت کرنا

نہیں کروں گا۔۔۔۔۔

وہ جانتا تھا کہ چچی ہر گز منع نہیں کریں گی کیونکہ وہ چچی کو منا چکا تھا چچا کی

موجودگی میں ہی اُن کی ہلیپ کے ساتھ۔۔۔۔۔ عائش سجاد کے اعلیٰ ظرف کا

گرویدہ ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

را حیلہ بیگم کی اجازت پا کر آج عائش سجاد ہاؤس آیا تھا۔۔۔ فارہ سے ملنے
ملازمہ نے فارہ کو اطلاع دی تھی کہ آپ سے کوئی ملنے آیا ہے۔۔۔ ڈرائنگ
روم میں۔۔۔۔۔

کون آیا ہے یہ نہیں بتایا تھا۔۔۔۔۔
فارہ کچھ دیر بعد ڈرائنگ روم میں تھی مگر وہاں عائش کو دیکھ کر ساکت ہو
گئی۔۔۔

اب کیا کرنے آیا ہے یہ شخص۔۔۔۔۔ میری بے بسی کا تماشہ دیکھنے یا پھر مجھے یہ
بتانے کے میں اس قابل نہیں کہ کوئی مرد زیادہ دیر میرا ساتھ نبھا
سکے۔۔۔۔۔

عائش۔۔۔ فارہ کو ساکت دیکھ کر ہچکچایا
لیکن بات تو شروع کرنی ہی تھی

کیسی ہو۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟ مدھم آواز میں پوچھا گیا
فارہ کو لگا وہ ابھی گر جائے گی اس لیے مضبوطی سی صوفے کو

اور فارہ ہر بات اُس کے جھکے سر کو دیکھ کر کر رہی تھی
میں نے معاف کیا۔۔۔۔۔ تمہیں۔۔۔۔۔ عائش سکندر
جاؤ اور دوبارہ کبھی میرے سامنے مت آنا۔۔۔ میں ہاتھ جوڑتی ہوں
تمہارے آگے۔۔۔۔۔

فارہ نے واقعی ہاتھ جوڑ دیے۔۔۔ آنسو ایک تو اتر سے جاری تھے
عائش کے لیے اُسے روتے دیکھنا اور وہاں مزید کھڑے رہنا مشکل ہو گیا۔۔۔ وہ
سائیڈ سے ہو کر نکلتا چلا گیا

فارہ وہیں زمین پر بیٹھتی سسک اُٹھی۔۔۔۔۔
احساس بھی کب ہوا تمہیں عائش سکندر جب سب کچھ لُٹ چکا۔۔۔۔۔۔۔

"درد کی دل پہ حکومت تھی کہاں تھا اس وقت۔۔۔۔۔
جب مجھے تیری ضرورت تھی کہاں تھا اس وقت۔۔۔۔۔
موت کے سکھ میں چلا آیا مجھے دیکھنے کو۔۔۔۔۔
زندہ رہنے کی مصیبت تھی کہاں تھا اس وقت۔۔۔۔۔

دل کے دریاؤں میں ریت ہے صحراؤں کی
جب مجھے تیری ضرورت تھی کہاں تھا اس وقت "

زندگی یوں ہی رواں دواں تھی۔۔۔ وقت گزرتا جا رہا تھا۔۔۔ زخم مندمل
ہوتے جا رہے تھے۔۔۔ سب اپنے مداروں کے گرد حرکت کرتے ہوئے
زندگی کے دن گزار رہے تھے۔۔۔

فارہ نے خود کو مصروف کرنے کے لیے سکول جاب کر لی تھی۔۔۔ اسلیئے
زندگی سہل ہو گئی تھی وہ کافی حد تک اپنے غموں سے چھٹکارہ حاصل کرنے
میں کامیاب ہو گئی تھی

وہ خوش تھی سکول کے بچوں کے ساتھ وقت گزار کر۔۔۔ زندگی کا مقصد
مل گیا تھا اُسے۔۔۔۔۔ وہ مگن سی ہو گئی تھی اپنی روٹین میں۔۔۔۔۔
مگر راحیلہ بیگم کو بیٹی کی ویران زندگی تکلیف دیتی تھی۔۔۔ اُنکی بیٹی نے اتنی کم
عمری میں بڑے بڑے دکھ جھیلے تھے۔۔۔ مگر اوف تک نہیں کیا۔۔۔۔۔ وہ

بھابھی یہ تو مجھ پر گیا ہے۔۔۔۔۔ فارہ نے رائے دی
کس طرف سے۔۔۔ رائٹ سائیڈ یا لیفٹ سائیڈ سے۔۔۔ فاتر نے بہن کو
چھیڑا

ہر طرف سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ اترائی
آہ، ہسم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ بالکل بھٹی۔۔۔۔۔ آپ پر ہی گیا ہے اس لیے نام بھی آپ
ہی ڈیپائڈ کرو گی

ریٹلی بھائی۔۔۔۔۔ وہ خوشی سے اچھلی
ریٹلی بھائی کی جان۔۔۔۔۔ فائز نے اُسکا سر تھپکا
اوکے میں سوچتی ہوں۔۔۔ وہ تھوڑی پرانگی رکھ کر سوچنے لگی
سب اُسکی حرکت پر مسکرا دیے

[illegible]

سب کو پسند آیا اور یہی نام فائنل کر دیا گیا

فارہ۔۔۔۔۔

جی امی۔۔۔۔۔

تمہارے تایا تم سے بات کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ جاؤ سُن لو جا کر
سکندر صاحب اور مسز سکندر آج خاص مقصد سے آئے تھے
وہ راحیلہ بیگم سے پہلے ہی بات کر چکے تھے مگر فائز نہیں مانا تھا۔۔۔۔۔ پر
راحیلہ نے تھوڑا بہت پریشاں کر کے منالیا تھا۔۔۔ فائز کی شرط تھی کہ فارہ
سے کوئی زبردستی نہیں کرے گا اگر وہ راضی ہو تو پھر مجھے بھی اعتراض نہیں
ہوگا۔۔۔۔۔

فائز کی شرط پر ہی سکندر صاحب فارہ سے بات کرنے آئے تھے۔۔۔۔۔
تایا ابو بُلویا آپ نے۔۔۔ فارہ لاؤنج میں آئی تھی
فارہ بیٹا۔۔۔ یہاں آ کر بیٹھو میرے پاس۔۔۔ انہوں نے اپنے قریب صوفے
کی طرف اشارہ کیا۔۔۔۔۔

مسز سکندر تنہائی فراہم کر کے باہر جا چکی تھیں۔۔۔۔۔

قاره

جی۔۔۔۔۔ وہ سر جھکائے بولی

فارہ بیٹا مجھے اپنا باپ مانتی ہونا۔۔۔

جی۔۔۔۔۔ فارہ حیران ہوئی اس بات پر

تو پھر بیٹا۔۔۔ اچھی بیٹیوں کی طرح میرا ایک فیصلہ مانو گی۔۔۔

تایا ابو کیسی بات کر رہے ہیں آپ۔۔۔ آپ کی ہر بات میرے لیے حکم کا
درجہ رکھتی ہے

نہیں میری جان۔۔۔ حکم نہیں۔۔۔ ریکوسٹ ہے تم سے۔۔۔

کہیں۔۔۔ میں سن رہی ہوں۔۔۔ اندر ہی اندر وہ ڈر بھی رہی تھی پتہ نہیں کیا بات ہے۔۔۔؟؟؟

فارہ _____ وہ رُکے

بیٹا۔۔۔۔۔ سجاد تمہیں خدا کے بعد میرے حوالے کر کے گیا تھا۔۔۔ یاد ہے

نال

کیسے بھول سکتی ہوں تایا ابو۔۔۔ وہ بابا کی آخری بات تھی جو جاتے ہوئے

انہوں نے مجھے سے کی۔۔۔۔۔ کبھی بھی۔۔۔۔۔ وہ رو پڑی

سکندر نے اُسے سینے سے لگا لیا۔۔۔۔۔

فارہ دل ہلکا کر کے الگ ہوئی۔۔۔۔۔ میں نے آپ کو بھی افسردہ کر دیا

۔۔۔۔۔ سوری

نہیں بیٹا۔۔۔۔۔ بس۔۔۔۔۔ وہ خاموش ہوئے

تایا ابو آپ کریں بات۔۔۔۔۔

فارہ بیٹا۔۔۔۔۔ میں تمہاری شادی کرنا چاہتا ہوں

فارہ کو اسی بات کا ڈر تھا اور وہ ہی ہوا

دیکھو بیٹا سجاد جا چکا ہے۔۔۔۔۔ میں آج ہوں کل نہیں رہوں گا اس لیے چاہتا ہوں

کے تمہیں مضبوط ہاتھوں میں کر جاؤں تاکہ سجاد کو مجھ سے کوئی شکایت نہ

ہو۔۔۔۔۔ وہ رُکے

تم کیا کہتی ہو۔۔۔۔۔؟؟؟؟

سارے راستے بند کر کے پوچھ رہے تھے کیا کہتی ہو؟

فارہ خاموش رہی

فارہ۔۔۔۔۔

تایا ابو جیسے آپ کی مرضی۔۔۔ انکار کا لفظ تو شاید فارہ کی ڈکشنری میں تھا ہی
نہیں۔۔۔

ہر بات پر سر جھادینا ہی اُس کا وتیرا تھا

فارہ بیٹا مجھے یقین ہے تم میرے انتخاب کو قبول کرو گی۔۔۔ وہ مسکرائے

جی۔۔۔۔۔ فارہ نے سر ہلادیا

میں نے تمہارے لیے عائش کا انتخاب کیا ہے۔۔۔ فارہ کے سر پر دھماکا ہوا

عائش۔۔۔۔۔ عائش سکندر۔۔۔۔۔؟؟؟

یہ کیا کہہ دیا آپ نے۔۔۔۔۔ وہ دل میں ہمکلام تھی

میں جانتا ہوں یہ مشکل ہے تمہارے لیے پر صرف ایک بار۔۔۔۔۔ آخری بار

۔۔۔۔۔ میرا فیصلہ اس یقین کے ساتھ قبول کر لو کہ اب کچھ غلط نہیں ہو

گا۔۔۔۔۔ ان شاء اللہ۔۔۔۔۔ وہ یقین سے بولے

-

-

فارہ کی خاموشی دیکھ کر وہ پریشان ہوئے

فارہ۔۔۔۔ بیٹا

جج۔۔۔۔ جی۔۔۔۔ وہ چونکی

کیا ہوا بیٹا۔۔۔؟؟ انہوں نے سر پر ہاتھ رکھا

مجھے آپ کا فیصلہ قبول ہے۔۔۔۔۔ فارہ نے خود

کو کہتے سنا۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔ اس وقت عائش سکندر کے بیڈروم میں اُس کی بیوی بنے بیٹھی تھی

لائٹ پنک کلر کی فرائڈ میں وہ پرستان کی پری ہی معلوم ہو رہی تھی

مگر اس کے دل میں نہ تو کوئی خوشی تھی اور نہ ہی کوئی ارمان۔۔۔۔۔ وہ خالی

دل۔۔۔ خالی دماغ لیے بیٹھی تھی

عائش کب کمرے میں آیا۔۔۔۔ کب اُس کے پاس بیڈ پر بیٹھا۔۔۔۔۔ فارہ کو کچھ

پتہ نہ چلا

چونکی تو تب۔۔۔ جب اپنے ہاتھ کو کسی اور ہاتھ میں قید پایا
 وہ ہوش میں آ کر ایک دم ہاتھ چھڑوا کر کھڑی ہوئی۔۔۔۔۔
 وہ کوئی کٹھ پتلی نہیں تھی کہ جب چاہا استعمال کر لیا۔۔۔ جب چاہا پھینک
 دیا۔۔۔ اور دل کے کہنے پر پھر سے استعمال کے لیے حاصل کر لیا۔۔۔
 وہ جیتی جاگتی انسان تھی۔۔ اُسکی بھی مرضی تھی۔۔ اُسکا بھی دل تھا
 فارہ کیا ہوا۔۔۔؟؟؟

میرے پاس آپ کو دینے کو کچھ نہیں ہے عائش اس لیے مجھ پر ترس کھائیے
 ۔۔۔ میں بھی آپکی طرح سانس لیتی انسان ہوں۔۔۔ میری بھی خواہشات
 ہیں۔۔۔ میرے بھی خواب ہیں۔۔۔ اس لیے مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں
 میں آ تو گئی ہوں وہ بھی اس لیے کہ مجھ جیسی لڑکی کو اب کم از کم کوئی تیسرا
 مرد ہر گز برداشت نہ کرتا۔۔۔

دو مردوں کی برتی ہوئی عورت کو کون برداشت کر سکتا ہے بھلا۔۔۔ وہ
 استہزایا نہی

فارہ پلیر۔۔۔۔ تمہاری باتیں مجھے تکلیف دے رہی ہیں۔۔۔ تم سے کوئی
زبردستی نہیں ہوگی تمہیں جتنا وقت چاہیے تم لے سکتی ہو مگر خدا ارادہ بارہ
خود کے لیے اتنے گرے ہوئے الفاظ مت استعمال کرنا۔۔۔

تم کیا ہو۔۔۔؟؟؟۔۔۔ یہ میرا دل جانتا ہے۔۔۔ میں جانتا ہوں۔۔۔ کوئی کیا
کہتا ہے کیا سوچتا ہے مجھ اس بات سے کوئی سروکار نہیں اور تمہیں بھی نہیں
ہونا چاہیے۔۔۔

تم یہاں رہو جب تک چاہے رہو اپنی مرضی سے
میں ہر قدم۔۔۔ ہر سانس کیساتھ تمہارا منتظر رہوں گا
بس ایک زر لسی آواز دے لینا۔۔۔۔۔۔۔ مجھے اپنے قریب پاؤ گی
عائش بھاری کھمگھیر آواز میں فارہ کے اندر روح پھونک رہا تھا
فارہ یہی تو سُننا چاہتی تھی مگر اب نہیں تب جب یہ سب سننے کی خواہش تھی
فارہ۔۔۔۔ وہ پاس آیا

ایک۔۔۔ ایک وعدہ چاہیے۔۔۔ وہ ہچکچاتا ہوا بولا
فارہ کی سوالیہ نظریں اٹھیں

فارہ۔۔۔ میں مرتے دم تک تمہارا انتظار کرنے کو تیار ہوں مگر۔۔۔۔۔ وہ
رُکا

فارہ تم پلٹنے میں ہچکچاؤ گی نہیں۔۔ جب کبھی تمہیں لگے کہ تم تھک چکی ہو تو
اپنی تھکن مجھے سوہنے میں دیر مت لگانا میری طرح۔۔ وہ سانس لینے کو رُکا
فارہ۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ میں تم سے بہت محبت کرنے لگا ہوں اتنی
کہ۔۔۔

اتنا خود نہیں سوچا جتنا تمہیں سوچا ہے،، چاہا ہے۔۔ اور مجھے اپنی چاہت پر
پورا یقین ہے
وہ کس قدر یقین سے کہہ رہا تھا یہ سب۔۔۔
فارہ حیران تھی اسکی ہمت پر۔۔۔ مگر چپ رہی اسی میں بہتری تھی۔۔۔

"یہی بہت ہے کے تُو نے پلٹ کر دیکھ لیا
یہ لطف بھی میری امید سے زیادہ ہے"

سات سال بعد۔۔۔۔۔

سکندر ولا گاگٹ کھلا۔۔۔ اور عائش اپنی گاڑی اندر لے گیا۔۔۔۔۔ ابھی وہ
گاڑی سے نکلا ہی تھا کہ

لان میں کھیاتی اُسکی دونوں بیٹیاں (پرہ اور پریسہ) کھیل ادھورا چھوڑ کر باپ کی
جانب بھاگیں

عائش نے گھٹنا زمین پر ٹیک کر بانہیں پھیلائیں۔۔۔ وہ دونوں آگے پیچھے آ کر
باپ کی بانہوں میں سمائیں۔۔۔۔۔

عائش نے باری باری دونوں کے گلابی پھولے پھولے گال
چومے۔۔۔۔۔ جواب میں انہوں نے بھی باپ کی دائیں، بائیں گال چومی
اپنا کوٹا پورا کر کے وہ واپس فٹبال کی طرف بھاگیں۔۔۔۔۔ عائش مسکراتا ہوا

آگے بڑھا

اسلام و علیکم۔۔۔ بیو ٹیفل لیڈیز۔۔۔۔۔

کین چئیر زپر بیٹھیں ماں اور بیوی کو چھیڑا

آج تم جلدی نہیں آگے۔۔۔ مسز سکندر نے جاننے کے باوجود پوچھا
وہ مسکرایا۔۔۔ آفس میں دل نہیں لگ رہا تھا اسی لیے۔۔۔ رٹار ٹایا جواب
آیا

وہ مسکرائیں بیٹے کی بے تابی پر۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔۔۔؟؟؟

عائش جانتا تھا جان بھوج کر تنگ کر رہیں ہیں اس لیے شوخی سے بولا
ڈیر لیڈی۔۔۔۔۔ میرا دل، جگر، پھیپھڑا۔۔۔ سب تو آپ کے ارد گرد ہوتا ہے
اس لیے۔۔۔ ساتھ ہی بیوی کو آنکھ ماری
وہ جھینپی۔۔۔۔۔

وہ ہنسیں جواب سن کر۔۔۔ اچھا فریش ہو آؤ پھر چائے پیتے ہیں۔۔۔ تب تک
سکندر بھی آ جائیں گے۔۔۔۔۔

او۔ کے موم۔۔۔۔۔ ماں کی گال سے گال مَس کیا۔۔۔۔۔ اور بیوی کو ہوائی کس
دی ہمیشہ کی طرح۔۔۔۔۔

وہ نظریں جھکا گئی

عائش کی رنگ گھماتا، سیٹی پر دھن بجاتا اندر کی جانب بڑھ گیا۔
جاؤ۔۔۔۔۔ فارہ بیٹا۔۔۔۔۔ ورنہ شور مچائے گا۔۔۔۔۔ مسز سکندر مسکراتیں ہوئیں
پاس بیٹھی فارہ سے مخاطب ہوئیں

جی۔۔۔۔۔۔۔ فارہ اپنے بھاری بھر کم وجود کو سنبھالتی اٹھی
احتیاط سے جانا بیٹا۔۔۔۔۔ نصیحت ہوئی

جی۔۔۔۔۔۔۔

فارہ آہستگی سے چلتی ہوئی اندر بڑھی

فارہ کو سیڑھیوں کے پاس اپنی کمر پر ہاتھوں کا احساس ہوا۔۔۔۔۔ وہ مڑی
عائش۔۔۔۔۔۔۔

جی جانِ عائش۔۔۔۔ لگاوٹ سے کہا گیا
 ہاتھ ہٹائیں میں خود چڑھوں گی سٹیرز۔۔۔
 اوہ کم آن فارہ۔۔۔ کتنی دفعہ منع کیا ہے اس کنڈیشن میں اوپر نیچے کے چکر
 مت لگایا کرو۔۔۔ وہ فکر مند ہوا
 اتنی فکر ہے تو لفٹ لگوا دیں۔۔۔ چڑچڑا جواب آیا
 جو حکم جناب۔۔۔ وہ جھکا
 اچھا بس۔۔۔ اب کمرے میں جانا ہے یا نہیں۔۔۔
 چلیں ملکہ جان۔۔۔ پُر اثر انداز میں کہا گیا
 فارہ ایک ایک سٹیپ اٹھاتی سیڑھیاں چڑھ گئی۔۔۔۔

وہ عائش کے کپڑے نکل رہی تھی جب عائش نے پھر سے اُسکے گرد گھیرا
 ڈالا۔۔۔۔ تم اس حالت میں واقعی حسین ہو جاتی ہو یا پھر مجھے ہی لگتی
 ہو۔۔۔۔ پیار سے پوچھا

عائش۔۔۔ دو بیٹیوں کے باپ ہیں۔۔۔ اور تیسرا بے بی آ رہا ہے ہمارا۔۔۔ آپ

ابھی بھی پہلی بار کی طرح ری ایکٹ کرتے ہیں

تیسری بار ہی سہی۔۔۔ پر بے بی تو نیا آ رہا ناں۔۔۔ گال پر بوسہ لیا

فارہ جھپنی۔۔۔ اچھا ہٹیں کپڑے تو نکالنے دیں۔۔۔ وہ منمنائی

ہر روز کہتا ہوں میرے آنے سے پہلے کیا کرو یہ سب۔۔۔ جب میں آؤں تو

صرف میرے آس پاس رہا کرو۔۔۔ وہ وار فنگی سے دیکھ رہا تھا اُسے

عائش پلینز۔۔۔

اوکے مسز۔۔۔ عائش نے ہاتھ ہٹائے

وہ کپڑے لٹکا کر واپس روم میں آئی

آج ڈاکٹر سے اپائنٹمنٹ تھا۔۔۔ گئیں؟؟؟؟ ایکچولی میٹنگ میں تھا اسلیے کال

نہیں کر سکا۔۔۔

جی گئی تھی۔۔۔ روہاسا سا جواب دیا

کیا ہوا۔۔۔؟؟؟ عائش کو وہ افسردہ سی دیکھائی دی

عائش۔۔۔ اس بار بھی بیٹی ہے۔۔۔ ڈاکٹر نے الٹرا ساؤنڈ سے کنفرم

کیا۔۔۔۔۔ وہ روہانسی ہوئی

کم آن۔۔۔۔۔ فارہ بیٹیاں خدا کی رحمت ہوتی ہیں۔۔۔۔۔ وہ ہمیں پھر سے اپنی
رحمت سے نواز رہا ہے۔۔۔۔۔ عائش نے پاس آ کر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اسکا
ہاتھ تھاما

جانتی ہو

"وہ" جب کسی سے راضی ہوتا ہے اور کسی کو اس ذمہ داری کے قابل
جانتا ہے تو بیٹی عطا کرتا ہے۔۔۔۔۔ ہم تو لکی ہیں ناں جان۔۔۔۔۔ ہاتھ کو ہونٹوں
سے چھوا

میں۔۔۔۔۔ بیٹوں سے نہیں عائش اُن کے نصیب سے دڑتی ہوں۔۔۔۔۔ وہ مدھم
سابولی

تو ڈیر مسز اسکا انتظام بھی تو "وہ مالک"

کر چکا ہے۔۔۔۔۔ وہ مسکرایا

فارہ نے حیرانگی سے اُسے دیکھا

میڈم۔۔۔۔۔ آپ جانتی تو ہیں

پہرہ کو رانمش بھائی مانگ چکے ہیں۔۔۔ احمد کے لیے۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ پریسہ
کو فائز اور رمشا۔۔۔ وہ ہنسا اور ہماری تیسری بیٹی کا بھی رشتہ پکا سمجھو۔۔۔
فارہ ہونق سی بیٹھی تھی

کل اسجد کا فون آیا تھا۔۔۔ کہہ رہا تھا تیرے اور فارہ بھابھی سے پکی رشتے داری کرنی ہے۔۔۔ سمجھ ہی بن کر۔۔۔

کل تو کہہ دیا میں نے میں پہلے ہی سمجھ ہی بنا چکا ہوں اس لیے نو
چانس۔۔۔۔۔ لیکن آج کال کرتا ہوں کہ رشتہ پکا سمجھو
عائش۔۔۔ فارہ نے کشن مارا

جسے عائش نے قہقہہ لگاتے ہوئے بڑی خوبصورتی سے کچھ کیا اور ہنستا ہوا واش
روم چلا گیا

فارہ آہستگی سے چلتی ہوئی آئینے کے سامنے آئی۔۔۔ فارہ کا ہاتھ اپنے گلے میں موجود لاکٹ پر گیا۔۔۔ جس کے پینڈنٹ میں لکھا "اللہ" آج بھی

پوری آب و تاب کیساتھ جگمگا رہا تھا۔۔۔ وہ نم آنکھوں کے ساتھ مسکرا دی
وہ اپنے چہرے پر الوہی خوشی دیکھ سکتی تھی۔۔۔ بلا آخر اُسے اُسکے صبر کا پھل
مل ہی گیا تھا۔۔۔۔۔

"دیر سے ہی سہی پر فارہ کو عائش کی وفا
پر اعتبار آ ہی گیا تھا"

"بچوں سی طبیعت ہے ہم اہلِ محبت کی
ضد کرنا، مچل جانا، پھر خود ہی سنبھل جانا"

***** ختم شد *****